سہ ماہی

پیشوا انٹرنیشنل لندن

جلد 2۔شمارہ 3۔جولائی تا ستمبر 2015

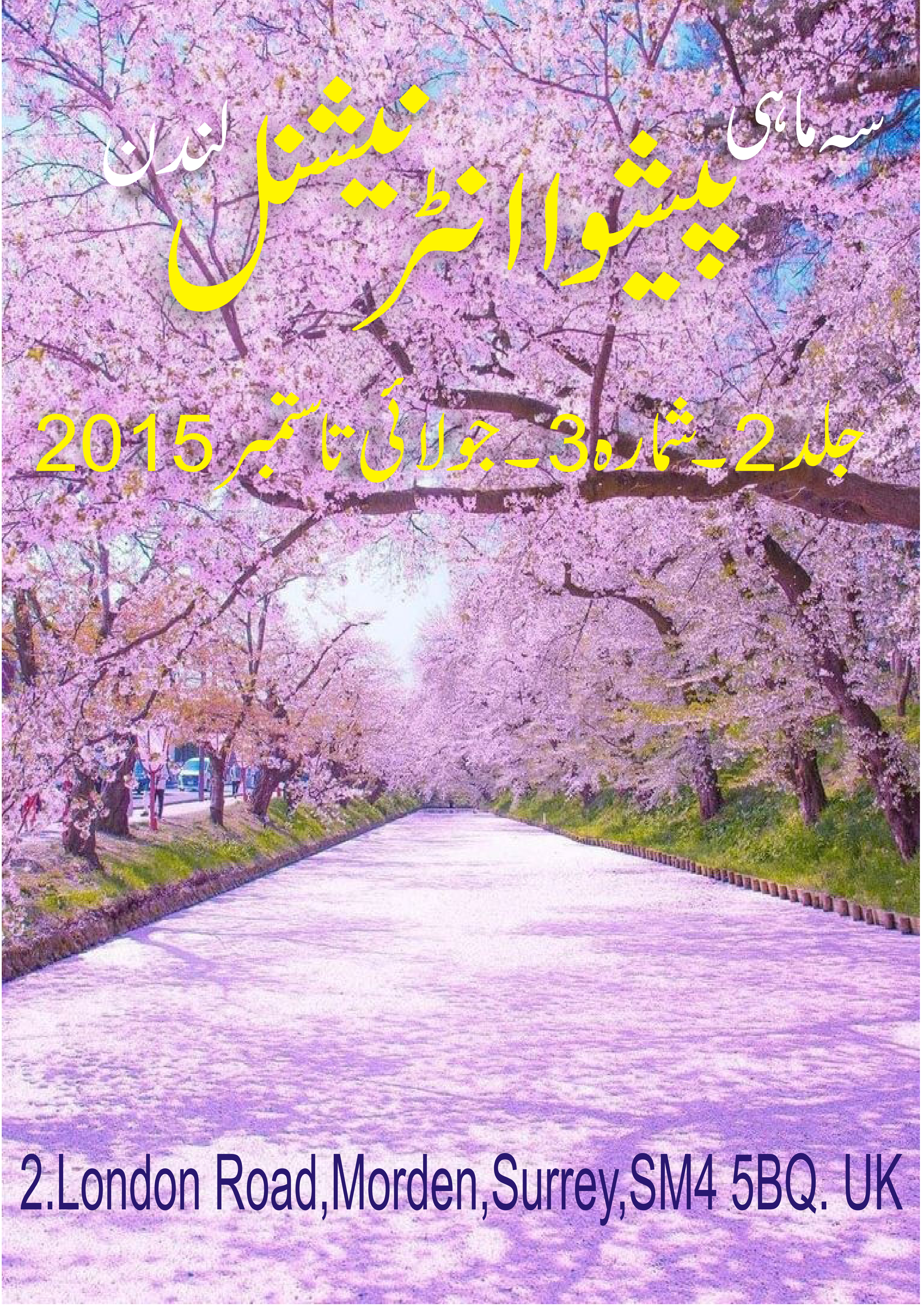

2.London Road,Morden,Surrey,SM4 5BQ. UK

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

منتظمین

ایڈیٹر

رانا محمد حسن خاں

نائب ایڈیٹر

محمد ثاقب رشید

مارکیٹنگ مینیجر

رانا عبدالصمد خان

خصوصی تعاون

آر۔ایچ۔ڈریم ایونٹس

سرورق

سلیم انصاری

اس شمارہ میں

آیت قرآن الحکیم۔حدیث النبیؐ۔مشعل راہ		۲
اداریہ (نام بڑے اور درشن چھوٹے)		۳
لاہور کے اندھیرے	(انعام الحق)	۶
ختم نبوت کانفرنس اور نوائے جنگ	(رانا محمد حسن خاں)	۸
موسیقی کی حقیقت	(عبدالحق شاکر)	۱۲
دیوبندی علماء کی سیاست اور تحریک پاکستان	(طارق احمد مرزا)	۱۵
عظیم ہیرو بانیء پاکستان قائداعظم اور قرارداد پاکستان کے خالق	(محی الدین عباسی)	۱۸
صحبت صالحین	(شگفتہ شاہین صاحبہ)	۲۲
آوارگانِ دشتِ خار (قسط3)		۲۴
ہومیوپیتھی نسخہ جات۔(لیکوریا)		۲۷
ادرک کی چائے۔اسبغول کا چھلکا۔(مرسلہ محمد ثاقب رشید) جہنمی اندھے اور کوڑھی		۳۱
اشوکا درخت		۳۲
استاد نظام دکن نواب مرزا خاں داغؔ دہلوی		۳۴
شعر و شاعری:ضمیر جعفری۔جگر۔میراجی۔جون ایلیا۔مومنؔ۔طارق مرزا۔امیر اللہ تسلیم لکھنوی		۳۵
کیا آپ جانتے ہیں؟		۴۱
بس یونیورسٹی	(رانا محمد حسن خاں)	۴۳
باتبصرہ خبریں		۴۶
مکہ حادثہ۔پناہ گزینوں کا مسئلہ		۴۹
۴۹واں جلسہ سالانہ یو۔کے		۵۲

PESHWA LTD.

2.London Road,Morden,Surrey,SM4

Tel.020.36747909. E-mail. peshwaltd@gmail.com

قیمت فی شمارہ 1 پاؤنڈ ... سالانہ ممبر شپ فیس برطانیہ 14 پاؤنڈ یورپ 1 یورو آسٹریلیا و امریکہ 25 پاؤنڈز

آیت قرآن الحکیم

اس کے باوجود تم وہ ہو کہ اپنے ہی لوگوں کو قتل کرتے ہو اور تم اپنے میں سے ایک فریق کو ان کی بستیوں سے نکالتے ہو۔ تم گناہ اور ظلم کے ذریعہ ان کے خلاف ایک دوسرے کی پُشت پناہی کرتے ہو اور اگر وہ قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو فدیہ لے کر اُن کو چھوڑ دیتے ہو جبکہ ان کا نکالنا ہی تم پر حرام تھا۔ پس کیا تم کتاب کے بعض حصوں پر ایمان لاتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو؟ پس تم میں سے جو ایسا کرے اس کی جزا دنیا کی زندگی میں سخت ذلّت کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے۔ اور قیامت کے دن وہ سخت تر عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اور اللہ اس سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو۔ (سورۃ البقرہ آیت ۸۶)

حدیث النبی ﷺ

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ کہ ''قیامت کے روز عالم کو لایا جائے گا، اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا اس کی آنتیں نکل پڑیں گی وہ اُن کے لئے اس طرح گھومے گا جس طرح گدھا چکی کے ساتھ گھومتا ہے، دوزخ والے اسکے ساتھ گھومیں گے اور کہیں گے: تجھے عذاب کیوں دیا گیا؟ وہ کہے گا میں بھلائی کا حکم دیتا تھا اور خود عمل نہ کرتا تھا، برائی سے روکتا تھا اور خود برائی میں مبتلا تھا۔

(بخاری و مسلم)

مشعل راہ

حضرت امام ابوحنیفہؒ کے سامنے دو جنازے لائے گئے۔ ایک شخص نے شراب کے نشے میں دُھت ہو کر جان دی تھی۔ دوسرا ایک عورت کا جنازہ تھا جس نے زنا کروایا تھا اور اُس کے پیٹ میں حرام کی اولاد تھی اُس نے شرمساری سے بچنے کے لیے خودکشی کر لی تھی۔ امام صاحب سے پوچھا گیا آپ ان کا نماز جنازہ پڑھیں گے؟

آپؒ نے پوچھا کیا مرنے والے یہودی، نصرانی یا مجوسی تھے؟ کہا گیا نہیں، اس دین پر تھے جس کی تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول اور بندے ہیں۔

امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا تم خود گواہی دیتے ہو کہ وہ ملّت اسلام پر تھے۔ یہ بتاؤ کہ اِن کا ایمان تہائی تھا، چوتھائی یا پانچواں حصہ تھا؟ بتایا گیا کہ ایمان کی کوئی مقدار نہیں ہوتی۔ آپؒ نے فرمایا، عجیب بات ہے جب تم خود ہی اقراری ہو کہ وہ مومن تھے پھر پوچھتے ہو کہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہیں۔ انہوں نے جھینپ کر کہا، ہمارا سوال یہ ہے کہ وہ جنّتی ہیں یا دوزخی؟ آپ نے فرمایا میں ان کے بارے میں وہی کہوں گا جو ابراہیمؑ نے اُس قوم کے بارے میں کہا تھا جو جُرم میں بڑھ کر تھی۔ فَمَن تَبِعَنِىۡ فَاِنَّهٗ مِنِّىۡ وَمَنۡ عَصَانِىۡ فَاِنَّكَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ۔ (سورۃ ابراہیم آیت ۳۷ ترجمہ کنزالایمان) یعنی تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا تو بیشک تُو بخشنے والا مہربان ہے۔ (ترجمہ مکمل آیت از حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ: اے میرے ربّ! انہوں نے یقیناً لوگوں میں سے بہتوں کو گُمراہ بنا دیا ہے۔ پس جس نے میری پیروی کی تو وہ یقیناً مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تُو بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے) آپؒ (امام ابوحنیفہؒ) نے فرمایا عیسیٰؑ نے کہا تھا: إِن تُعَذِّبۡهُمۡ فَإِنَّهُمۡ عِبَادُكَ وَإِن تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَإِنَّكَ أَنتَ الۡعَزِيزُ الۡحَكِيمُ۔ (المائدہ ۱۱۸ ترجمہ کنزالایمان از احمد رضا خان) اگر تُو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تُو انہیں بخش دے تو بیشک تُو ہی ہے غالب حکمت والا۔ آپؒ (امام ابوحنیفہ نے (یہ بھی) فرمایا میں ان سے حضرت نوحؑ کے فرمان کے مطابق سلوک کروں گا آپؑ نے فرمایا تھا (قَالُوا أَنُؤۡمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الۡأَرۡذَلُونَ۔ قَالَ وَمَا عِلۡمِىۡ بِمَا كَانُوا يَعۡمَلُونَ۔ إِنۡ حِسَابُهُمۡ إِلَّا عَلَى رَبِّىۡ لَوۡ تَشۡعُرُونَ۔ وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الۡمُؤۡمِنِينَ۔ إِنۡ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ۔ قَالُوا لَئِن لَّمۡ تَنتَهِ يَا نُوحُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الۡمَرۡجُومِينَ۔) ''کافر بولے، کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں اور تمہارے ساتھ کمینے ہوئے ہیں؟ فرمایا، مجھے کیا خبر ان کے کام کیا ہیں، ان کا حساب تو میرے ربّ پر ہی ہے اگر تمہیں سمجھ ہو، اور میں مسلمانوں کو دور کرنے والا نہیں، میں تو نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا۔''

(سورۃ الشعراء آیات ۱۱۲ تا ۱۱۶ ترجمہ کنزالایمان) (امام الاعظم از علامہ سیّد شاہ تراب الحق قادری۔ اہل سُنّت نیٹ ورک)

اداریہ (نام بڑے اور درشن چھوٹے)

اگر کسی کا نام شیر ہو اور وہ شیر جیسی بہادری دکھانے سے قاصر ہو تو اسے نام کا شیر کہا جاتا ہے۔اسی طرح وطن عزیز کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھنے سے اس وقت تک کسی قسم کی برتری یا فخر کا کوئی پہلو بھی نہیں نکلتا جب تک وطن عزیز میں مولوی، سیاست دان، فوج اور عدالتیں اس نام کی عظمت کو سمجھتے ہوئے اپنا قبلہ درست نہیں کرتے۔موجودہ حالات میں ہم یہی کہہ سکتے ہیں ''ہاتھی کے دانت، دکھانے کے اور کھانے کے اور۔'' عام طور پر کہا جاتا ہے کہ نام کی مناسبت سے نام دار میں کچھ خوبیوں کے شگوفے کھلتے ہیں۔بدقسمتی سے اسلامی جمہوریہ پاکستان، اسلامی فلاحی ریاست کی بجائے شیطانی ریاست کا روپ دھارتی چلی جا رہی ہے اور نام نہاد پاکباز مولوی قبضہ کی زمینوں پر مسجدیں بنا کر چوری کی بجلی سے روشن کر کے تقریریں فرما رہے ہیں، اسلام اور پاکستان کی سلامتی مانگ رہے ہیں۔جمہوریت، نام نہاد سیاست دانوں کی رکھیل بن چکی ہے اور پاکیزگی اس دھرتی سے منہ موڑ چکی ہے۔حسن نثار نے بہت پہلے کہا تھا کہ اس ''ملک کا نام پلیدستان ہونا چاہیے۔'' اس ملک میں اچھی بات کہنا یا اپنے ضمیر کی آواز پر برے کو برا کہنا جرم بن چکا ہے۔

گزشتہ دنوں جماعت احمدیہ کے انچاسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر بھٹو کے قریبی ساتھی اور پیپلز پارٹی کے ممتاز راہنما سابق ہائی کمشنر برطانیہ واجد شمس الحسن نے اپنے خطاب میں کہا کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں ملاؤں کا ہاتھ تھا۔اور یہ فیصلہ غلط تھا۔اس بیان کے میڈیا پر آتے ہی مولوی حضرات کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔وہ کچھ اور تو کر نہیں سکتے، خود کو لگی حسد اور حسرتوں کی آگ سے نکلنے والے بدبودار دھوئیں سے عام مسلمانوں کو گمراہ ہی کر سکتے ہیں اور ایسا گزشتہ تقریباً ۷۰ سال سے کر رہے ہیں۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں عزیز احمد، خاکوانی، جالندھری، وسایا، اسماعیل نامی مولانا حضرات نے مطالبہ کیا ہے کہ واجد شمس الحسن کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے، لندن میں قادیانیوں کی تقریب میں واجد شمس کا بیان آئین سے غداری، بھٹو اور ممبران پارلیمنٹ کی توہین بلکہ پوری امت مسلمہ کی دل آزاری اور اشتعال انگیزی کی مذموم سازش ہے۔مولویوں نے یہ بھی کہا ہے کہ واجد شمس الحسن کو دی گئی تمام مراعات واپس لی جائیں۔ (روزنامہ امت کراچی یکم ستمبر ۲۰۱۵ء)

اب ہم ان مولویوں سے پوچھتے ہیں کہ مولویوں کا جنرل ضیاء الحق کی طرف سے بنائی گئی شوریٰ کا ممبر بننا کیا آئین سے غداری نہیں تھا جبکہ ضیاء صاحب فرما رہے تھے کہ آئین کی حیثیت ردی کے ٹکڑے سے زیادہ نہیں۔سیاستدانوں کے متعلق فرما رہے تھے کہ وزارتوں کے لیے دم ہلاتے بھاگے آئیں گے۔بھٹو کی توہین کا ڈھنڈورا پیٹنے والے مولویو! کیا جنرل ضیاء نے اسے پھانسی پر نہیں لٹکایا تھا اور کیا اس کے زیر ناف حصے کی تصاویر نہیں بنائی گئی تھیں تاکہ بھٹو کے مسلمان ہونے یا نہ ہونے کی تصدیق ہو سکے۔پھر بھٹو اور ممبران پارلیمنٹ کی توہین تب نہیں ہوئی تھی جب ضیاء نے ان کے متعلق قرطاس ابیض شائع کی تھی جس میں بھٹو اور ممبران اسمبلی کو خائن، راشی، جھوٹے، بد معاملہ، بدعنوان، شرابی، زانی، اغواء میں ملوث، رسہ گیر، اسمگلر اور تخریب کار وغیرہ قرار دیا گیا ہے۔(قرطاس ابیض بھٹو کا دور حکومت جلد سوم صفحہ ۱۸۲ تا ۱۸۵) اور مولوی حضرات ضیاء الحق کے قصیدے پڑھ رہے تھے۔اور بھٹو کو ابوجہل اور اس کے ساتھیوں کو جانشین ابوجہل کہا گیا۔چنانچہ مفتی محمود نے کہا ''کہ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے موجودہ حکومت کو بدلنا ہوگا۔انھوں نے وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر حنیف رامے کی اس

تقریر کا حوالہ دیا جس میں مسٹر رامے نے اپوزیشن لیڈروں کو ابو جہل کہا۔ مفتی صاحب نے کہا کہ ابو جہل تو مکّہ میں حکمرانی کرتا رہا اور پیغمبر اسلام حزب اختلاف کا کردار ادا کر رہے تھے۔ یہ فیصلہ عوام کریں کہ اپوزیشن راہنما ابو جہل کا کردار ادا کر رہے ہیں یا رامے صاحب ابو جہل کے جانشین ہیں۔'' (روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۶ نومبر ۱۹۷۴ء) جہاں تک امت مسلمہ کی دل آزاری کا تعلق ہے تو امت مسلمہ فرقہ واریت کے شکنجے میں کسی ہوئی ، دہشت گردی، بھوک، غربت اور جہالت کی ماری ہوئی نیم مردہ ہو چکی ہے اور اگر کچھ کسر رہ گئی ہے تو اسے نام نہاد علماء پوری کرنے کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ ایک مذبحہ خانہ کی ویڈیو ان دنوں یو ٹیوب پر موجود ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ جانوروں کے پیٹ سے آلائشیں نکال کر انہیں لٹکا دیا گیا ہے، ایک صاحب نے جب ایک جانور کے پیٹ پر ہاتھ مارا تو پیٹ میں مزے کرتے چوہے اچھل اچھل کر باہر آنے لگے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر کسی نام نہاد مولوی کے پیٹ پر لات پڑے تو چوہوں سے بہت بڑی بڑی ملغصات اس کے منہ سے برآمد ہوں گی۔ واجد شمس الحسن نے بھی ان مولویوں کے پیٹ پر لات ماری ہے۔

پنجاب اسمبلی کے ممبران نے بھی مولوی الیاس چینیوٹی جیسے قدآور مولویوں کو اپنے کندھوں پر بٹھایا ہوا ہے۔ یہ نام نہاد ممبران عوام کے لیے کچھ کرتے نہیں اسی انتظار میں رہتے ہیں مولوی کوئی قرارداد پیش کر کے شور مچائیں اور وہ قرارداد کا ساتھ دیں۔ اب خبر آئی ہے کہ ۲۸ اگست ۲۰۱۵ء کو پنجاب اسمبلی نے واجد شمس الحسن کے بیان کے خلاف متفقہ قرارداد منظور کر لی ہے۔ جس طرح ان ممبران اور نام نہاد مولویوں کو اچھے ہونے کا سرٹیفکیٹ نہیں دیا جا سکتا اسی طرح ان کی متفقہ قراردادیں بھی بے وقعت ہیں۔ وکلاء برادری کی نمائندگی میں لاہور ہائی کورٹ بار کی انسانی حقوق کمیٹی کے شریک چیئر مین صاحب زادہ میاں محمد اشرف عاصمی ایڈووکیٹ نے واجد شمس الحسن سابق ہائی کمشنر برطانیہ کو ایک قانونی نوٹس بھیجا ہے کہ وہ اپنے قادیانی نواز بیان کی دو ہفتے کے اندر وضاحت کریں۔ اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو ان کے خلاف ایف آئی آر 295c کے تحت درج کرائی جائے گی۔ اور انہیں وزارت داخلہ و خارجہ کے ذریعے واپس لایا جائے گا۔ عاصمی نے مزید کہا ہے کہ عالمی مجلس ختم نبوت، انجمن طلباء اسلام، تنظیم اتحاد امت اور مصطفائی تحریک سمیت مختلف جماعتوں نے مجھ سے رابطہ کر کے مبارکباد دی ہے۔ ہم تحفظ ختم نبوت کی خاطر ہر قربانی کے لیے تیار ہیں۔ (امت ۴ ستمبر ۲۰۱۵ء رپورٹ منصور اصغر راجہ)

لیجیے انصاف کے ٹھیکیدار بھی سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر فارغ مولویوں کی ہاں میں ہاں ملانے کے لیے میدان میں اُتر آئے ہیں۔ یہ ختم نبوت کے لیے جان دینے کے لیے تیار ہیں مگر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی بیان کردہ سچائی، ایمانداری اور انصاف جیسی بلند و بالا تعلیمات کو نعوذ باللہ ہیچ سمجھتے ہیں۔ یہی وکیل ممتاز قادری جیسے قاتلوں کو ہار پہناتے ہیں اور کبھی بدنام زمانہ سابق چیف جسٹس افتخار کے سامنے بھنگڑے ڈالتے ہیں اور اکثر وکیل پیسوں کے لیے اپنا ایمان دن رات بیچتے ہیں۔ عاصی صاحب ضمیر کی کھری آواز کبھی بھی ٹٹ پونجی گماشتوں کی دھمکیوں سے دبا نہیں کرتی۔ جہاں انصاف کوڑیوں کے بھاؤ بکتا ہو وہاں مقدموں سے کون ڈرتا ہے۔ جہاں انصاف ایک سو دو انسانوں کے قاتل ملک اسحاق کو معصومیت کا سرٹیفکیٹ دیتا ہو وہاں ختم نبوت کے نام پر لوگوں کو مشتعل کرنا قطعاً عجیب نہیں لگتا ہے۔

مشہور کالم نگار سعود ساحر پڑھے لکھے آدمی ہیں۔ انہوں نے بھی سوچا کہ مولویوں کے سامنے علمیت بگھارنے کا اچھا موقع ہے ، جبکہ سبھی واجد شمس الحسن کو ان کی ذاتی رائے کا اظہار کرنے پر لتاڑ رہے ہیں کیوں نہ ایک آدھ دھمکی مَیں بھی دے دوں سو انہوں نے

کہا" بھٹو کے لاڈلے واجد شمس الحسن کے لیے مشورہ ہے کہ، ذرا پاکستان آئے اور اپنی گمراہ کن سوچ کا اظہار کرے تو آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہو۔ یا ۱۹۷۴ء کے بعد یہ بات کہتا تو خود بھٹو مرحوم کے ہاتھوں جے اے رحیم سے بدتر حشر ہوتا۔" (ستا جا شرما تا جا امت ۵ ستمبر ۲۰۱۵ء)

جس پاکستان میں موصوف واجد شمس الحسن کو آنے پر عبرت کا نشان بنا دینے کی دھمکی دے رہے ہیں اس پاکستان کے متعلق اپنے اسی کالم میں لکھتے ہیں" کہاوت ہے کہ لنکا میں سب باون گزے۔ جب آوے کا آوا ہی بگڑا ہو تو ریاست کا کوئی ایک گوشہ کیسے محفوظ رہ سکتا ہے۔

بے شرمی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے ساحر صاحب ایک شریف آدمی کو اپنی رائے کا اظہار کرنے پر سزا دلانے کے لیے باون گزوں کے حوالے کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ باون گزے اچھی بات پسند نہیں کیا کرتے۔ جہاں آوے کا آوا بگڑا ہوا ہو، جہاں سب باون گزے بستے ہوں وہاں ضرور ایسی غلطیاں ہوئی ہوتی ہیں جن کی وجہ سے قوم بدحال ہو جاتی ہے۔ اس بربادحالی کی وجہ واجد صاحب کی بیان کردہ غلطی بھی یقیناً ہے۔

ہوا ہے جب سے شہرہ اس عدوئے دین و ایماں کا
خدا حافظ نہیں ہوتا کسی مرد مسلماں کا

آج کے مسلمان

۱۔ جہالت کی پھنسی ناسور بن جائے تو سمجھ لیں آپ پکے مسلمان ہو گئے ہیں۔ ۲۔ نفرت کی آگ آنکھوں میں اُتر آئے اور اور ہر طرف آگ ہی آگ دکھائی دے تو سمجھ لیں آپ مسلمان ہو گئے ہیں۔ ۳۔ بے بنیاد خود پسندی کا مرض لا علاج ہو جائے تو سمجھ لیں آپ مسلمان ہو گئے ہیں۔ ۴۔ جب سچ کا آئینہ دیکھنے پر آپ پر وحشت اور بربریت کے دورے پڑنے لگیں تو سمجھ لیں آپ مسلمان ہو گئے ہیں۔ ۵۔ جب جھوٹ پر سبحان اللہ کہنے اور سچ پر گالیاں بکنے کو جی چاہے، سمجھ لیں آپ مسلمان ہو گئے ہیں۔ ۶۔ جب حُسن سے بیزاری محسوس ہو اور بدصورتی پر مٹنے کو جی چاہے سمجھ لیں مسلمانیت کی منزل آ پہنچی ہے۔ ۷۔ جب آپ عقلمندی کو جہالت اور جہالت کو دانش مندی سمجھنے لگیں تو سمجھ لیں کہ آپ مسلمانوں کی قیادت کے قابل ہو چکے ہیں۔ اس کے بعد آپ کسی مہذب انسان کے ساتھ اور کوئی مہذب انسان آپ کے ساتھ نہیں رہ پائے گا۔ (تحریر۔ جی چغتائی۔ مرسلہ سلیم انصاری۔ لندن)

توجہ فرمائیں: پیشوا ادارہ کا کسی بھی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں ہے۔ پیشوا ادارہ تمام سیاسی و مذہبی شخصیات کا تہہ دل سے احترام کرتا ہے مگر ان کے غلط نظریات اور افکار کو بیان کرنے کی قارئین کو اس غرض سے اجازت دیتا ہے تاکہ متذکرہ شخصیات اپنی اصلاح کر سکیں۔ اگر کوئی شخص سمجھے کہ اسے غلط طور پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے تو وہ بھی حق رکھتا ہے کہ وہ بھی ناقدین کی اصلاح کے لئے اپنا موقف پیش کرے اور ادارہ ایسے مضامین کو شائع کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ ادارہ پیشوا بلا تفریق مذہب و ملّت خدمت کا دعوے دار ہے۔ سبھی رسالہ میں اپنے افکار اور خیالات کا اظہار کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ ادارہ پیشوا اُن تمام قلمکاروں کو دعوت دیتا ہے جو سمجھتے ہیں کہ وہ لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ادارہ اپنے قارئین کی آراء اور مشوروں کا منتظر ہے۔ قارئین کی آراء پر غور بھی کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ (ایڈیٹر)

لاہور کے اندھیرے

میڈیا اور ٹی وی کے مطابق اندھیروں کے بعد ہم پھر روشنی کے سفر کی طرف گامزن ہیں۔ یہ روشنی معاشی و ملکی لحاظ سے تو ہو سکتی ہے لیکن نئی نسل اور عوام کی گمراہی کے لحاظ سے ایک کرن بھی ثابت نہیں ہو سکتی۔ پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں رات کے اندھیروں میں جو کچھ ہوتا ہے وہ اس قدر بھیانک اور خوفناک ہے کہ اُسکا ذکر کرتے ہوئے بھی میڈیا مالکان ڈرتے ہیں۔ یہ بات میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ جس طرح ٹی وی پر اینکر، تجزیہ نگار اور دیگران، سیاستدانوں کے بارہ میں بیانات دیتے ہیں اور نجانے کہاں کہاں سے گرما گرم جاسوسیاں نکال لاتے ہیں عین اُسی طرح کسی بھی ایک شہر میں رات کے اندھیروں میں ہونے والی ڈانس پارٹیوں، مجروں کی محفلوں اور زنا خانوں کے بارہ میں سرعام بولیں تو اِن میں سے کوئی زندہ نہ بچ پائے۔ کیونکہ رات کے اندھیروں میں شہریوں کو جگانے والا مافیا سسٹم اس قدر مضبوطی اختیار کر چکا ہے کہ جس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اعلیٰ قیادتیں، اعلیٰ سیاستدان، اُمرا، تاجران اور اشرفیا تقریباً سبھی اس مافیا سسٹم کے ہاتھوں بلیک میل ہو رہے ہیں۔

پاکستان میں چیف منسٹر تو کافی ہیں لیکن ہم سب سے زیادہ شور مچانے والے خادم اعلیٰ پنجاب کے شہر لاہور کی بات کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ گذشتہ چند ہی سالوں میں خادم اعلیٰ نے پورے شہر کا نقشہ بدل دیا ہے۔ بزرگ لوگ لاہور آ کر پریشان ہو جاتے ہیں کہ وہ شاید اسلام آباد میں آ گئے ہیں۔ نئی عمارتیں، نئے راستے، نئے پُل، نئے نئے نام وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اب اگر ہم لاہور کے اندھیروں کا ذکر کریں تو کراچی سے اسلام آباد تک لاہور سے غلیظ شہر کوئی بھی نہیں۔ پورا پاکستان سوشل میڈیا پر شور مچاتا ہے کہ اسلام آباد بہت زیادہ ماڈرن ہے اور بُرائی گھر ہے۔ لیکن لاہور کے مقابل بات کریں تو کئی سو اسلام آباد بھی لے آئیں تو کم ہیں۔ لاہور میں راتوں کو ہونے والی محفلوں میں جس طرح سرِ عام بُرائی اور بے حیائی کی جاتی ہے اُس کی مثال آپکو کہیں نہیں ملے گی۔ پورے شہر میں اُمراء نے فارم ہاؤس بنا رکھے ہیں اور بظاہر اپنی آرام گاہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن جناب! قصہ کُچھ اور ہی ہے۔ اپنے دوستوں، عزیز و اقارب اور گاہکوں کے لئے عیاشیوں کے اڈے قائم کئے گئے ہیں جن میں نہ صرف عام لوگ آتے ہیں بلکہ بڑے بڑے منسٹر بھی محفلوں کے مزے لوٹنے آتے ہیں۔ اُن محفلوں میں ناچ گانے کے علاوہ اہتمامِ شراب اور خاص طور پر تین سے چار افراد ایسے بٹھائے جاتے ہیں جو نئے نوٹ فراہم کرتے ہیں تاکہ مجرا کرنے والی رقاصاؤں پر پھینکے جا سکیں۔ پھر جس طرح بابائے قائداعظم زمین پر پاؤں کے نیچے رُسوا ہوتے ہیں، سوچتے بھی دل شرم سے دھیما، آنکھیں نم اور جسم لرز جاتا ہے۔ پھر اُنہی محفلوں کے اختتام پر اُمراء، منسٹر، تاجر اور دیگر عیاش لوگ اپنی پسند کی ڈانسرز کو اپنا بستر گرم کرنے کے لئے ساتھ بھی لے جاتے ہیں۔ لاہور کے اندھیروں میں ہونے والی ان ڈانس پارٹیوں کے علاوہ چھوٹے موٹے فحاشی کے اڈوں پر جو سب سے گھناؤنا فعل سرزد ہوتا ہے وہ ہے نئی نسل کے لئے فحاشی تک بآسانی رسائی۔ کم عمر نوجوانوں کو گمراہ کر کے فحاشی کے فعل میں ڈال دیا جاتا ہے، شروع شروع میں بغیر معاوضے کے اُنہیں رقاصاؤں کے چکر میں ڈالا جاتا ہے اور بعد میں وہ اپنے حسرتیں پوری کرنے کے لئے روپے پیسے چاہے وہ کسی بھی طرح اور کہیں سے بھی حاصل ہوں لے آتے ہیں۔ یہ ایسا فعل ہے جس سے آنے والی نئی نسل کو شدید خطرہ ہے۔ نئی نسل پہلے ہی انٹرنیٹ اور موبائل فون کی تباہ کاریوں کا شکار ہے اوپر سے براہِ راست فحاشی کے اڈے مل جائیں تو یہ نسل تیزی سے

گمراہی کی طرف گامزن ہو جائے گی اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ وہ نشہ ہے جس کی خاطر نوجوان کچھ بھی کرنے کو تیار ہو جائیں گے بھلے وہ بڑے سے بڑا جرم ہی کیوں نہ ہو۔

گذشتہ کئی سالوں سے ہم جمہوریت کا رونا رو رہے ہیں لیکن اگر ہم اپنے جمہوری نمائندوں کی بات کریں تو ہمیں اُدھر بھی لوٹ مار اور فحاشی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ معاملہ پارلیمنٹ لاجز کا ہو یا شراب کی بوتلوں کا ہمارے جمہوری نمائندے اندر سے شدید گندے ہو چکے ہیں۔ ایسے میں اگر ہمارے علماء یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس وقت اعلیٰ قیادت سنبھال کر معاشرے کو بہتر راستے پر چلا سکتے ہیں تو یہ وہ آستین کے سانپ ہیں جو نہ صرف معاشرے میں مزید بگاڑ پیدا کریں گے بلکہ عین ممکن ہے کہ یہ لوگ اپنے فحاشی کے اڈے بنا کر معاشرے کو گھسیٹ گھسیٹ کر اُن اڈوں میں لائیں اور ان نام نہاد علماء سے یہ بھی بعید نہیں کہ اپنے فحاشی کے اڈوں کے بارہ میں فتوے جاری کر دیں کہ اُن میں جانا گناہ نہیں (نعوذ باللہ)۔ اس زہریلی بیماری کا علاج صرف یہ ہے کہ جس طرح فوڈ ڈیپارٹمنٹ میں ایماندار افسر بھرتی کر کے پنجاب بھر میں غلیظ خوراک بیچنے والوں کو سیل کیا جا رہا ہے اسی طرح ایماندار افسر بھرتی کر کے فحاشی کے اڈوں کو بند کیا جائے اور شہروں میں بنے ہوئے تمام فارم ہاؤسز سیل کئے جائیں اور اس جرم میں پکڑے جانے والوں کو کڑی سزا دی جائے تاکہ وہ آئندہ اس بدفعلی سے دور رہیں۔

> میرے شہر کے معززین کو میرے شہر کی طوائفوں سے زیادہ بہتر کوئی نہیں جانتا۔ سعادت حسن منٹو

اعلان برائے اشتہارات

کاروبار کی ترقی کے لیے اشتہارات کی اشاعت عصر حاضر میں کاروباری حضرات کی اہم ضرورت ہے۔ ادارہ پیشوا نہایت کم قیمت پر اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے حاضر ہے۔

قیمت اشتہارات

A.4۔ فل سائز۔ کلر۔ 150£	بلیک اینڈ وائٹ 100£
A.4۔ ہاف پیج۔ کلر۔ 80£	بلیک اینڈ وائٹ 60£
A.4۔ کوارٹر پیج۔ کلر۔ 50£	بلیک اینڈ وائٹ 30£

اپنے کاروباری قارئین کی سہولت کے لیے ادارہ پیشوا نہایت کم قیمت پر اشتہارات تیار بھی کروا سکتا ہے۔

پیشوا میں اشتہارات شائع کروانے کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ فرمائیں

رانا عبدالصمد خاں 07792998973

ختم نبوت کانفرنس اور نوائے جنگ (تحریر: رانا محمد حسن خاں)

خود کو سمجھ رہا ہے جو جنگل کا حکمراں   گیدڑ ہے فقط آ حیا چیتے کی کھال میں

جس قوم میں مثبت مباحثہ کا گلا گھونٹ دیا جائے وہاں جہالت کا راج ہوتا ہے۔ خود پسندی برداشت کی قوت کو سلب کر لیتی ہے۔ ویسے تو پاکستان میں ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد عدم برداشت جیسی بڑی بُرائی میں مبتلا ہیں مگر اس لت کو پروان چڑھانے والے وہ نام نہاد علماء ہی ہیں جو منبر رسول ﷺ کو اپنی ناکام و نامراد حسرتوں کو پورا کرنے کے لیے سیڑھی کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اور وہ اخبارات، رسائل اور الیکٹرانک میڈیا جو ریٹنگ بڑھانے کے چکر میں قوم کو اندھیروں میں رنگ بھر کر بھٹکنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

گزشتہ دنوں نوائے جنگ برطانیہ نے ختم نبوت پر خصوصی ایڈیشن شائع کر کے نام نہاد علماء کو خوش کرنے کی کوشش کی ہے۔ جماعت احمدیہ جو کہ ایک نہایت پر امن جماعت ہے، دلائل سے بات کرتی ہے، اس جماعت کے افراد کی ہمیشہ کوشش ہوتی ہے کہ قرآن کریم اور احادیث مقدسہ سے ہی دلائل دیے جائیں۔ ایسی پڑھی لکھی جماعت کیخلاف نوائے جنگ کا نام نہاد مولویوں کے ہاتھوں میں کھیلنا سمجھ سے بالاتر ہے۔ اگر نوائے جنگ کے کرتا دھرتا وٴں کو نام نہاد مولویوں کے ہاتھوں میں کھیل کر تماشہ بننے کا اتنا ہی شوق ہے تو ایک ایڈیشن اپنے عقیدے کے متعلق شائع کریں۔ ہم یقین دلاتے ہیں کہ نام نہاد مولوی نہ صرف آپ کو کافر قرار دیں گے بلکہ ننگی کا ناچ نچا دیں گے۔ ویسے بھی پاکستان میں سبھی نے مولویوں کی طرف سے دیے گئے کفر کے ہار پہنے ہوئے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ایک دوسرے کو کافر کہنے والے تمام فرقوں کے مولویوں نے مل کر جماعت احمدیہ کے خلاف کفر کا فتویٰ دیا اور پارلیمنٹ سے اس فتویٰ کو قانونی حیثیت بھی دلا دی۔ نوائے جنگ میں بھٹو کو اس واقعہ کا ہیرو قرار دیا گیا ہے۔ کاش نوائے جنگ کی انتظامیہ سے تعلق رکھنے والا کوئی عقل مند مولویوں سے پوچھتا اپنے اس ہیرو کا بینڈ بجانے کے لیے قومی اتحاد کی صورت میں مولوی نو ستارے کیوں بن گئے تھے؟ وہ مولوی جو ایک دوسرے کو مسلمان نہ سمجھنے کی وجہ سے ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے کیوں کر ہو گئے تھے؟ مولوی کوثر نیازی لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ پی۔این۔اے کے تفادات کو زیادہ سے زیادہ نمایاں کرنے کی غرض سے میں نے ایک جلسہ عام میں چیلنج دیا کہ اگر یہ لوگ نظام مصطفیٰ کے نفاذ میں اتنے ہی مخلص ہیں اور اس کا اتحاد بھی خلوص نیت پر مبنی ہے۔ تو مولانا شاہ احمد نورانی، مفتی محمود کے پیچھے نماز ادا کر کے دکھائیں اور پھر اس کی قضا بھی ادا نہ کریں۔ (یہ وار بہت سود مند ثابت ہوا تھا۔ کیونکہ یہ دونوں حضرات ایک دوسرے کی امامت میں نماز پڑھنا گناہ جانتے تھے۔) (اور لائن کٹ گئی از مولانا کوثر نیازی صفحہ ۴۰)

مولانا کوثر نیازی جانتے تھے کہ یہ نورانی اور مفتی محمود ہیں، محمود و ایاز نہیں۔ اب یہ مولوی خود عمل نہیں کرتے بس لوگوں کو یہ شعر سناتے ہیں۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

نوائے جنگ میں مولویوں کی طرف سے بھٹو کی موت کے پیچھے احمدیوں کا ہاتھ بھونڈے انداز سے ثابت کرنے کی کوشش کرنا پرلے درجے کی ناانصافی اور سچائی کا خون کرنا ہے۔ مسعود محمود کو احمدی ثابت کرنا مولوی کا کام ہے۔ جہاں تک بھٹو کو پھانسی دیے جانے کا تعلق ہے نوائے جنگ ہی میں لکھا ہے کہ ۷۷ء کی تحریک

ختم نبوت کے دوران علماء کے ایک وفد نے بھٹو سے ملاقات کی، اس ملاقات میں علماء نے قادیانیوں کی سیاسی سازشوں سے آگاہ کیا، جب علماء ملاقات سے واپس ہو رہے تھے تو بھٹو مرحوم نے قائد وفد کو پیچھے سے آواز دے کر بلایا اور کہا ''مولوی صاحب! میں اس مقدس اور عظیم مطالبے کو دل و جان سے قبول کر چکا ہوں اور انشاء اللہ میری حکومت برسوں پرانے اس فتنے کا آئینی سدباب کر دے گی مگر یہ حقیقت بھی جانتا ہوں کہ اس فیصلے کے بعد آپ لوگ میری گردن میں پھانسی کے پھندے کی قربانی کا تقاضہ کر رہے ہوں گے۔''

نوائے جنگ ہی میں روزنامہ مشرق کے سرورق کا عکس موجود ہے اس پر لکھا ہے کہ '' آئین اور قانون کی رُو سے حضرت محمد ﷺ کے بعد ہر شکل اور ہر معنی میں نبوت کے دعوے دار اور اسے پیغمبر یا مصلح ماننے والے افراد غیر مسلم ہیں۔'' اب ذرا مفتی حامد رضا خان سے کیا گیا ایک سوال اور اس کا جواب ملاحضہ فرمائیں۔

سوال: '' سچے مسیح رسول اللہ وکلمۃ اللہ کی نسبت یہ سوال کہ اس دوبارہ رجوع میں وہ نبی نہ رہیں گے اور وہ نبوت یا رسالت سے خود مستعفی ہوں گے یا ان کو خدائے تعالیٰ اس عہدہ جلیلہ سے معزول کر کے امتی بنا دئے گا؟'' جواب: ''حاش اللہ نہ وہ خود مستعفی ہوں گے نہ کوئی نبی نبوت سے استعفاد دیتا ہے نہ اللہ عزوجل انہیں معزول فرمائے گا نہ کوئی نبی معزول کیا جاتا ہے وہ ضرور اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور ہمیشہ نبی رہیں گے اور ضرور محمد رسول اللہ ﷺ کے امتی ہیں اور ہمیشہ امتی رہیں گے۔'' پھر فرماتے ہیں: ''اس عہد عظیم پر حضرت روح اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اتریں گے اور باوصف نبوت ورسالت محمد رسول اللہ ﷺ کے امتی وناصر دین ہو کر رہیں گے۔'' (فتاویٰ حامدیہ از مفتی حامد رضا خاں قادری صفحہ ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۹)

اب صورت حال یہ بنتی ہے کہ امت محمدیہ میں آنے والا نبی بھی ہو گا اور امتی بھی۔ جماعت احمدیہ کا موقف ہے کہ حضور ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والا بانی جماعت احمدیہ کی صورت میں آ چکا ہے اور غیر احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والا ابھی نہیں آیا۔ پس آئین پاکستان کی رُو سے ناصرف احمدی غیر مسلم ہیں بلکہ آنے والے کو نبی ماننے کی وجہ سے غیر احمدی بھی غیر مسلم ٹھہرتے ہیں۔

نوائے جنگ میں ایک اشتہار بھی چھپا ہے جس میں لکھا ہے کہ '' گستاخان رسول قادیانیوں کی بوتل شیزان سے پینے والے کل کس منہ سے حشر کے میدان میں شافع محشر محمد رسول اللہ سے جام کوثر مانگے گا؟'' (شیزان فیکٹری اور دیگر اداروں کے بلا اجازت لوگو شائع کرنے پر ادارہ نوائے جنگ کے خلاف مقدمہ دائر کیا جا سکتا ہے) شیزان کی مصنوعات حلال اور شیریں پھلوں آم، اپلی اور دوسرے رسیلے پھلوں سے تیار ہوتی ہیں۔ شیزان کے مشروبات کا مقابلہ کوئی دوسرا مشروب نہیں کر سکتا۔ جس کی وجہ خدا خوفی اور اعلیٰ معیار ہے۔ اب ہم نوائے جنگ اور مولویان سے پوچھتے ہیں کہ علماء کونسل کا چیئرمین جسے شراب کے کریٹوں سمیت تھانے لایا گیا اور اس کے ماتحت مولوی اور ان کے پیروکار، یہود و نصاریٰ کے مال پر عیاشی کرنے والے، کیا عورتوں کے جسم نوچنے والے، پورنو گرافی کرنے اور دیکھنے والے، مال لوٹنے والے، ایک دوسرے کو کافر اور مُرتد کہہ کر مسلمان کہلانے والے، جہاد کے نام پر معصوم لوگوں کی جان لینے والے، اقلیتوں کی عبادت گاہوں اور مسجدوں کو فرقہ واریت کے جنون میں مسمار کرنے والے اور عبادت گزاروں کو خُون میں نہلانے والے، قرآن اور حدیث کے متوازی عقائد گھڑنے والے، ناچ گانے کے متوالے اور قوالی کے نام پر میوزک سے دِل بہلانے والے، فحاشی اور عریانیت میں ڈوبے ہوئے مدہوش راہبر، مال و دولت کے لیے ایمان بیچنے والے، جھوٹے گواہ اور وکیل، رشوت خور، سود خور، زکوٰۃ چور، ملاوٹ کرنے والے، بیواؤں اور یتیموں کا مال کھانے

والے قبضہ کی ہوئی زمین پر مساجد بنانے والے اور چوری کی بجلی سے مساجد اور مدرسے روشن کرنے والے، بچوں سے زیادتی اور کم سن بچیوں کی شادی کرنے والے، قرآن سے بچیوں کی شادی کرانے والے، غیرت کے نام پر بچوں اور بچیوں کی زندگی لینے والے، ونی اور کاروکاری کے نام پر عورتوں کی زندگیوں سے کھیلنے والے، اغواء برائے تاوان کے مُجرم، نا انصاف میڈیا والے اور انصاف کرنے والی عدالتوں کے نا انصاف منصف، فلمی اور اشتہاری کمپنیوں کے مالک اور فلموں سے دِل بہلانے والے، مسلمانوں کو نماز سے روکنے والے، حج سے روکنے والے، قرآن کی تلاوت پر تلملانے والے، کلمہ کی توہین کرنے والے، کلمہ گو مسلمانوں کو کافر اور مُرتد قرار دینے والے، السلام علیکم کہنے اور اذان دینے پر مقدمات درج کروانے والے اور پھر ان پاکیزہ جُرائم پر سزائیں سُنانے والے جج رسول اللہ ﷺ سے جام کوثر پا سکتے ہیں؟ یا صرف شیزان جیسے فرحت انگیز مشروب کا بائیکاٹ کر کے تمام جرائم سے نجات پا کر جام کوثر کے مستحق ہو جائیں گے؟ مولانا طاہر اشرفی کے شراب سمیت پکڑے اور تھانہ سے چھوٹ جانے پر ایک صاحب نے از راہ تفنن کہا ہے کہ شکر ہے مولانا سے شیزان کی بوتل برآمد نہیں ہوئی۔

نوائے جنگ ۹ ستمبر ۲۰۱۵ء میں مولویوں نے وہی بے وزن و بے دلائل باتیں کی ہیں جنہیں وہ تقریباً ایک سو پچیس سال سے دہرا رہے ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ مولویوں کی ہر قسم کی دھا چوکڑی اور بے ہودہ پروپیگنڈا کے باوجود ۲۰۷ ممالک میں قائم جماعت احمدیہ ۱۲۵ برس سے ترقی کی مسلسل منازل طے کرتی چلی جا رہی ہے۔ یہ بات مولوی حضرات کے لیے لمحہ فکریہ ہونی چاہیے۔ انہیں سوچنا چاہیے اور ان وجوہات کو تلاش کرنا چاہیے کہ جماعت احمدیہ کی مولویوں کی طرف سے شدید مخالفت کے باوجود ترقی کا راز کیا ہے۔ امسال ۱۱۳ ممالک سے تقریباً ۳۹۱ اقوام کے ۵ لاکھ ۶۷ ہزار افراد نے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی ہے۔ مولوی حضرات ذرا سوچیں تو سہی کہ احمدی اللہ کے فضلوں پر سجدہ شکر بجا لاتے ہیں اور آپ خود ساختہ خدائی فوج دار بن کر لوگوں کو مشتعل کر رہے ہیں۔ احمدیوں کا خلیفہ اپنی جماعت کے افراد کو کہہ رہا ہے کہ ''ہر احمدی کا فرض ہے کہ جہاں وہ عدل و احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کو اپنی زندگی پر لاگو کرے وہاں اس پیغام کو دنیا کے ہر شخص تک پہنچائے۔'' اور آپ مولوی حضرات جماعت احمدیہ کی دشمنی میں عدل و سچائی کا خون کرنے کو بھی نیکی قرار دیتے ہیں۔ جماعت احمدیہ قرآن حکیم کے ۷۰ زبانوں میں ترجمہ کر کے لوگوں کے دل منور کر رہی ہے اور مولوی حضرات سارا سال چندے مانگتے رہتے ہیں اور عید کے چاند پر پھٹ کر لوگوں کے لیے مصیبت بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ امت کو ہدایت کی راہ دکھائے اور عقل سلیم عطا کرے۔ مولوی حضرات کو اپنے فسادانہ رویے پر غور کرنے کی توفیق دے تا کہ وہ امت مسلمہ کے لیے رحمت بنیں نہ کہ راہزنوں کا ٹولہ۔ آمین یا ربّ العالمین۔

نوائے جنگ ہی میں ایک مولوی نے اپنے اصلی اور حقیقی دکھ کا رونا رویا ہے اور تسلیم کیا ہے کہ وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ ''آج قادیانیت کا ناسور ایک الگ تھلگ مذہب کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اس کی وجہ اسلام نظام خلافت کا نہ ہونا ہے۔ امت کو اس فرض اول کا حق ادا کرنا ہوگا بصورت دیگر امت ایسے ہی گمبھیر مسائل کا شکار رہے گی۔''

جماعت احمدیہ میں گزشتہ تقریباً سو سال سے نظام خلافت قائم ہے۔ جماعت احمدیہ کی شان و شوکت کی اصل وجہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جاری کردہ نظام خلافت ہی مانی جاتی ہے۔ یقیناً مولوی صاحب کو دوسرے مولوی حضرات کے ساتھ مل کر اسلامی خلافت کا نظام جاری کرنا چاہیے۔ اگر احمدیت کو کچلنے کے لیے اور تمام گمبھیر مسائل کے حل کے لیے خلافت ضروری ہے تو اسے جلد از جلد قائم

کریں۔ نیک کام میں دیر کس بات کی۔ جب تک مولوی حضرات یکسوئی سے یہ نیک کام نہیں کر لیتے اس وقت تک غیر متعلقہ موضوعات پر وقت قطعاً ضائع نہ کریں۔ اگر مولوی حضرات خلافت جیسا پیارا اسلامی نظام قائم کرنے میں باہمی جھگڑوں کی وجہ سے ناکام رہیں تو ہم عوام الناس کی خدمت میں درج ذیل شعر پیش کریں گے۔

تا توانی دور شو از یار بد یار بد بدتر بود از مار بد

''جہاں تک ہو سکے بُرے دوست سے دور رہ کیونکہ بُرا دوست بُرے سانپ سے بھی بدتر ہوتا ہے۔''

اہم اعلان

دُکھی دُنیا کے دُکھی چہرے میں بھر دیں رونق ایسی خُوشبُو کوئی اب پیار کی ایجاد کریں

ادارہ پیشوا (پرائیویٹ) ایک زیر رجسٹرڈ نمبر ۸۷۴۷۱۵۸ چیرٹی ہے جو معذور اور بے بس مریضوں کو وہیل چیئرز مہیا کرتی ہے۔ اور غریب بچوں کو تعلیم جیسا بنیادی حق دلانے کی کوشش کرتی ہے۔ سسکتی اور لڑکھڑاتی زندگیوں کی مدد کے لئے قدم بڑھانا نہایت ثواب کا کام ہے۔ زمین پر گھسٹ گھسٹ کر ہر لمحہ مرنے والوں کی مدد کرنا تمام انسانوں کا فرض ہے۔ اگر آپ غریبوں، بے بسوں، بے کسوں اور لاچاروں کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو درج ذیل اکاؤنٹ میں اپنے عطیات جمع کروائیں۔ (نئی اور پرانی وہیل چیئرز بھی عطیہ کی جا سکتی ہیں)

PESHWA LTD.

Account # :(Barclays Bank): 90730343 Sort Code: 208420

برائے مہربانی اپنے چیک پیشوا لمیٹڈ کے نام سے ارسال فرمائیں۔

2.London Road,Morden,Surrey,SM4 5BQ. UK

E-mail. peshwaltd@gmail.com : Tel. 020.36747909: Mob. 07792998973

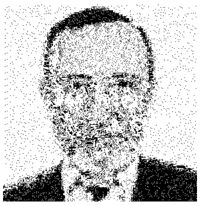

موسیقی کی حقیقت (تحریر: عبدالحق شاکر۔لندن)

موسیقی سے ہماری مراد ساز ہے نہ کہ آواز

موسیقی ایک ایسا موضوع ہے جس پر بات کرنا،لکھنا،اس کے بارہ میں لوگوں کو آگاہ کرنا اور اس موضوع کے حقیقی،شرعی اور اخلاقی پہلوؤں کی وضاحت کرنا بہت ضروری ہے۔موسیقی یونانی زبان کا لفظ ہے۔جسے ہم عام طور پر عربی زبان کے لفظ غنا سے مماثلت دیتے ہیں۔حالانکہ غنا سے مراد ایسی آواز جو حلق سے نکلے اور دل کو سکون اور راحت دے۔دوسرے لفظوں میں ایسی خوبصورت آواز جو سامع پر وجد طاری کردے۔جبکہ موسیقی کا مطلب ایسی آواز جو موسیقی کے آلات(گٹار،ہارمونیم،وائلن،پیانو،طبلہ وغیرہ) سے پیدا ہوتی ہو۔ اس لیے غناء اور موسیقی کو ایک کہنا درست نہیں۔

اگر ہم اپنے معاشرے کی بات کریں تو برصغیر پاک و ہند میں موسیقی کے بگاڑ کی کہانی لوک موسیقی سے شروع ہوئی تھی۔لوک موسیقی حقیقت میں کلاسیکل موسیقی اور نیم کلاسیکل موسیقی سے زیادہ عام فہم اور عوام میں مقبول تھی۔اس موسیقی میں ہلکے پھلکے با ادب گیت،لوک دھنیں،علاقائی دھنیں،شادی بیاہ کے گیت،منظوم اور لوک داستانیں شامل تھیں۔مثلاً ہیر وارث شاہ،سسی پنوں،سوہنی مہیوال،یوسف زلیخاں،سیف الملوک،مرزا صاحباں،براں،پنجابی ماہیے،سلطان باہو کے دوہے،بابا فرید،شاہ حسین،خواجہ غلام فرید،بابا بلھے شاہ،بلھے شاہ کی کافیاں اور دوہڑے وغیرہ وغیرہ۔لیکن لوک موسیقی کو آہستہ آہستہ مغربی موسیقی کی لغویات سے جوڑا گیا اور مختلف قسم کے آلاتِ موسیقی کے ساتھ لوک موسیقی کو گایا گیا جو بڑھتے بڑھتے آج اس موڑ تک پہنچ چکی ہے کہ نئی نسل موسیقی کی وجہ سے بربادی کا شکار ہو رہی ہے۔

ہر قسم کی موسیقی کی بُنیاد الفاظ سے جُڑی ہوتی ہے اور الفاظ کو ترتیب دے کر اشعار بنتے ہیں،جسے پڑھ کر موسیقی کے رنگ میں رنگا جاتا ہے۔شعر و شاعری کے متعلق چند احادیث پیش خدمت ہیں۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول پاک ﷺ کے پاس شعر کے اچھے یا بُرے ہونے کا ذکر ہوا۔تو آپؐ نے فرمایا۔''شعر ایک اندازِ کلام ہے جو اشعار عمدہ اور پاکیزہ مضامین پر مشتمل ہیں وہ اچھے ہیں اور جو گھٹیا اور فحش مطالب کے حامل ہیں وہ بُرے اور مخرب اخلاق ہیں۔'' (ا۔دارقطنی باب خبر الواحد یوجب العمل ص 155۔ ۴)

حضرت عمرو بن شرید اپنے والد شریدؓ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں آنحضرت ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا۔حضورؐ نے مجھے فرمایا کہ تمہیں اُمیہّ بن ابی صلت کے اشعار یاد ہیں۔میں نے عرض کیا حضورؐ یاد ہیں۔آپؐ نے فرمایا تو کُچھ سناؤ،میں نے کُچھ اشعار سنائے،حضور نے مزید سنانے کا ارشاد فرمایا میں نے کُچھ اور اشعار سُنائے۔حضورؐ نے فرمایا کُچھ اور،میں نے حضور کو اس طرح تقریباً ایک سو شعر سنائے۔ (مسلم کتاب الشعر)

حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ حضور شعر اور شعراء کے بارہ میں جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے اس کا علم تو حضور کو ہے (پھر میں کس طرح بذریعہ اشعار کفار کی ہجو لکھوں) اس پر آپؐ نے فرمایا''مومن کبھی تلوار سے جہاد کرتا ہے اور کبھی زبان سے۔اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم اسوقت (بذریعہ ہجویہ اشعار) ایک طرح سے انہیں تیروں سے چھلنی کررہے ہو۔'' (مشکوۃ باب البیان والشعر)

ان احادیث سے ثابت ہے کہ سرکارِ دو عالم مصطفیٰ ﷺ کو وہ شعر و شاعری پسند تھی جو صرف ادب،خلوص اور حیاء کی حدود میں تھی۔یہی وجہ ہے کہ حمد و نعت کا مقام آج تک مسلم دُنیا میں زندہ ہے اور ہمیشہ حمد و نعت کو سُر کے ساتھ خوبصورتی سے پڑھا جاتا ہے۔اسی طرح قرآنِ پاک کو بھی سُر،ترنم،خوبصورتی اور قرعط کے ساتھ پڑھنے کا حکم ہے۔

مسلم اُمہ کا موسیقی سے اختلاف تب شروع ہوتا ہے جب موجودہ دور کی بے حیاء موسیقی فحاشی، بے حیائی اور بے لگام شاعری کو شامل کیا۔ اسلام تو شروع سے ہی اپنی نسلوں کی تربیت کا حکم دیتا ہے۔ لیکن موسیقی کے بگاڑ نے نئی نسل کو تیزی سے بگڑنے کی جانب دوڑا رکھا ہے۔

اگر موسیقی کے موضوع پر حلال و حرام کو مدنظر رکھتے ہوئے مزید غور کریں تو موسیقی ایک ایسا موضوع ہے جس پر مختلف علماء، سکالرز اور مکتبہ فکر کے لوگوں کا اختلاف رہا ہے۔ کوئی اسے صریحاً حلال سمجھتا ہے جبکہ کوئی صریحاً حرام۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میری امت میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور راگ باجوں کو جائز قرار دیں گے۔ (بخاری)
ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ ''میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے مگر اس کے نام بدل بدل کر، ان کی مجلسیں راگ، باجوں اور گانے والی عورتوں سے گرم ہونگی۔ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور بعض کو بندر اور خنزیر بنا دے گا۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

اسی طرح ایک اور روایت میں آیا ہے کہ جب گانے والی عورتیں اور راگ باجوں کا ظہور ہوگا اور شرابیں کثرت سے پی جائیں گی اور اس امت کے لوگ پہلے زمانہ کے لوگوں پر طعن و تشنیع کرنے لگیں گے تو وہ ایسے عذابوں کا انتظار کریں گے جب سرخ آندھیاں، زلزلے، زمین میں دھنسنا، شکلوں کا بگڑنا، پتھروں کی بارش، اور ایسی نشانیاں جو پے در پے اس طرح آئیں گی جیسے پرانا بوسیدہ ہار جس کی لڑی ٹوٹ جائے اور دانے ایک ایک کر کے بکھر جائیں۔ (جامعہ ترمذی)
اب اگر اُن موقعوں کا ذکر کریں جہاں گانے بجانے سے منع نہیں کیا گیا۔ مثال کے طور پر جب آپ ﷺ کا قافلہ مدینہ پہنچا تو خواتین اور بچے خوشی کے اس موقع پر دف بجا کر اور میٹھے گیتوں سے استقبال کر رہے تھے۔ کیونکہ ان کے نزدیک خوشی کو دوبالا کرنے کے لیے مدھر آواز میں گیت گانے سے ایک سماں بندھ جاتا ہے۔ لیکن یہ دف مردوں کو بجانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ صرف چھوٹی بچیوں اور خواتین کے دف بجانے پر منع نہیں فرمایا۔
اس کے علاوہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ شادی والے گھر اور فوتگی والے گھر میں کچھ فرق ہونا چاہئے۔ یعنی شادی کے موقع پر گیت گانا یا ڈھول یا دف بجانا جائز ہے مگر تمام حدیں پار کرنے اور ناچنے کی اجازت ہرگز ہرگز نہیں۔ ایسا گانا جس سے یہ ظاہر ہو کہ اس گھر میں شادی یا خوشی کا سماں ہے جائز ہے۔ سوچنے کی بات یہ بھی ہے کہ کیا رسولِ پاک ﷺ کی سُنت یا احادیث سے کہیں بھی ثابت ہے کہ کسی بھی مرد کو کسی بھی قسم کا آلائے موسیقی بجانے یا پاس رکھنے کی بھی اجازت دی گئی ہو؟ وہ چاہئے دف ہی کیوں نہ ہو۔ اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے انبیاء اور خلفاء میں سے کسی نے کوئی آلائے موسیقی زیرِ استعمال رکھا۔ ہرگز نہیں۔

موجودہ دور میں گانے بجانے کی اہمیت ناجائز ہونے کے باوجود بہت بڑھ چکی ہے۔ جس چیز کا جہاں تک حکم ہے اگر اس کو اسی لحاظ سے اعتدال میں استعمال کیا جائے تو اچھی بات ہے۔ لیکن موسیقی کو پیشہ بنالینا اور اس کی مدد سے پیسے کمانا بالکل ناجائز ہے۔ ہم دوسرے ممالک کی کیا بات کریں، مسلمان ترقی یافتہ ممالک میں گانا بجانے کو انتہائی غلط معنوں میں لیا جا چکا ہے۔ جگہ جگہ موسیقی اور موسیقی کے آلات کو بجانے سکھانے کے ادارے قائم ہو چکے ہیں۔ جہاں ماہانہ فیس لے کر سکھایا جاتا ہے۔ اس لیے آج ہم کسی بھی سکول یا کالج چلے جائیں وہاں ۱۰ میں سے ۹ طالب علم موسیقی کے شوقین نظر آئیں گے۔ جبکہ ۱۰ میں سے ۵ طالب علم گٹار، پیانو وغیرہ کو بطور پیشہ ور سیکھ رہے ہوں گے۔ آج کل کے گانوں میں دھنیں زیادہ اور الفاظ کم ہوتے ہیں۔ جس کے باعث گانے کا تصور ہی بدل گیا ہے اور نئی نسل تیز اور اونچی دھنوں کی دلدادہ ہے۔

اس وقت موسیقی کو دنیا میں بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے۔ جسے ہر عمر کے افراد پسند کرتے ہیں۔ اور اس کی دھنوں کے ساتھ ناچتے ہیں۔ موسیقی کے شوقین ہر شادی بیاہ، دعوت پارٹی یا سفر وغیرہ میں اسے بہت شوق سے سنتے ہیں۔ ایک شمارے کے مطابق دنیا بھر میں موسیقی پسند کرنے والے 80 فیصد ہیں۔ جن میں سے موجودہ دور کی موسیقی کو پسند کرنے والوں کی تعداد آدھ سے بھی زیادہ ہے نوجوان نسل نئی موسیقی کی بے حد شوقین ہے ہر دوسرا بچہ بڑا موسیقار بننا

چاہتا ہے۔نہ صرف گانا گانا بلکہ موسیقی کے آلات بھی بجانا سیکھنا چاہتا ہے۔کیونکہ ہر طرف ٹیکنالوجی اور میڈیا کی طرف رجحان ہے۔اس لیے ہر فلم چاہے وہ مشرقی ہو یا مغربی ان موسیقی کے آلات پر دھن تیار کرنے میں مگن رہتے ہیں۔جس کے لئے کافی عرصہ پہلے سے تیاری شروع کردی جاتی ہیں۔یہاں تک کہ دُنیا میں سوائے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے کوئی ایک بھی ایساٹی وی چینل نہیں جس میں موسیقی کا سہارا نہ لیا جاتا ہو۔

خُدا ہم سب کو اچھا کرنے، اچھا کہنے اور اچھا سننے کی توفیق دے۔آمین

روحانی موسیقی ہر مذہب میں جزوعبادت شمار ہوتی ہے۔ایسی ہی موسیقی کو غذائے روح کہتے ہیں۔لیکن دنیا میں اچھی سے اچھی چیز کا غلط استعمال بھی ہوتا ہے۔سماع کے جائز اور ناجائز ہونے پر فقہا اور صوفیا نے بہت بحثیں کی ہیں لیکن بہترین جواب وہی ہے جو عارف رومی نے دیا ہے: سماع راست جائز اور سماع ناراست ناجائز۔سماع راست کے لیے دو شرائط ہیں: ایک یہ کہ سننے والا جذبات عالیہ رکھتا ہو اور ان کی پرورش کے لیے روحانی غذا کا طالب ہو اور دوسرے یہ کہ موسیقی اس انداز کی ہو جو سفلی اور حیوانی جذبات کو نہ ابھارے۔(تشبیہات رومی صفحہ ۱۲،۱۳)

ستارہ بروج اکبر

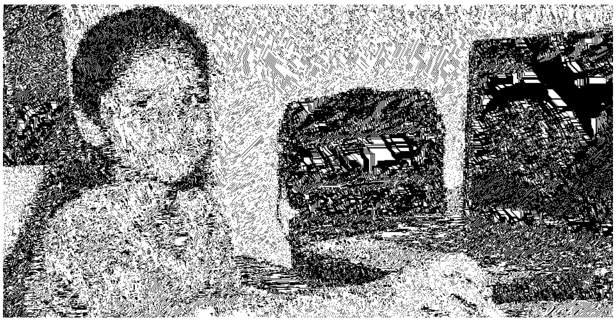

نو برس کی عمر میں اولیولز میں کیمسٹری کا امتحان پاس کرنے والی کم عمر ترین طالبہ کا اعزاز حاصل کیا۔اگلے برس وہ اولیولز بائیولوجی پاس کرنے والی کم عمر ترین پاکستانی طالبہ بن گئیں۔گیارہ برس کی عمر میں جب ستارہ بروج نے ریاضی، فزکس اور انگلش کا امتحان بھی پاس کر لیا تو وہ پانچ اولیولز پاس کرنے والی دنیا کیکم عمر ترین طالبہ بن چکی تھیں۔حیرت انگیز بات یہ ہے منفرد ریکارڈ بنانے والی ستارہ تیسری جماعت کے بعد کبھی اسکول نہیں گئیں۔اس سلسلے میں ستارہ نے بتایا ہے کہ جب میرے والدین کو اندازہ ہوا کہ میں اسکول کے رسمی ماحول میں تعلیم حاصل نہیں کرسکتی تو انہوں نے مجھے خود پڑھانے کا فیصلہ کیا۔یوں ستارہ کی زیادہ تر تعلیم باورچی خانے کے کاؤنٹر پر بیٹھے بیٹھے مکمل ہوئی جہاں ان کی والدہ کھانا پکانے کے ساتھ ساتھ انہیں پڑھاتی بھی تھیں۔ان دنوں ستارہ اپنے والدینکے ہمراہ شارجہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے مقیم ہیں۔دنیا کی بڑی بڑی یونیورسٹیاں ان کو کم عمری کی وجہ سے داخلہ دینے سے گریزاں ہیں۔

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے ادارہ پیشوا کا اتفاق ضروری نہیں ہے

باعثِ تحریر آنکہ..... دیوبندی علماءٔ کی سیاست اور تحریک پاکستان (طارق احمد مرزا۔ آسٹریلیا)

گزشتہ برس جن دنوں بھارت میں انتخابی مہم زوروں پہ تھی، یہ دلچسپ خبر پڑھنے کو ملی کہ دارالعلوم دیوبند نے ایک حکم نامہ جاری کیا ہے جس کے ذریعے لوک سبھا کے چناؤ کے دوران اس دارالعلوم میں سیاستدانوں کے داخلے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ لیکن اس خبر سے کہیں دلچسپ وہ مختصر مگر معنی خیز تبصرہ تھا جو اردو ہفت روزہ ''نئی دنیا'' (دہلی) نے اس ''حکم نامہ'' کے حوالہ سے ان الفاظ میں لکھا کہ:

''دلچسپ بات یہ ہے کہ دارالعلوم نے سیاست کے لیئے اپنے دروازے بند کر لیئے ہیں مگر دارالعلوم کے کتنے لوگ سیاست میں جا رہے ہیں، سیاسی سرگرمیوں کا حصہ بن رہے ہیں آخر یہ دوہرا پیمانہ کیوں؟ (ہفت روزہ ''نئی دنیا''۔ اشاعت 7 تا 13 اپریل 2014ء)

غالباً مبصر کو یہ یاد نہیں رہا ہوگا کہ علمائے دیوبند کے ان دوہرے پیمانوں نے تو حال ہی میں خود اس عظیم دینی درسگاہ کے اندر ایک منفی سیاست کو جنم دے کر اس کی شہرت اور وقار کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے کی بھی پرواہ نہیں کی، ایسی سیاست جس کا مقصد خاندانی ''وراثت'' کا بٹوارہ کرنا تھا اور اس مقصد کے لیئے درسگاہ کے اندر تالہ بندی، ناکہ بندی، اور طالبعلموں میں دھڑے بندیاں کرا کے انہیں آپس میں لڑوانے سے بھی گریز نہیں کیا تھا۔ چند برس قبل رونما ہونے والے ان واقعات کا نتیجہ کیا نکلا، مذکورہ جریدہ ہی اس کے بارہ میں لکھتا ہے:

''اب یہ (جمیعۃ العلماءٔ ہند۔ناقل) دو دھڑوں میں منقسم ہوگئی ہے۔ ایک پر مولانا سعد مدنی کے بھائی مولانا ارشد مدنی کا قبضہ ہے تو دوسرے پر ان کے بیٹے مولانا محمود مدنی کا تسلط ہے۔۔۔ان دونوں حضرات کے درمیان فی الحال تنظیم پر مکمل قبضہ کے لیئے قانونی جنگ جاری ہے۔''

(ہفت روزہ 'نئی دنیا'۔ اشاعت 17 تا 23 مارچ 2014ء صفحہ ۱۳)

دوہرے پیمانے رکھنے والے یہ چچا بھتیجا ایک دوسرے کی مخالفت میں یہاں تک بڑھ گئے ہیں کہ ان میں سے ایک نے اگر ہندوستانی مسلمانوں کو (اس وقت وزارت عظمیٰ کے امیدوار اور اب نومنتخب وزیراعظم) نریندرا مودی کو ووٹ نہ دینے کی تلقین کی تو دوسرے نے اپنے معتقدین کو مودی کی انتخابی مہم میں ممد و مددگار ہونے اور بی جے پی کو ووٹ ڈالنے کا حکم دے دیا!۔

لیکن واضح رہے کہ جمیعۃ العلمائے ہند کے یہ دہرے پیمانے جدید دور کی پیداوار ہیں۔ ان کے بزرگوں نے تو اس سے قبل سیاست میں ہمیشہ متفقہ مؤقف اختیار کیئے رکھا چنانچہ جب تحریک پاکستان کا آغاز ہوا تو ان ''علماءٔ ہم'' نے یک زبان ہو کر اس کی مخالفت کی تھی۔ اس کا اعتراف کرتے ہوئے مؤقر جریدہ رقم طراز ہے کہ:

''حقیقت یہ بھی ہے کہ جب مسلم لیگ نے محمد علی جناح کی قیادت میں پاکستان کا مطالبہ کیا تو جمیعۃ نے اس کی مخالفت کی۔ اس کے لیڈران مسلمانوں کے مسائل کا حل پاکستان کو نہیں مانتے تھے اور ایک متحدہ ہندوستان کی وکالت کرتے تھے حالانکہ اس دور میں پاکستان کی تحریک شباب پر تھی۔'' (ایضاً)

اور یہ کہ: ''جمیعۃ علماء ہند چونکہ تقسیم کی مخالف تھی اور نیشنلزم میں یقین رکھتی تھی لہٰذہ اس سے گہری وابستگی رکھنے والے بہت سے علماء (پاکستان۔ناقل) نہیں گئے'۔ ویسے بھی جمیعۃ اور کانگرس کے درمیان قربت اور یگانگت تھی۔''

(ہفت روزہ ''نئی دنیا''۔ اشاعت 17 تا 23 مارچ 2014ء صفحہ ۶)

جمیعت کے علماءٔ کا ''نیشنلزم'' کے علاوہ سیاسی نظریہ کیا تھا، اس کے بارہ میں اخبار لکھتا ہے کہ:

''اس کے لیڈران سیکولرازم میں یقین رکھتے ہیں اور ہندوستان میں مسلمانوں اور دوسری اقوام کے لوگوں کا ساتھ رہنا ایک معاہدے کی شکل میں مانتے ہیں۔ان کے مطابق ہندوستان ایک سیکولر اور جمہوری ملک ہے اس لیئے یہاں تمام اقوام ایک دوسرے کے ساتھ امن وامان کے ساتھ رہ سکتی ہیں۔جس طرح مدینہ منورہ میں مسلمان اور یہودیوں کے درمیان معاہدہ امن ہوا تھا اسی طرح ہندوستان کی صورتحال بھی ہے ۔''

(ہفت روزہ ''نئی دنیا''۔اشاعت 7 1 تا 23 مارچ 2014ء ۱۳)

اخبار نے البتہ یہ وضاحت نہیں کی کہ جمیعت کے لیڈران نے ہندوستانی سیکولرازم کے تانے بانے مدینہ میں قائم ہونے والی پہلی اسلامی حکومت سے کس طرح سے جاملائے ،اس کا بہرحال انتظار رہے گا۔!

وسیم راشد لکھتے ہیں کہ رمضان جیسے مبارک مہینے کے آخرعشرہ میں چچا اور بھتیجا (جمیعت علماء ہند کے دوگروپوں کے سربراہ چچا مولانا ارشد مدنی اور بھتیجا مولانا محمود مدنی) اپنی روایتی مسجد یعنی مدنی مسجد کو چھوڑ کر الگ الگ مسجدوں میں اعتکاف کررہے تھے۔آٹھ برس قبل جمیعت علماء ہند مظبوط تھی۔آٹھ سال قبل اس میں ایسی پھوٹ پڑی کہ چچا بھتیجے قیادت کی سیاست میں اُلجھ گئے۔اس پھوٹ کا جونتیجہ نکل سکتا تھا وہی نکلا۔مسلمانوں کی قیادت کرنے والی جمیعت مسلمانوں کے لیے بیکار ہوگئی،جب بھی کوئی مسلمانوں میں لیڈرشپ کے فقدان کی بات کرتا ہر طرف سے یہی جواب ملتا کہ جب جمیعت میں پھوٹ پڑسکتی ہے اور چچا بھتیجے ایک دوسرے کے مخالف ہوسکتے ہیں تو پھر اس قوم کی قیادت کون کرے گا؟مشہور محاورہ ہے''آپس کی پھوٹ جگت کی لوٹ''۔جماعت اسلامی ہند الگ اور جمیعت کے دونوں گروپ الگ الگ اپنی بات کہہ رہے ہیں۔مظبوطی تبھی آئے گی جب سب اسلامی تنظیمیں ایک ساتھ مل جائیں اور پھر سب مل کرلڑیں۔ (القرآن لائن ۱۰ اگست ۲۰۱۵ء)

مذہب اور مذہبی لوگ

مذہب بڑی سخت اور اور قابل قدر آزمائش ہے۔بالخصوص مسلمانوں کا مذہب۔جس طرح کے مذہبی لوگ میرے پیش نظر ہیں وہ اس درجہ کے بیوقوف ہوتے ہیں کہ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جب وہ اپنے اردگرد کے معمولی لوگوں کو دھوکہ نہیں دے سکتے تو وہ خدا کو کیونکر دھوکہ دیں گے جس کی صفارت کا ان کو علم ہے۔یقین ہو یا نہ ہو،ان کو یہ بھی نہیں معلوم کہ خدا نے اپنے سارے اختیارات ان بندوں کو ہمیشہ کے لیے منتقل کردیے ہیں جن کا وہ حق مارتے رہتے ہیں ایسے معاملات میں وہ خدا کے ہاں جتنی عرضیاں بھیجتے ہیں ،اللہ تعالیٰ ان سب کو پڑھے بغیر عدالت مجاز کو واپس کردیتا ہے۔

ان میں بعض ایسے معصوم بھی ملیں گے جو اس کوشش میں رہتے ہیں کہ خدا کو نہ سہی ان کے فرشتوں کو ہی دھوکہ دے کر کاربراری کرلیں جو ان کا اعمال نامہ مرتب کرنے کے لیے کاندھوں پر بٹھادیے گئے ہیں ان کا خیال ہے کہ آخرت میں پٹواری کے اندرجات کی بناپر مقدمہ جیت لیں گے۔ (رشید احمد صدیقی۔کلیات جگر)

RH CATERERS

Our Chefs are dedicated to creating Authentic Dishes.Our Menus offer a wide variety of dishes originating from all parts of the Indian & Pakistani. Sub Continent.We can offer a range of Catering Options such as a sit down Silver Service,a simple Buffet,Multi dish or Karahi Stand service.We are able to cater for any number of guests & our specialized MENUS can be accommodated in any Venue and any budget.A bespoke tailor made Menu can be made upon request.

The Complete Catering & wedding package consists of all the necessaries ensuring that you will have the most successful event:

Our Gold pakage includes

☆ Authentic Asian Catering
☆Welcome Drinks Reception (Exotic Fresh Juices)
☆Unlimited Soft Drinks & Juices Throughout the day
☆Cutlery Crockery & Glassware
☆Linen Tableclothes & Napkins
☆ Professional Uniformed Waitress Staff
☆Event Manager & Wedding coordinator
☆All Serving Utensils
☆Chefs ansite
☆Kitchen Staff & Porters
☆ CompletePeaceofmind

For further assistance please contact: Tel : 02036747909 Mob: 07792998973

2 london Road, SM4 5BQ;Morden,surrey.

www.peshwa.london

عظیم ہیرو بانیٔ پاکستان قائداعظم اور قرارداد پاکستان کے خالق؟

محی الدین عباسی لندن MBA
سینئر صحافی۔ تجزیہ کار
m.abbasi.uk@gmail.com

قائداعظم کی زندگی پر ایک نظر اور ان کے عظیم ساتھی سیاست دان اور قرارداد پاکستان کے خالق کا ذکر کروں گا۔ جنہوں نے پاکستان کی آزادی اور امت مسلمہ کے لئے حقیقی طور پر خلوص نیت کے ساتھ اپنے قائد کا بھرپور ساتھ دیا۔ علم والے لوگ وہ ہوتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی عبادتیں کرتے ہیں اور اس کے وعدوں پر یقین رکھتے ہیں اور وہ ہمیشہ ان کے ساتھ رہتا ہے جو کبھی اسکا دامن نہیں چھوڑتے ہر وقت اس کے ساتھ چمٹے رہتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ انہیں یہ گواہی دیتا ہے کہ میں بنی نوع انسان کی اصلاح اور خدمت کے لئے جو بھی نیک کام اور ارادے ہونگے انہیں ضرور پورا کروں گا۔ ان میں سے ایک تو ہمارے قومی ہیرو قائداعظم ہیں دوسروں کا ذکر آپ اس مضمون میں پڑھ لیں گے۔ قائداعظم نے 1929 میں دہلی میں آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں نہرو رپورٹ کے جواب میں 14 نکات پیش کئے جو کہ تحریکِ پاکستان میں سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس میں ایک علیحدہ مملکتِ ریاست کا ذکر قابل ستائش ہے 23 مارچ 1940ء میں قرارداد پاکستان لاہور پیش کی گئی جو مسلمانوں کے لئے ایک علیحدہ ریاست بنام پاکستان کی بنیاد ڈالی اور اس کے لئے مصروف عمل ہوگئے۔

یہ قرارداد پاکستان کس نے لکھی تھی؟ پاکستانیوں کو علم ہی نہیں کہ حصول آزادی میں **"قرارداد پاکستان"** کا کیا کردار تھا۔ آج اس پر سے بھی پردہ اٹھتا ہوں۔ اہل علم اور قائد کے ساتھیوں کو اس کا بخوبی علم ہے۔ البتہ ہماری نئی نسل کے لیے یہ ضروری ہے۔ اس ضمن میں سر محمد ظفراللہ خان صاحب فرماتے ہیں:۔ میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ لارڈ لینلتھ گو کے ۱۲ مارچ کے خط میں میرے جس نوٹ کا حوالہ دیا گیا ہے وہ اس حقیقت پر مبنی تھا کہ ہندوستان میں مسلمان ایک واضح طور پر علیحدہ قوم ہیں اور یہ کہ آئینی مسئلے کا واحد تسلی بخش اور قابل قبول حل یہ ہے کہ شمال مشرقی اور شمال مغربی علاقوں پر مشتمل فیڈریشن قائم کی جائے اور یہ بالکل وہی مطالبہ تھا جو کچھ دنوں بعد 23 مارچ 1940 کی مسلم لیگ کی قرارداد میں پیش کیا گیا۔ دوقومی نظریہ شمال مشرقی اور شمال مغربی فیڈریشن کے قیام کی سکیم میرے نوٹ میں تفصیل اور وضاحت سے پیش کی گئی ہے جو میرے ہم عصروں یا مجھ سے پہلے لوگوں میں سے کسی دستاویز یا بیان میں قطعاً نہیں ملتی۔ (بحوالہ پاکستان ٹائمز 13/02/1982) سر محمد ظفراللہ خان کا وہ نوٹ جو انہوں نے لارڈ لینلتھ گو کو بھجوایا تھا اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

"میرا یہ نوٹ ماہ فروری ۱۹۴۰ء کے آخری نصف میں تیار کیا گیا تھا تا کہ اسے سرکاری ڈاک والے تھیلے میں شامل کر دیا جائے جو لارڈ لینلتھ گو کے ۱۲ مارچ والے خط سے پہلے جانا تھا اس خط اور میرے نوٹ کے بغور مطالعہ سے یہ بات کسی شک وشبہ کے بغیر واضح ہوجاتی ہے کہ یہ نوٹ میں نے ذاتی طور پر پہل کر کے خود تیار کیا تھا اور میں اس کے مندرجات کے ہر حصے کا اکیلا ذمہ دار تھا"

(حوالہ پاکستان ٹائمز 13/02/1940)

چوہدری سر ظفراللہ خان صاحب نے یہ بات بھی واضح کی لارڈ لینلتھ گو نے 12 مارچ کو اپنے مضمون میں 1940 کے مکتوب بنامِ سیکرٹری آف سٹیٹ برائے انڈیا میں خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے۔ میرے نوٹ کی ایک کاپی پہلے ہی قائداعظم کو بھیج دی گئی تھی۔ جس نوٹ کی کاپی لارڈ لینلتھ گو نے قائداعظم کی خدمت میں بھجوائی تھی چند دن بعد وہی سکیم **"قرارداد پاکستان"** کی شکل میں مسلم لیگ کے اجلاس 23 مارچ 1940 میں پاس کی گئی ہے۔ "قرارداد پاکستان" کے مسودے کی وضاحت بیان کرنے کے بعد سر ظفراللہ خان صاحب اپنے عجز کا ان الفاظ میں اظہار کرتے ہیں:۔ "میں نے ہمیشہ بار بار زبانی اور تحریری طور پر اس حقیقت کو واضح کیا ہے کہ جہاں تک انسانی کوششوں کا تعلق ہے پاکستان صرف ایک شخص کی مخلصانہ اور بھرپور

کوششوں سے معرض وجود میں آیا اور وہ قائد اعظم محمد علی جناح تھے۔ انہوں نے اکیلے ہی دم توڑتی ہوئی آل انڈیا مسلم لیگ کو پھر سے زندہ کیا اور اسے ایک فعال اور مؤثر سیاسی تنظیم میں مربود کر دیا اور وہ اس کے مسلّم اور متحرک قائد تھے۔ ناقابل قبول نظر آنے والی مشکلات کے باوجود انہوں نے مقصد کو پا لیا جو انہوں نے اپنے سامنے رکھا تھا اور اگرچہ متعدد لوگوں نے وفاداری اور صدق کیساتھ ان کا ساتھ دیا تھا لیکن حصول پاکستان میں کامیابی کا کریڈٹ اکیلے محمد علی جناح کو جاتا ہے اس بارے میں کسی جہت سے شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں۔''
(حوالہ پاکستان ٹائمز 13/02/1982)

پھر 1946 میں انتخابات میں مسلم لیگ نے مسلمانوں کی بیشتر نشستوں پر کامیابی حاصل کی جسکی بناء قائد اعظم نے ایک علیحدہ ریاست پاکستان بنانے کے لئے عملی اقدامات میں مصروف ہوگئے اور دوسری طرف کانگریس کی کوششوں پر پانی پھر گیا لہٰذا ان دونوں کے اتحاد کی ناکامی کے بعد برطانیہ کو بھارت اور پاکستان کی آزادی کو تسلیم کرنا پڑا اور ہندو کانگریس بری طرح ناکام اور افسوس کرتی رہی۔ 1946 میں ہندوستان میں عبوری حکومت میں مسلم لیگ کی شمولیت میں درپیش مسائل ایک وقت میں اتنے گھمبیر ہوگئے کہ تحریک کی کامیابی بالکل مخدوش ہوگئی اس مشکل وقت میں جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ مرزا محمود احمد نے تین ہفتوں کے لئے دہلی میں قیام فرمایا اور ان درپیش مسائل میں ۲۴ ستمبر کو قائد اعظم سے انتہائی مخلصانہ اور دوستانہ ماحول میں ڈیڑھ گھنٹے تک ملاقات کی اور اس کی خبر اور رپورٹ پریس کی طرف سے اخبارات میں شائع ہوئی مزید برآں فروری 1947 تک صوبہ پنجاب کی پاکستان میں شمولیت مخدوش تھی کیونکہ وہاں یونینیسٹ حکومت قائم تھی جس سے مسلم لیگی اکابر کے مذاکرات ناکام ہو چکے تھے۔ اس نازک وقت میں بھی جماعت احمدیہ کے اس خلیفہ کی رہنمائی میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کوشش سے ملک خضر حیات نے ۲ مارچ کو استعفیٰ دیا اسطرح مسلم لیگ کا راستہ صاف ہوا جس پر قائد اعظم نے جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ کو شکریہ کا خط تحریر کیا جو ۲ مارچ ۱۹۴۷ میں لکھا گیا جو انگریزی میں تھا۔

علاوہ ازیں جناح لیگ اور شفیع لیگ میں الحاق کی کامیابی بھی جماعت احمدیہ کی کوشش کی ایک کڑی ہے چونکہ یہ دونوں لیگیں سائمن کمیشن کے مسئلے پر دو حصوں میں بٹ گئی تھی۔ انہیں کوششوں کے باعث پاکستان 14 اگست 1947 کو معرض وجود میں آیا۔ پاکستان کی پہلی کابینہ وزیر اعظم لیاقت علی خان کی سربراہی میں قائم ہوئی اور یہ مختصر وزارت تھی جن میں ابراہیم اسماعیل چندری گڑھ: ٹریڈ اینڈ انڈسٹری۔ ملک غلام محمد: خزانہ۔ سردار عبدالرب نشتر: ٹرانسپورٹ اینڈ کمیونیکیشن۔ راجہ غضنفر علی خان: فوڈ اینڈ ایگریکلچر۔ جگندر ناتھ مندل: لاء اینڈ لیبر۔ فضل الرحمان انٹیریئر اینڈ انفارمیشن اینڈ ایجوکیشن۔ اور پہلی نیشنل اسمبلی کے سپیکر جگن ناتھ تھے۔ اس کے علاوہ دو مسیحی فرقے سے تعلق رکھنے والی شخصیات ایک سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر کارنیلیس اور فارن آفس میں ایس ایم برق کو نامزد کیا گیا۔ برق صاحب نے جب کسی وجہ سے اپنا استعفیٰ قائد اعظم کو پیش کیا تو آپ نے نامنظور فرمایا اور انہیں فارن آفس میں انڈکٹ کیا۔ 1939 میں ہندوستان کی مرکزی اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے قائد اعظم نے فرمایا ''میں اپنی اور اپنی پارٹی کی طرف سے آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان کو ہدیۂ تبرک پیش کرنا چاہتا ہوں وہ مسلمان ہیں اور یوں کہنا چاہئے کہ گویا اپنے بیٹے کی تعریف کر رہا ہوں (بحوالہ قومی جدوجہد از ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی صفحہ ۲۱۸) جولائی ۱۹۴۷ میں پاکستان معرض وجود میں آنے سے پہلے پنجاب باؤنڈری کمیشن میں مسلم لیگ کا کیس لڑنے کے لئے قائد اعظم کی نگاہِ انتخاب ظفر اللہ خان صاحب پر پڑی۔ اس تقرری کے بارے میں مشہور صحافی سر محمد شفیع (م۔ش) نے لکھا: قائد اعظم نے چوہدری ظفر اللہ خان کو مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے کے لئے نامزد کیا تاکہ پارٹیشن کمیٹی (باؤنڈری کمیشن) کے سامنے پیش ہو۔ قائد اعظم معمولی انسان نہیں تھے وہ تاثرات کی بنا پر لوگوں کے متعلق رائے قائم کرنے کے عادی نہ تھے بلکہ تجربہ کی کسوٹی پر لوگوں کو پرکھا کرتے تھے انھوں نے بہت سوچ کے بعد ظفر اللہ خان کو مسلم لیگ کی نمائندگی کے لئے نامزد کیا تھا (بحوالہ نوائے وقت لاہور میگزین ۶ مارچ ۱۹۹۲)

اس ضمن میں ایک صحافی منیر احمد منیر لکھتے ہیں: جب ظفر اللہ خان

باؤنڈری کمیشن کا کیس پیش کر چکے تو قائداعظم نے انہیں شام کے کھانے کی دعوت دی اور انہیں معانقہ کا شرف بخشا جو قائداعظم کی طرف سے کرہء ارض پر بہت کم لوگوں کو نصیب ہوا اس کے بعد قائد نے کہا چوہدری ظفر اللہ میں تم سے بہت خوش ہوں اور تمہارا ممنون بھی جو کام تمہارے سپرد کیا گیا تھا تم نے اسے اعلیٰ قابلیت اور نہایت احسن طریق سے سرانجام دیا۔(بحوالہ کالم روزنامہ خبریں لاہور ۷ جون ۲۰۰۳)

اسکے بعد پاکستان بنتے ہی قائداعظم نے انہیں اقوام متحدہ میں نمائندگی دلوانے اور دیگر زیر بحث معاملات میں پاکستان کی آواز بلند کرنے کے لئے پہلے پاکستانی وفد کی سربراہی کے لئے مقرر کیا، اقوام متحدہ کے اس وفد نے توقع سے بڑھ کر کارکردگی دکھائی فلسطین کے مسئلے پر چوہدری صاحب نے جو تقریر کی وہ اقوام متحدہ میں سب سے لمبی اور بہترین تقریروں میں سے ایک ہے۔اس بارے میں قائداعظم نے امریکہ کے سفیر حسن اصفہانی کے نام ایک خط لکھا جس میں چوہدری صاحب کا ذکر تھا کہ وہ نیویارک سے واپس پہنچ گئے ہیں اور میری ان سے طویل گفتگو ہوئی ہے واقعی انہوں نے اپنا کام اقوام متحدہ میں عمدگی سے انجام دیا ہے۔(دونوں حوالے Z.H Zaidi صفحہ ۱۰۱ اور ۴۰۳ پر موجود ہیں) ابھی چوہدری صاحب اقوام متحدہ میں ہی مصروف تھے کہ قائداعظم نے سفیر امریکہ کو دوبارہ خط لکھا کہ چوہدری صاحب کو فوری واپس بھیج دیں چونکہ یہاں پر ان سے اہم کام ہم لینا چاہتے ہیں جیسا کہ قائد اعظم نے قیام پاکستان سے دس بارہ سال قبل سنٹر لیجسلیٹو اسمبلی کے بھی اجلاس میں یہ جملہ استعمال کیا ''ظفر اللہ خان میرا سیاسی بیٹا ہے'' چونکہ ہمارے ہاں ایسے اعلیٰ صلاحیت اور قابل شخص کی کمی ہے اور جب ہمیں مختلف مسائل کا واسطہ پڑتا ہے تو لامحولہ ہماری نظریں ان کی طرف اٹھتی ہیں۔(بحوالہ قائداعظم محمد علی جناح جلد ۶ پہلا ایڈیشن ۲۰۰۱ صفحہ ۱۶۵) اقوام متحدہ سے فوری واپسی کے بعد قائداعظم نے وزیراعظم لیاقت علی سے مشورے کے بعد ایک استقبالیہ تقریب منعقد کی جو ۲۵ دسمبر قائداعظم کی پیدائش کے دن رکھی گئی اس تقریب سے چند لمحے پہلے وزیراعظم نے چوہدری صاحب سے کہا کہ آج تمہیں حلف اٹھانا ہے پھر قائداعظم کی آمد پر وزیراعظم پاکستان نے چوہدری ظفر اللہ خان کو بائیں جانب والی نشست پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔قائداعظم نے بیٹھتے ہی حاضرین سے فرمایا کہ ظفر اللہ خان وزیر خارجہ کے منصب کا حلف لے گا اسطرح یہ پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ منتخب ہوئے 1948ء سے 1954ء تک بحیثیت وزیر خارجہ اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سالانہ اجلاس میں پاکستانی وفد کی قیادت کے فرائض سرانجام دیئے 1947ء میں اقوام متحدہ میں پہلی بار قضیہء فلسطین پر تقریر کی اور فلسطین کی آزادی کے لئے آواز اٹھائی جس سے عربوں اور امت مسلمہ میں پاکستان کی اہمیت بڑھی اس تقریر کے بعد تمام عرب ممالک کے نمائندگان نے چوہدری صاحب کو گھیر لیا اور مبارکباد دی۔

اسی طرح ۱۹۴۸ء میں کشمیر کے مسئلے پر قرارداد منظور کروائی جسکا آج تک ہمارے بڑے بڑے لیڈران اور کشمیری عوام کہتے آئے ہیں کہ اقوام متحدہ کی قرارداد کے مطابق کشمیریوں کو ان کا حق دیا جائے۔ستمبر ۱۹۶۲ء کو چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اقوام متحدہ کے صدر منتخب ہوئے جو امت مسلمہ اور پاکستان کے لئے ایک اعزاز ہے اور انہیں یہ بھی اعزاز حاصل رہا کہ قائداعظم کے کہنے پر ان کو برما کی جشن آزادی پر بطور نمائندہ پاکستان روانہ کیا اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ وہاں سے اقوام متحدہ کے لئے روانہ ہو جانا جس میں اہم مسئلہ قضیہء کشمیر کی پیروی کرنی ہوگی اسطرح یہ دوسری دفعہ اقوام متحدہ کے وفد کی پیروی کرنے گئے اور انہیں یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ جب 1948ء میں قائداعظم کی وفات ہوئی تو وزیراعظم نے سب سے پہلے ظفر اللہ خان صاحب کو اطلاع دی اور فرمایا اس امر کا فوری فیصلہ کرنا ہے کہ اب کسے گورنر جنرل بنایا جائے۔میرے ذہن میں ایک نام ہے خواجہ ناظم الدین کا جس پر چوہدری صاحب نے بھی ان کی حامی بھری کہ وہ قابل اعتماد اور اس پوسٹ کے لئے موزوں شخصیت ہیں۔اپنی ذاتی خوبیوں، وقار اور وجاہت کے ان کا تقرر مشرقی پاکستان کے لئے اطمینان کا موجب ہوگا ۔شہزادی عابدہ سلطانہ والیء ریاست بھوپال کی ولی عہد تھیں جب پاکستان بنا تو انہوں نے کئی ممالک میں سفارتی خدمات انجام دیں ان کے شوہر شہریار خان سیکرٹری خارجہ اور حالیہ چیئرمین پاکستان کرکٹ بورڈ ہیں۔وہ کہتی ہیں:۔

''میں سر ظفر اللہ خان کو ہمیشہ ان کی محبّ وطنی اور ان کی غیر معمولی صلاحیتوں کی بنأ پر یاد رکھوں گی۔ وہ با اصول تھے، اپنے مقاصد کے لئے وقف، مہربان زیرک، ان کا مطالعہ بے حد وسیع تھا اور ان میں ایک عجیب صلاحیت یہ تھی کہ وہ دو سیکنڈ کے اندر ایک پورا صفحہ پڑھ لیتے تھے جیسے وہ پڑھتے نہ ہوں۔ بلکہ ان کا دماغ صفحہ کی تصویر لے لیتا ہو۔ سب سے بڑی بات یہ کہ ظفر اللہ خان منکسر المزاج، ہمدرد، تیز فہم شخص تھے۔ میں پاکستان کے لئے باعث شرم سمجھتی ہوں کہ ان کے ذاتی عقائد کی بنأ پر ان کی عظیم خدمات پر پردہ ڈالا گیا۔ اس طرح ان کی خوبیوں کو قوم سے چھپایا گیا یہی عصبیت واحد نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان پروفیسر عبد السلام پر نازل ہوئی ۔

اب ہم بحث کریں گے آئندہ شمارے اور آخری حصہ میں کہ قائداعظم اسلامی نظریہ یا سیکولر کے حامی تھے یا نہیں۔

دشمن کو ظلم کی برچھی سے تم سینہ و دل برمانے دو
یہ درد رہے گا بن کے دوا تم صبر کرو وقت آنے دو

حقیقی پاکی

(مرسلہ انا ثمرین صاحبہ۔ نیو جرسی)

حقیقی پاکی تب حاصل ہوتی ہے جب انسان گندی زندگی سے توبہ کر کے ایک پاک زندگی کا خواہاں ہو اور اس کے حصول کے لیے صرف تین باتیں ضروری ہیں۔ ایک تدبیر اور مجاہدہ کہ کہ جہاں تک ممکن ہو گندی زندگی سے باہر آنے کی کوشش کرے۔ اور دوسری دعا کہ ہر وقت جنابِ الٰہی میں نالاں رہے۔ تا وہ گندی زندگی سے اپنے ہاتھ سے اس کو باہر نکالے اور ایک ایسی آگ اس میں پیدا کرے جو بدی کے خس و خاشاک کو بھسم کر دے اور ایک ایسی قوت عنایت کرے جو نفسانی جذبات پر غالب آجاوے۔ اور چاہیے کہ اسی طرح دُعا میں لگا رہے جب تک کہ وہ وقت آجاوے کہ ایک الٰہی نور اس کے دل پر نازل ہو۔ اور ایک ایسا چمکتا ہوا شعاع اس کے نفس پر گرے کہ تمام تاریکیوں کو دور کر دے اور اس کی کمزوریاں دور فرمائے اور اس میں پاک تبدیلی پیدا کرے۔ کیونکہ دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے۔ اگر مُردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے۔ اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں سے۔ اور اگر گندے پاک ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے۔ مگر دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے۔ تیسرا طریق صحبت کاملین اور صالحین ہے۔ کیونکہ ایک چراغ کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن ہو سکتا ہے۔ غرض یہ تین طریق ہی گناہوں سے نجات پانے کے ہیں۔ جن کے اجتماع سے آخر کار فضل شامل حال ہو جاتا ہے۔

(بحوالہ لیکچر سیالکوٹ از امام الزمانؑ صفحہ ۲۳۴ روحانی خزائن ۲۰)

ہومیو فزیشن محترم رانا محمد حسن صاحب کی کتاب ''**خزینۃ الشفاء**'' کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے۔ اس کتاب کے تین سو ستّر صفحات میں تقریباً تمام بیماریوں کا ہومیو پیتھک علاج بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح خواتین کیلئے ایک سو باون صفحات پر مشتمل کتاب '**امراض خواتین**' بھی شائع ہو چکی ہے۔ اس کتاب میں خواتین کے مخصوص امراض اور اُن کا ہومیو پیتھک علاج تجویز کیا گیا ہے۔ کتب کے حصول کیلئے فون کریں۔

Mob.07792998973　　Tel. 020.36747909

E-mail. peshwltd@gmail.com

صحبت صالحین

(مرسلہ شگفتہ شاہین صاحبہ۔لندن)

صَادَقْتَهُم قَوماً كَرَوثٍ ذِلَّة
فَجَعَلْتَهُم كَسَبِيكَةِ العِقْيَانِ

ترجمہ:اے رسول مقبول ﷺ آپؐ نے ان لوگوں کو گوبر کی طرح حقیر پایا اور (اپنی قوت فیض اور صالح صحبت سے) اُن کو سونے کی چمکتی ہوئی ڈلیوں کی طرح بنا دیا۔

امام الزماں فرماتے ہیں کہ یہ فضل اور برکت صحبت میں رہنے سے ملتی ہے۔رسول اللہ ﷺ کے پاس صحابہ بیٹھے آخر نتیجہ یہ ہوا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ **اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي اَصحَابِي**۔گویا صحابہ خدا کا روپ ہو گئے یہ درجہ ممکن نہ تھا کہ ان کو ملتا اگر دور ہی بیٹھے رہتے۔یہ بہت ضروری مسئلہ ہے خدا کا قرب بندگان خدا کا قرب ہے اور خدا تعالیٰ کا ارشاد **کونوا مع الصادقین .(ترجمہ مکمل آیت :**(اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ)(التوبہ:۱۱۹) اس پر شاہد ہے۔(ملفوظات جلد اوّل)

حضرت موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نیک ساتھی اور بُرے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا، کستوری والا آپ کو مفت میں کستوری مہیا کرے گا یا آپ اس سے کستوری خرید لیں گے ورنہ کم از کم اس کی مہک ہی سونگھ لیں گے۔اور بھٹی جھونکنے والا آپ کے کپڑے جلا ڈالے گا یا پھر کم از کم اس کا بدبودار دھواں تو ضرور تمہارے حصہ میں ہوگا۔(صحیح مسلم)

حضرت شیخ سعدیؒ ایک حکایت میں فرماتے ہیں کہ ''ایک روز ایک حمام میں مجھے کچھ مٹی پیش کی گئی۔اس مٹی سے گلاب کے پھولوں کی سی خوشبو آ رہی تھی۔مَیں نے مٹی سے پوچھا تو مُشک ہے یا عنبر تو مٹی نے جواب دیا میں پھولوں کی ہمسائیگی میں رہی ہوں۔''

ترجمہ: میرے ہم نشینوں نے مجھ پر اثر کر دیا وگرنہ مَیں تو وہی مٹی کی مٹی ہی ہوں۔ ایک مشہور مثل ہے کہ

صحبت	صالح	ترا	صالح کند
صحبت	طالح	ترا	طالح کند

امام الزماں اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ ''اگر کوئی شخص ہر روز کنجریوں کے ہاں جاتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ کیا میں زنا کرتا ہوں؟ اُس سے کہنا چاہیے کہ ہاں تُو کرے گا اور وہ ایک نہ ایک دن اس میں مبتلا ہو جاوے گا۔کیونکہ صحبت میں تاثیر ہوتی ہے۔اسی طرح پر جو شخص شراب خانہ میں جاتا ہے خواہ وہ کتنا ہی پرہیز کرے اور کہے کہ میں نہیں پیتا ہوں لیکن ایک دن آئے گا کہ وہ ضرور پیئے گا پس اس سے کبھی بے خبر نہیں رہنا چاہیے کہ صحبت میں بہت بڑی تاثیر ہے۔'' (ملفوظات جلد ششم)

پھر فرماتے ہیں کہ ''انسان کو ہلاک کرنے والی چیزوں میں سے ایک بد صحبت بھی ہے۔دیکھو ابو جہل خود تو ہلاک ہوا مگر اور بھی بہت سے لوگوں کو لے مرا جو اُس کے پاس جا کر بیٹھا کرتے تھے۔اس کی صحبت اور مجلس میں بجز استہزاء اور ہنسی ٹھٹھے کے اور ذکر ہی نہ تھا۔'' (ملفوظات جلد اوّل)

یقینی طور پر صحبت صالحین اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے ،تقویٰ تزکیہ، اصلاح نفس ،اور قرب الٰہی حاصل کرنے کا اعلیٰ ترین ذریعہ ہے۔

حضرت امام زین العابدین فرماتے ہیں کہ صالح افراد کی صحبت انسان کو اصلاح کی دعوت دیتی ہے۔(اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۲۰)

A man is known by the company he keeps

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:۔

''جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور وہاں ذکر الٰہی نہیں کرتے وہ اپنی اس مجلس کو قیامت کے روز حسرت سے دیکھیں گے۔''

(مسند احمد باقی مسند المکثرین من الصحابۃ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ:۔

''جب کچھ لوگ اکٹھے ہوں اور بغیر اللہ کا ذکر کیے الگ ہو جائیں تو ضرور اُن کا حال ایسا ہی ہے گویا وہ مُردہ گدھے کے پاس سے واپس آرہے ہیں اور اُن کی مجلس اُن کے لئے افسوسناک بات بن جائے گی۔'' (مسند احمد باقی مسند المکثرین باقی مسند السابق)

عصر حاضر میں نام نہاد علماء منبر رسول ﷺ کو اپنی حسرتوں اور ناپاک خواہشوں کو پورا کرنے کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ مذہبی منافرت اور فقہی متنازعہ امور پر پر جوش تقاریر کر کے مسلمانوں کے مابین الفت کی بجائے نفرت پیدا کرتے ہیں ایسی مجالس سے ایک مومن کو دور رہنا چاہیے۔

اب یہ سوال کہ ایک بندہ مومن کو کس قسم کے علماء کی صحبت اختیار کرنی چاہیے اس کے متعلق بھی رسول اللہ ﷺ کا مبارک ارشاد موجود ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کسی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ ہم نشیں کیسے ہوں؟ کن لوگوں کی مجالس میں ہم بیٹھیں؟ اس پر آپ ؐ نے فرمایا:۔''ان لوگوں کی مجلس میں بیٹھو جن کو دیکھ کر تمہیں خدا یاد آئے اور جن کی گفتگو سے تمہارا دینی علم بڑھے اور جن کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔'' (ترغیب)

رسول خدا ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ''ہر عالم کے پاس نہ بیٹھو مگر اس عالم کے پاس جو تمہیں ریا سے روکے اور اخلاص کی طرف لے جائے۔'' (بحار الانوار جلد ا صفحہ ۲۰۵)

حضرت امام حسینؓ فرماتے ہیں کہ:۔

''جو شخص ہمارے پاس آتا ہے ایک خصلت کو ان چار خصلتوں سے ضرور حاصل کرتا ہے۔ ا۔ سننا آیت محکمہ کا جو واضح الدلالت ہو ۲۔ قضیہ عادلہ (یعنی آیت قرآن کی تفسیر) برادری کرنا مومنوں سے ۴۔ مجالست عالموں کے پاس۔'' (بحوالہ بحار الانوار جلد ا صفحہ ۳۷ باب ۳)

بیان کردہ احادیث مبارکہ اور قول حضرت امام حسینؓ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسے بزرگوں کی صحبت اختیار کرنا چاہیے جو اہل اللہ ہوں، جن کے قول و فعل میں تضاد نہ ہو، جو دین سکھائیں ایسا دین جو روحانی ترقی کا باعث بنے اور ایسا عالم ہو جو ریاکاری سے اللہ کے فضل سے روکنے کی صلاحیت رکھتا ہو اور انتہائی مخلص ہو۔

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز   کبوتر با کبوتر باز با باز

مولانا رومؒ فرماتے ہیں کہ ہر جنس اپنے ہم جنس کے ساتھ پرواز کرتی ہے، کبوتر کبوتروں کے ساتھ اور باز بازوں کے ساتھ ہی پرواز کرتا ہے۔ (اسی طرح نیک نیک کی اور برا برے کی صحبت میں خوش ہوتا ہے)

حضرت حاطم اصمؒ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہو کر نصیحت کا طالب ہوا۔ آپؒ نے اسے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ''خداوند قدوس کی یاد، کراما کاتبین کی ہمراہی، دنیا کا فانی ہونا، قرآن کریم کی تلاوت، عبادت اور موت اگر تجھے پسند نہیں تو دوزخ تیرے واسطے کافی ہے۔'' (تذکرۃ الاولیاء الجز الاول صفحہ ۲۲۴)

ایسے عالم کی صحبت اختیار کرنا چاہیے جس کی طرف فرازؔ نے اشارہ کیا ہے

سنا ہے اس کے شبستاں سے متصل ہے بہشت
مکیں اُدھر کے بھی جلوے اِدھر کے دیکھتے ہیں

امام حسینؓ فرماتے ہیں کہ ''برے لوگوں کے ساتھ نہ پھرا کرو کیونکہ وہ تمہارا تعارف بن جاتے ہیں۔'' اللہ تعالیٰ ہم سب کو بُرے عالموں اور برے لوگوں کی صحبت سے متنفر کر دے اور ان بزرگوں کی صحبت نصیب کرے جنہیں دیکھ کر خدا یاد آئے۔ آمین۔

مقدس آیات قرآن کریم واحادیث نبوی ﷺ آپ کی دینی معلومات میں اضافے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہٰذا جن صفحات پر مقدس آیات واحادیث مبارکہ درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔ (شکریہ)

آوارگانِ دشتِ کار (قسط 3)

جہاں عصرِ حاضر کے مسلمانوں کی حالتِ زار دیکھ کر ہر اُس مسلمان کا دِل خُون کے آنسو رو رہا ہے جس کے بدن میں اللہ اور اُس کے رسول کی محبت خُون کی طرح دوڑ رہی ہے وہاں علماء سُوء جو اُمّت مسلمہ کو اِس نہایت دردناک صورت حال سے دوچار کرنے والے ہیں نہایت ڈھٹائی اور بے شرمی کے ساتھ اصلاحِ اُمّت کے نام پر فرقہ بازی اور تکفیر بازی کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں، اللہ اور رسول ﷺ کے نام پر خُون کی ہولی کھیل رہے ہیں۔ اِن اسلام کے جھوٹے ٹھیکیداروں کی بے لگام تحریروں اور تقریروں نے جہاں کلمہ طیّبہ پڑھنے والوں کو کُفر کی بھٹی میں جھونک دیا ہے وہیں ایک دوسرے کے خُون کے پیاسے بھی بنا دیا ہے۔ کل تک یہ فرقہ بازی کے مقابلے مولانا لوگ اپنی اپنی مسجدوں میں کیا کرتے تھے یا موٹی موٹی کتابیں تحریر کی جاتی تھیں جو کُفر کے فتووں، بُرے الفاظ اور اخلاقی گراوٹ کا شاہکار ہوتی تھیں۔ اب یہ کارِ گناہ اسلام کے نام پر بنائے جانے والے ٹی وی چینلز پر بھی ہو رہا ہے۔ آوارگانِ دشتِ خار میں ذکر ہوگا ان نام نہاد مولویوں کا جو اُمتِ مسلمہ کو گُھن کی طرح کھا رہے ہیں۔ جو جُبے اور دستار میں ملبوس عالموں کے بھیس میں عامتہ الناس کو گُمراہ کر رہے ہیں کبھی فرقوں کے نام پر، کبھی عقیدوں کے نام پر اور کبھی سیاست کے نام پر۔ اور آوارگانِ دشتِ خار میں ذکر ہوگا اُن مذہبی جنونیوں کا جو اپنی پسند کا اسلام نافذ کرنا چاہتے ہیں تا کہ انسانوں کی گردنیں مذہب کے نام پر کاٹی جا سکیں۔ آوارگانِ دشتِ خار لکھنے کا مقصد اُن عوامل اور مذہبی جنونیوں کے چہرے سے نقاب اُٹھانا ہے جنکی تفسیروں اور تقریروں نے اُمّتِ مسلمہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے اور جن کی تفرقہ بازیوں نے کلمہ گو مسلمانوں کی اخوت کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ آوارگانِ دشتِ خار میں ذکر ہوگا اُن نام نہاد علماء کا، پیروں کا اور اُن نام کے مسلمانوں کا جو بددیانتی اور ناانصافی کرتے ہیں اور دم بھرتے ہیں اسلام کا۔ آوارگانِ دشتِ خار لکھنے کا مقصد قطعاً کسی کا دل دکھانا مقصود نہیں ہے، صرف اور صرف اصلاح احوال کے لیے کوشش کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید فرقان حمید میں فرماتا ہے:۔

ترجمہ: یقیناً وہ لوگ جنہوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو فتنہ میں ڈالا پھر توبہ نہیں کی تو اُن کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور اُن کے لیے آگ کا عذاب (مقدر) ہے۔

(سورۃ البروج آیت ۱۱)

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ: ''قیامت کے روز عالم کو لایا جائے گا، اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا اس کی آنتیں نکل پڑیں گی وہ اُن کے لئے اس طرح گھومے گا جس طرح گدھا چکی کے ساتھ گھومتا ہے، دوزخ والے اسکے ساتھ گھومیں گے اور کہیں گے: تجھے عذاب کیوں دیا گیا؟ وہ کہے گا میں بھلائی کا حکم دیتا تھا اور خود عمل نہ کرتا تھا، برائی سے روکتا تھا اور خود برائی میں مبتلا تھا۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

دو کم سن مظلوم بچے

بریڈفورڈ کے علاقے ویسٹ باؤلنگ کے علاقے میں قائم نور القرآن مسجد میں قرآن پڑھانے پر مامور ۳۱ سالہ حافظ یاسر نے پر قرآن پڑھنے مسجد آنے والے دو کم عمر بچوں جن کی عمریں نو اور بارہ سال ہیں کو مبینہ طور جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا ہے۔ نو سالہ بچے کو ۵ مرتبہ جنوری ۲۰۱۴ء تا فروری ۲۰۱۵ء کے دوران جنسی زیادتی کا نشانہ بنایا گیا۔ بچے نے ماں کو جب مبینہ زیادتی کے متعلق بتایا تو اس نے دیگر ماؤں کو بھی آگاہ کیا تو مزید کیس سامنے آ گئے۔ کراؤن کورٹ میں کیس زیرِ سماعت ہے۔ یاد رہے بریڈفورڈ میں ۱۲۰ مساجد ہیں جہاں قرآن پاک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اکثر حفاظ کو پاکستان سے بلایا جاتا ہے جو انگریزی زبان سے بھی نابلد ہوتے ہیں۔ (بشکریہ جنگ لندن ۲۶ اگست ۲۰۱۵ء)

مولوی کی شر انگیزی پر گرفتاری

جمیعت علماء اسلام ف کے سابق رکن صوبائی اسمبلی مولوی کفایت اللہ کو چینیوٹ میں اشتعال انگیز تقریر کرنے پر پولیس نے گرفتار کر لیا۔ انہوں نے حکومت اور عسکری اداروں پر کڑی تنقید کی تھی۔ دنیا نیوز کے مطابق مولوی صاحب نے احمدیوں کو واجب القتل بھی قرار دیا تھا۔

(امت ۱۱ ستمبر ۲۰۱۵ء۔ دنیا نیوز۔ اردو پوائنٹ ۱۰ ستمبر و دیگر تمام اخبارات)

مولوی ملک اسحاق کا قتل

کالعدم لشکر جھنگوی اور اہل سنت والجماعت (ملک اسحاق گروپ) کے سربراہ ملک اسحاق اوران کے تیرہ ساتھیوں کو جنوبی پنجاب کے ضلع مظفرگڑھ میں شاہ والا جنگل کے قریب پولیس مقابلہ میں ہلاک ہوگیا۔ یادرہے اس شخص نے عدالت میں ایک سودوافراد کوقتل کرنے کا اقرار کیا تھا۔

اس مولوی کے قتل ہونے کے چندروز بعداس کے ساتھیوں نے اپنے لیڈر کا بدلہ لیتے ہوئے خانزادہ شجاع صوبائی وزیر داخلہ سمیت بیس افرادکوقتل کردیاہے۔

دومولویوں کی خرمستیاں

مولوی سراج الحق امیر جماعت اسلامی کہتے ہیں:۔

”فضل الرحمان کی سیاست ایسی ہے جیسے کھودا پہاڑ نکلا چوہا۔“

مولانا فضل الرحمان نے ۵ اگست کو پارلیمنٹ میں خطاب کرتے ہوئے عمران خان کے بارے میں کہا کہ:۔

”ان کی غلاضت کی داستانیں لاس اینجلس سے ڈی چوک تک بکھری پڑی ہیں۔“ (۶ اگست ۲۰۱۵ء روزنامہ جنگ لندن)

مفتیءاعظم ہند کے چارفتوے

مفتیءاعظم ہند مصطفیٰ رضا قادری کہتے ہیں:۔

1۔”وہابی مسلمان نہیں۔ مسلمان کو کافر کہنا بہت سخت شدید جرم عظیم ہے۔ خود اپنے اوپر بے وجہ کی تکفیرعود کرتی ہے۔“

یادرہے وہابی خود کومسلمان کہتے ہیں اور سعودی عرب میں بسنے والی اکثریت وہابی مسلمانوں کی ہے۔

2۔ انجکشن گوشت میں لگوایا جائے خواہ رگ میں کسی بھی صورت میں اسکی دوائیں معدہ تک منفذ کے ذریعہ نہیں پہونچتی ہیں بلکہ مسامات کے ذریعہ پہونچتی ہیں، اس لیے روزہ فاسد نہیں ہوگا۔ (ٹیکا کرانے کے لیے بیمار ہونا ضروری ہے، اور بیمار کے لیے روزہ جائز نہیں) جیسے ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے میں اس کی تری مسامات کے ذریعہ بسا اوقات معدہ تک پہنچ جاتی ہے اور روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے۔ آنکھوں میں دوا ڈالنے، سرمہ لگانے سے اس کا ذائقہ حلق میں محسوس اور رنگت تھوک میں دکھائی دے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

3۔ گراموفون آلات لہو ولعب سے ایک آلہ ہے۔ اور نعت شریف اللہ و رسول کا ذکر جل جلالہ وﷺ۔ پھر رکارڈ کے مصالحہ میں اسپرٹ ہوتی ہے، اسپرٹ شراب ہے۔ گراموفون سے ہرگز کچھ نہ سنیں خصوصاً اذکار خدا و مصطفیٰ اعز شانہ وعلیہ التحیۃ۔

4۔ جاندار کو فوٹو کھینچنا اور کھینچوانا حرام ہے۔

(الفتاویٰ مصطفویہ از مفتی ہند مصطفیٰ رضا قادری۔ صفحہ ۱۰، ۱۰ امسئلہ ۸، ۴۴۰، ۴۴۹)

مولوی کی رائے نامنظور

مولوی اونٹ پہ جائے ہمیں منظور مگر
مولوی کار چلائے ہمیں منظور نہیں
وہ نمازیں تو پڑھائے ہمیں منظور مگر
پارلیمنٹ میں آئے ہمیں منظور نہیں
حلوہ خیرات کا کھائے تو ہمارا جی خوش
حلوہ خود گھر میں پکائے ، ہمیں منظور نہیں
علم و اقبال و رہائش ہو کہ خواہش کوئی
وہ بھی ہم سا نظر آئے ہمیں منظور نہیں
احترام آپ کا واجب ہے مگر مولانا
حضرت والا کی رائے ہمیں منظور نہیں
(سیّد ضمیر جعفری)

یہ ظاہر کا سب زہد و تقویٰ ہے حسرتؔ
حقیقت میں یاروں کا ہے یار واعظ

تفسیر نعیمی سے دو فتوے

1۔ مفتی احمد یار خان نعیمی، تفسیر نعیمی میں لکھتے ہیں:۔

''دین عیسوی میں بہت نرمی تھی کہ شراب اور سور بھی حلال تھے۔''

(تفسیر نعیمی جلد اول صفحہ ۶۹) (حوالہ نہیں دیا۔ ان کے اس فتوے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے صحابہ اور دوسرے مومنین نہ صرف خنزیر کا گوشت کھاتے تھے بلکہ شراب بھی پیتے تھے۔ جبکہ عصر حاضر میں بے شمار عیسائی فرقے شراب اور خنزیر کے گوشت کو حرام سمجھتے ہیں۔ تورات کے مطابق خنزیر کو چھونا بھی حرام ہے اور صاف لکھا ہے کہ اس کی حرمت ابدی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں ''تم اپنے موتی خنزیروں کے آگے مت پھینکو۔'' اس فقرے میں خنزیر پلید ثابت ہوتا ہے)

2۔ ''نبیوں کا راستہ صراط مستقیم ہے اور کوئی نبی کسی نبی کا امتی نہیں ہوا لہذا امتی نہ بننا سنت انبیاء ہے۔'' (صفحہ ۶۹، ۷۰ تفسیر نعیمی جلد اول)

(کیا حضرت ہارونؑ، حضرت موسیٰؑ کے امتی نبی نہیں تھے؟ اور کیا حضرت عیسیٰؑ تک آنے والے انبیاء کرام امتی نبی نہیں تھے؟ کیا یہ انبیاء کرام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے تابع نہ تھے؟ اور کیا رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والا امتی نبی نہیں ہے؟ کیا اس کے لیے شریعت محمدیہ پر عمل ضروری نہیں ہے)

مولوی کا سفید جھوٹ

پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا اور اس میں تمام مذہبی اقلیتوں اور گروپوں کو یکساں حقوق حاصل ہیں۔ پاکستان میں بسنے والے تمام مذاہب کے لوگ پاکستانی ہیں۔

(پیر عتیق الرحمان گدی نشین و علماء جموں و کشمیر کے صدر جنگ لندن ۱۲۷ اگست ۲۰۱۵ء)

(کیا پاکستان میں ہندو، عیسائی یا سکھ پاکستانی صدر یا وزیر اعظم یا آرمی چیف بن سکتا ہے۔ کیا آئین پاکستان میں غیر مساوی قوانین کا خاتمہ کر دیا گیا ہے؟ پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا تو اسلام کے نام پر خون کیوں بہہ رہا ہے؟ یقیناً کسی بڑے گناہ نے پاکستانیوں کو اسلام سے دور کر دیا ہے۔ اسلام سے مراد امن و سلامتی ہے۔ پاکستان میں ہر قسم کی برائیاں بڑھ رہی ہیں اور اسلام دور سے دور ہوتا چلا جا رہا ہے۔)

موٹے مولوی اور تھانیدار

مولوی اور تھانیدار موٹے اور سیاستدان خوشحال نہ ہوں تو سمجھو یہ اپنے پیشے سے مخلص نہیں۔ (اعمال نامہ از ارشاد بھٹی ۲۷/۱۲ اگست جنگ لندن)

مولوی دو پلازا

نہ مطرب، نہ مے، نہ کوئی نے نوازا
''پلازہ'' ہے اور ''مُلّاء دو پلازا''
تُو ہی اب بتا اے مرے کارسازا
کہاں جائے مجھ سا ترا بے نمازا
یہ دو دن میں دنیا کو ''کی'' ہو گیا ہے
کہ ہر آدمی ''مولوی'' ہو گیا ہے
زرو سیم و دام ودرم بِک رہے ہیں
حریر و کُلاہ و علم بِک رہے ہیں
ہوا وہوس کے صنم بِک رہے ہیں
حرم میں، خُدا کی قسم بِک رہے ہیں

(سیّد ضمیر جعفری)

ضروری اعلان

آوارگانِ دشتِ خار لکھنے کا مقصد کسی کی دِل آزاری کرنا قطعاً مقصود نہیں ہے۔ صرف اصلاح احوال کی غرض سے مولویوں کی تحریریں، اہم خبریں اور دانش وروں کے اقتباسات حوالہ کے ساتھ بغیر کسی خاص ترتیب کے مستقل طور پر شائع کیے جاتے ہیں۔ ایڈیٹر

ہومیو پیتھک نُسخہ جات

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ گردے کا بطن اس کی جان ہے اگر اس میں سوزش ہو جائے تو مریض کو شدید تکلیف ہوتی ہے اس کا علاج جلے ہوئے پانی (اُبلے ہوئے پانی) اور شہد سے کیا جائے۔ (پانی کو اچھی طرح اُبال کر ٹھنڈا کر لیں، خالص شہد ملا کر پینا گردے کی سوزش کو دور کرتا ہے)

لیکوریا LEUCORRHOEA

علاماتِ مرض:

اس مرض کو سیلان الرحم کہتے ہیں۔ عام زبان میں پانی آنا بھی کہا جاتا ہے۔ اس مرض میں خواتین کی اندامِ نہانی سے سفید دودھ جیسے رنگ کی یا زرد یا سبز رطوبت نکلتی ہے۔ یہ رطوبت کبھی پتلی کبھی گاڑھی نکلتی ہے۔ کبھی کبھی چھیچھڑے بھی نکلا کرتے ہیں۔ اندام نہانی سے نکلنے والی یہ رطوبت بدبودار اور بے بو بھی ہوتی ہے۔

اس مرض میں کمر میں درد اور پیڑو میں بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ شدید مرض میں صحت بہت بگڑ جاتی ہے شدید کمزوری اور طبیعت سُست ہوتی ہے، چہرہ پیلا پڑ جاتا ہے، ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے، ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں، ایامِ ماہواری میں بے قاعدگی ہو جاتی ہے، معمولی مشقت سے بھی دم چڑھتا ہے اور دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔

اس مرض کے اسباب میں بکثرت حیض کا خُون آنا، لمبا عرصہ تک بچے کو دودھ پلانا، رحم کا ٹلنا اور ورم رحم (Metritis) وغیرہ ہیں۔ سوزاک، آتشک اور نقرس وغیرہ بھی اس کے اسباب ہو سکتے ہیں۔ یہ مرض عام طور پر گنجان شہروں میں رہنے والی اُن خواتین کو لاحق ہوتا ہے جو مرغن کھانے کھاتی ہیں اور عیاشانہ زندگی گزارتی ہیں۔ انگشت زنی بھی اس مرض میں مبتلا ہونے کی ایک بڑی وجہ ہے۔ کثرت مجامعت اور اندام نہانی کی خارش بھی اس مرض میں مبتلا ہونے کی وجہ ہوتی ہے۔ اندام نہانی میں کوئی خراش دار چیز داخل کرنا بھی اس بیماری کو دعوت دینا ہے۔ عام طور ایسی خواتین اس مرض کا شکار ہوتی ہیں جو صفائی کا خیال نہیں رکھتیں، طہارت نہیں کرتیں، میلی کچیلی رہتی ہیں۔ ناخن بڑے رکھنا اور زیر ناف بال نہ لینا بھی اس مرض کے اسباب میں شامل ہیں۔

ہومیو پیتھک علاج:

ایسا لیکوریا جس میں غیر معمولی بدبو اور تعفن پایا جائے جس سے پتہ چلے یہ عام لیکوریا نہیں بلکہ گہری بیماری کا پیش خیمہ ہے۔ Argentum Met. 200 اگر لیکوریا گہرے زرد رنگ کا گاڑھا اور لیس دار ہو۔ Aesculus 30

سوزش پیدا کرنے والے لیکوریا کے لیے جس میں خارش بھی ہو۔ Natrum Mur اگر لیکوریا کاٹنے اور چھیلنے والا ہو اور تیزابیت بھی پائی جائے۔ حیض سے پہلے انڈے کی سفیدی جیسا لیکوریا خارج ہو۔ Phosphorus (مریضہ کو رونے کی رغبت ہوتی ہے)

لیکوریا بہت زیادہ آئے، سخت بدبودار ہو، کپڑوں کو زردی مائل سبز داغ لگانے والا ہو اور ان داغوں کو دھو کر دور کرنا بھی مشکل ہو۔ Pulex 30۔ اگر لیکوریا میں سفید مادہ نکلتا ہو۔ Sepia (قبض کے ساتھ پتلا پانی کی طرح، خراشدار کھا جانے والا، زرد یا سُرخی مائل سبز لیکوریا اور ساتھ فرج میں گرمی اور خارش بھی ہوتی ہے۔ چہرے پر زرد پھیکے نشان، کمزوری محسوس ہوتی ہے، مزاج میں جھنجھلاہٹ ہوتی ہے، خواتین، میاں سے دور رہنا چاہتی ہیں)

ایسے لیکوریا کے لیے جو رات کو زیادہ ہو جاتا ہو، چھیلنے والا مواد

خارج ہو اور صبح کے وقت متلی کا رجحان ہو۔ Mercurius Sol.200 (پیشاب کرنے کے بعد خارش اور جلن بھی ہوتی ہے جسے ٹھنڈے پانی سے دھونے سے آرام آتا ہے)

لیکوریا کے پرانے کیسوں میں جس کے ساتھ بانجھ پن بھی ہو اور پیٹ کے نچلے حصہ میں شدید درد ہو۔ اشوکا جونو سیا مدر ٹنکچر

لیکوریا انڈے کی طرح سفید ہو۔ کلکیر یا فاس ۱۶ ایکس یا ۳۰

اگر حیض کے بعد لیکوریا بہت بڑھ جائے جو چھیلنے والا اور سخت بدبودار ہو نیز جنسی خواہشات بہت بڑھ جائیں تو Sabina 30 نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔

عورتوں کو دائمی لیکوریا ہو جس کی وجہ سے دائمی بانجھ پن ہو (ایسی عورتوں کو جاری رہنے والا لیکوریا ہوتا ہے) اور مریضہ کا مزاج ٹھنڈا ہو تو Natrum Carb نہایت مفید ہے۔

سبزی مائل لیکوریا اور خواتین کے اندرونی اعضاء میں خارش اور سوزش کے لیے Medorrhinum۔

اگر لیکوریا دودھیا ہو، بے ضرر ہو اور جلن پیدا نہ کرے۔ تو ہومیو دوا Kali Mur 6x مفید ثابت ہوتی ہے۔

اگر حیض سے پہلے اور بعد میں زردی مائل لیکوریا خارج ہوتا ہو۔ Lac Defloratum

گاڑھا اور سوزش پیدا کرنے والے لیکوریا کے لیے Iodium مفید ہے جب گرمی سے تکلیف بڑھتی ہو۔

جب گاڑھی رطوبت خارج ہو۔ Mezereum اس کے علاوہ .Zincum Met اور Sepia بھی مفید ادویات ہیں۔ جب لیکوریا سخت بدبودار بھی ہو۔ Sanguinaria30

بدبودار، چپکنے والا گاڑھا اور لمبے دھاگوں جیسا لیکوریا خارج ہو۔ Hydrastis

اگر خارش کے ساتھ لیکوریا ہو۔ Helonias

لیکوریا میں اگر خون کی آمیزش ہو۔ China 30

رحم کے منہ پر زخم کی وجہ سے لیکوریا جاری ہو جائے جس میں بہت

پیشوا ہومیو کلینک

ادارہ پیشوا کی زیر نگرانی کام کرنے والا پیشوا ہومیو کلینک اپنے قارئین کی صحت کے متعلق مسائل کے حل کے لئے مقررہ اوقات میں مفت مشورہ کی سہولت پیش کر رہا ہے۔ آج ہی فون کر کے مفت مشورہ حاصل کریں یا براہ راست جواب کے لئے ای میل کریں۔ اگر قارئین پیشوا ملاقات کے متمنی ہوں تو وقت طے کرنا ضروری ہے۔ (تمام ہومیو ادویات تمام دُنیا میں بھیجنے کا انتظام موجود ہے)

اوقات کلینک

پیر تا جمعرات 13.00 PM تا 17.30 PM ---بروز جمعہ 15.30 PM تا 17.30 PM

2. London road , Morden Surrey , SM4 5BQ , U.K

Telephone Number Tel.020.36747909

peshwaltd@gmail.com....www.peshwa.london

جلن ہو فوراً Carbo Animalis دینی چاہیے تاخیر ہو جائے تو علامتیں بڑھ کر کینسر میں تبدیل ہو سکتی ہیں۔ (اس دوا کا لیکوریا لنن کے کپڑے پر زرد نشان ڈال دیتا ہے)

لیکوریا اگر انڈے کی سفیدی کی طرح ہو اور صبح کے وقت علامتیں شدت اختیار کر جائیں Calc.Phos۔

سیلان الرحم جس میں سفید رنگ کی گاڑھی رطوبت خارج ہو۔ Kali Mur 6x اور اگر سیلان الرحم میں خارج ہونے والا مواد سبز، زرد رنگ کا ہو یا سفید پانی کی طرح Kali Sulph 6x۔

لیکوریا زرد رنگ کا جو تیز کاٹنے والا مادہ رکھتا ہو اور اعصابی اُلجھنیں بھی پیدا کرے Calc.Ars. (اس کے علاوہ Kali phos اور Arsenicum Alb. بھی مفید ہیں جو سخت اور بدبودار اور سوزش پیدا کرنے والے لیکوریا کا توڑ ہیں)

لیکوریا جنسی جوش کی وجہ سے ہو ۔Origanum 200

تیزابی لیکوریا کے لیے۔Iodum 200

لیکوریا دھاگے دار ہو۔ Kali Bich.30

بہت گرم، جلن پیدا کرنے والے لیکوریا کے لیے جو بہت زیادہ مقدار میں بہے۔Borax (اس بیماری میں مبتلا عورتیں بانجھ پن کا شکار ہو جاتی ہیں ایسے میں Borax بہترین اور لازمی دوا بن جاتی ہے) سفید رنگ کے عمومی لیکوریا کے لیے Borax+Calc.Phos=30 مفید ہے۔

اگر زردی مائل لیکوریا کا اخراج ہو۔

Agnus Castus 30

خونی آنول کے ساتھ لیکوریا ہو جس سے پہلے درد قولنج ہو۔ Socotrina ۔اور اگر حیض سے پہلے بدبودار خُونی لیکوریا بہے۔ China ۔جب لیکوریا مچھلی کے چھلکے جیسی بدبو والا ہو۔ Sanicula Aqua

سبزی مائل گاڑھے لیکوریا کے لیے۔ Bovista 30

اگر تیزابیت کی وجہ سے تکلیفوں میں اضافہ ہو، جلانے اور چھیلنے والا لیکوریا جو ہر وقت بہتا رہے اتنا زیادہ ہو کہ ایڑیوں تک بہے۔ فرج میں خارش بھی ہوتی ہے۔ Alumina 200

جب اخراج خراشدار اور خونی ہو اور سفید مائل لیکوریا جو سفید لینن پر بھورا داغ دے اور ٹانگوں میں کمزوری ہو۔Kreosotium

پتلا سیلان الرحم رنگ سفید شفاف ہو بکثرت آئے اور پیشاب کرنے کے بعد جلن ہو۔ جو رطوبت خارج ہوتی ہے وہ سخت خارش کرنے والی اور تیز ہوتی ہو۔ اگر کسی عورت کو ہر وقت رِسنے والا بہت گاڑھا لیکوریا لاحق ہو جس کی وجہ سے بار بار حمل گرنے کا رجحان ہو تو Calc.Carb بہت قیمتی دوا ثابت ہوتی ہے۔ اگر خدا کو منظور ہو تو اگلے حیض سے پہلے حمل ٹھہر سکتا ہے۔ Natrum Carb بھی قیمتی دوا ہے۔

نوٹ: منتخب کی ہوئی ادویات ناکام ہو جائیں تو ہر پندرہ دن بعد Medorrhinum 1M دینا چاہیے۔

پیشوا میں ہومیو پیتھک نسخہ جات شائع کرنے کا مقصد خدمت خلق اور قارئین کو علاج بالمثل کے فوائد سے آگاہ کرنا ہے۔ کسی بھی ہومیو پیتھک نسخہ کو استعمال کرنے سے پہلے کسی مستند ہومیو فزیشن سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔ بغیر مشورہ کے نسخہ استعمال کرنا نقصان کا باعث بھی ہو سکتا ہے جس کا ادارہ پیشوا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

ایڈیٹر رسالہ پیشوا

ادرک کی چائے

قدرتی جڑی بوٹیاں صدیوں سے دوا کے طور پر استعمال ہو رہی ہیں۔عصر حاضر میں محققین نے قدرت کی طرف سے عطا کی جانے والی بیشمار فوائد کی حامل جڑی بوٹیوں کے متعلق نہایت حیرت انگیز انکشافات کیے ہیں۔ادرک بھی ان حیرت انگیز جڑی بوٹیوں میں شامل ہے۔محققین نے انکشاف کیا ہے کہ ادرک میں وٹامن سی وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔ادرک کی چائے وٹامن سی حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔معدے کے نقائص ہاضمہ کی خرابی، پیٹ میں گیس، سوزش اور ابھار وغیرہ کا بہترین علاج کھانے کے بعد ادرک کی چائے کا ایک کپ ہے۔معدے کی صلاحیت بڑھانے کا نسخہ ادرک کی چائے ہے۔اگر کسی کو سفر کے دوران متلی کی شکایت ہو جایا کرتی ہو تو اسے چاہیے کہ سفر شروع کرنے سے پہلے ادرک کی چائے کا ایک کپ پی لے۔انشاء اللہ سفر پر لطف ہوگا، دوران سفر متلی اور قے کی شکایت نہیں ہو گی۔جلن کی تکلیف کو رفع کرنے میں ادرک کی چائے بے مثال ہے۔جوڑوں اور پٹھوں کے درد کا علاج ادرک کی چائے سے ممکن ہے۔

AZED&CO

Incorporated Precticing Accountants

Rizwan Azed

B.COM,MBA,AIIA,FSPA

سیلف ایمپلائیڈ، سول ٹریڈر، لمیٹڈ کمپنی اکاؤنٹس، پی سی او ڈرائیور اکاؤنٹس، سیلف ایسیسمنٹ۔

ٹیکس ریٹرن، لمیٹڈ کمپنی فارمیشن۔بک کیپنگ، بجٹ۔بزنس پلان، بزنس سٹارٹ اپ

392 London Road
Mitcham Surrey
London .CR4 4EA

Tel.020 8646 6777
Fax.020 8646 9416
Mob.0786 788 6952

E.Mail. azed@azed.fsbusiness.co.uk

ایک اہم بات

سہ ماہی پیشوا میں شائع ہونے والے تمام اشتہارات خلوص نیت کی بنیاد پر شائع کئے جاتے ہیں۔قارئین اس بارے میں اطمینان کرنے کے بعد اپنی ذمہ داری پر پیش رفت کریں۔ادارہ اس حوالے سے کسی بھی قسم کے لین دین اور نقصان کا ذمہ دار نہیں ہے۔

اسبغول کا چھلکا

(مرسلہ محمد ثاقب رشید۔ لندن)

اگر معدے کی تکلیف ہو، کبھی قبض ہو اور کبھی قبضی دست آئیں، کھٹے ڈکار آئیں گیس تبخیر کی کیفیت ہو، ذہن میں طرح طرح کے وسوسے آئیں، کولیسٹرلیول زیادہ ہو، بواسیر ہو، پٹھوں میں درد ہو، صبر کم ہو غصہ زیادہ آتا ہو، سانس پھولتا ہو، موٹاپا ہو خاص طور پر پیٹ کا، شوگر ہو، عورتوں کو پرانا لیکوریا ہو اور جوڑوں میں درد ہو تو ایک بڑا چمچ زیتون کے تیل کا اور دو چمچ اسبغول کے چھلکے کا ملا کر دن میں دو بار استعمال کرنے سے متذکرہ بیماریوں سے اللہ کے فضل سے چھٹکارہ حاصل کرنا ممکن ہے۔ ایک حکیم صاحب کے مطابق روزانہ ایک چمچ اسبغول کھانے سے دل کی تکالیف ہونے کا خدشہ بہت کم رہ جاتا ہے۔ تیل سے بنے کھانے اور چربیلی غذا کھانے کے بعد اگر ایک چمچ اسبغول کھا لیا جائے تو مضر صحت غذاؤں کے مضر اثرات سے بچا جا سکتا ہے۔ ث

جہنمی اندھے اور کوڑھی

دنیا میں کوئی ایسا طبیب نہیں جو مردہ کو زندہ کر سکے سوا انبیاء علیہ السلام کے۔ پس یہ بیشک جہالت کے مردوں کو زندہ کرتے ہیں اور جہنمی نابینا اور کوڑھی کو تندرست کرتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مسیحؑ سے حکایت فرمائی ہے۔ ترجمہ: یعنی مسیح علیہ السلام نے فرمایا میں جہنمی اندھے اور کوڑھی کو تندرست کرتا ہوں اور مُردہ کو حکم الٰہی سے زندہ کرتا ہوں۔'' پس اسی واسطے تم کو شریعت کی متابعت اور پیروی لازم ہے تاکہ حقیقی دوائیں تم کو حاصل ہو کر اُن کے ذریعہ سے صحت کلی نصیب ہو اور خداوند تعالیٰ تم کو ایسی زندگانی عنایت کرے جس کے بعد موت نہیں ہے اور وہ صحت میسر ہو جس میں کبھی مرض نہیں ہوتا اور کُل قلبی اور روحانی امراض سے جو نہایت بدترین امراض ہیں تم نجات پاؤ۔ (صفحہ ۷۱، ۷۲ مجربات امام غزالی ترجمہ مولانا سید حافظ یاسین علی حسنی نظامی)

دبنگ لیڈی دختر رنگیلا عائشہ ممتاز

فوڈ ڈائریکٹر عائشہ ممتاز نے لاہور ریلوے اسٹیشن پر چھاپہ مار کاروائی کرتے ہوئے چھ من حرام گوشت برآمد کر لیا، کہا جا رہا ہے کہ یہ خنزیر کا گوشت تھا۔ فوڈ ڈائریکٹر عائشہ ممتاز جو ممتاز اداکار رنگیلا سعید خان کی بیٹی ہیں کے ہمراہ چھاپہ مار ٹیمیں ہزاروں ٹن بیماریوں میں ہلاک شدہ، مردہ مرغیوں، گدھوں، گھوڑوں، اور کتے وغیرہ کا گوشت برآمد کیا جا چکا ہے۔ سینکڑوں ریستورانوں اور کھانے پینے کی دکانوں کو اس بہادر خاتون نے غیر معیاری کھانا فروخت کرنے اور گندگی کی وجہ سے سیل کر دیا ہے۔ اس انوکھی خاتون کو دبنگ لیڈی کا خطاب عوام کی طرف سے دیا گیا ہے۔ (امت ۳ ستمبر ۲۰۱۵ء)

یہ رسالہ ادارہ پیشوا (پرائیویٹ) لمیٹڈ کی زیر نگرانی شائع کیا جا رہا ہے

اشوکا درخت۔ The Ashoka

بے شمار طبی فوائد کے حامل اشوکا درخت کو ہندو مقدس درخت مانتے ہیں۔اس درخت کو ہندی میں دیب دارو کہا جاتا ہے اور لاطینی نباتاتی نام SARACA INDICA ہے۔یہ قیمتی درخت گھنا سایہ دار اور بارہ مہینے سرسبز و شاداب رہتا ہے۔اس کی اونچائی دس پندرہ فٹ تک ہوتی ہے۔اس پر کھلنے والے پھول سنترہ کے رنگ کے یعنی سرخ گچھے دار اور خوشبودار ہوتے ہیں اور موسم بہار سے برسات تک رہتے ہیں۔اشوکا درخت پر لگنے والی پھلیوں میں سرخ رنگ کے تخم ہوتے ہیں، چھال بھی باہر سے مٹیالے رنگ کی اور اندر سے سرخ ہوتی ہے، چھال میں پیدا ہونے والی گوند پہلے سفید اور بعد میں سرخ ہو جاتی ہے۔اشوکا درخت بنگلا دیش، بھارت اور پاکستان میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔

اشوکا کے پتے، پھول اور چھال طاقت ور انٹی بیکٹیریا خصوصیات رکھنے کی وجہ سے انفیکشنز کے علاج کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔اشوکا کے پھولوں کو جدید تحقیق کے مطابق خون کے کینسر زدہ خلیوں اور سرطانی رسولیوں میں سرطان زدہ خلیوں کے خاتمے کی صلاحیت کا حامل پایا گیا ہے جبکہ یہ صحت مند خلیوں کے لیے بے ضرر ہے۔لوکیمیا کے علاج کے لیے یہ مفید دوا ہے۔اشوکا درخت کی چھال، بیج اور پھول سے آیور ویدک، ہومیوپتھک اور ایلوپیتھک ادویات تیار کی جاتی ہیں۔اس درخت پر کی گئی تحقیقات کے مطابق اس میں ہیما ٹوکسیلن، فولاد، سلیکا، پوٹاشیم، میگنیشیم، کیلشیم اور دوسرے بہت سے کیمیائی و غذائی مادے پائے جاتے ہیں۔عام طور پر اشوکا درخت کے مفید اجزاء تریاق امراضِ نسواں، مقوی رحم، قابض، قوی حابس الدم، مسکن، محلل اور ہڈی جوڑنے کے لیے دوا کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ یہ اجزاء دافع عطش و جلن، کرم کش،، دافع بواسیر اور مقوی اعصاب ہیں۔اشوکا کی چھال سے تیار کردہ جوشاندہ امراضِ رحم کے لیے نہایت مفید ہے۔اس کے پھول کا شیرہ بواسیر کے لیے نہایت مفید ہے۔اشوکا کے پھول جلد کی رنگت کو نکھارتے ہیں، اس کے بیج کھانسی کے لیے مفید ہیں۔

اشوکا درخت سے بنائی جانے والی ہومیو پیتھک دوا Asoca Jonesia کہلاتی ہے۔اس دوا کو مختلف طاقتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔اس دوا کے حیرت انگیز نتائج امراضِ خواتین میں ظاہر ہوتے ہیں۔بانجھ پن اور بار بار اسقاط حمل ہونے کا بہترین علاج Jonesia Asoca مدر ٹنکچر ہے۔اگر بانجھ پن، اٹھرا اور اسقاط حمل کی شکار خواتین کو دن میں دو بار کھانے کے دوران ایک گھونٹ پانی میں دس دس قطرے ملا کر دیے جائیں تو اللہ کے فضل سے رحم مظبوط ہو جاتا ہے اور تین ماہ کے اندر اندر حمل قرار پا جاتا ہے۔اور اگر ہارمون کا مسئلہ بھی ہو تو آرسنک آئیوڈائیڈ اور کالی آئیوڈائڈ ۳۰ طاقت میں ملا کر بھی دیا جائے اور اس کے ساتھ تھائیرائیڈینیم اور بسلینم ملا کر ۲۰۰ طاقت میں ہفتہ وار ایک خوراک دی جائے تو تجربہ میں یہ بات آئی ہے کہ نا صرف حمل ٹھہر جاتا ہے بلکہ اکثر اللہ کے فضل سے بیٹا ہوتا ہے۔ Jonesia Asoca مدر ٹنکچر دیر سے اور بے قاعدہ آنے والے حیض، حیض سے پہلے ovaries میں درد، مثانے کا حساس ہونا، بو سونگھنے کی صلاحیت نہ ہونا، سر میں شدید درد، ریڑھ کی ہڈی اور thighs میں درد ہونا اور لیکوریا جیسے تکلیف دہ مرض میں بھی نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔اس دوا میں اخراجات پانی کی طرح ہوتے ہیں، اس دوا کے مریض کو عام طور پر سفر کے

خواب آتے ہیں، عام طور پر مریضہ کو میٹھا کھانے کی خواہش ہوتی ہے اور ایسڈ والا پانی پسند ہوتا ہے۔

آیورویدک طریقہ علاج میں اشوکا کے ضماد کو بیرونی طور پر زخموں، انفیکشن اور کسی بھی قسم کے درد کی صورت میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔اسے پانی یا دودھ کے ساتھ جوشاندہ بنا کر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ انفیکشن پھیلانے والے تمام عوامل کا خاتمہ کرتا ہے، جسم میں پانی جمع ہونے کا ازالہ کرتا ہے، جسم کو زہریلے اثرات سے پاک اور خون کی تمام بیماریوں میں فائدہ مند ہے۔اسے آنکھوں کی بیماریوں، کیڑے مکوڑوں کے کاٹنے، اعصابی امراض اور بخار کے علاج کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

نوٹ: عام طور پر دیسی، آیورویدک اور ہومیو پیتھک ادویات بے ضرر ہوتی ہیں مگر ان کا بے جا استعمال نقصان کا باعث ہوسکتا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اشوکا درخت جیسی قدرتی سوغات سے تیار ہونے والی ادویات کو مستند ماہرین کے مشورہ سے استعمال کیا جائے۔(رانا محمد حسن)

لبیک اے میرے بندہ!

ایک روز حضرت امام حسین علیہ السلام حضرت انس بن مالکؓ کے ساتھ حضرت خدیجہ کبریٰؑ کی قبر پر تشریف لائے اور بہت زیادہ روئے بعد ازاں انسؓ سے ارشاد کیا کہ تم میرے پاس سے ہٹ جاؤ۔ انسؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت کی آنکھ بچا کر ایک گوشہ میں چھپ رہا دیکھوں حضرت کیا کرتے ہیں؟ دیکھا میں نے کہ آپ مشغول نماز ہوئے جب نماز کو بہت طول ہوا تو میں نزدیک گیا میں نے سنا کہ حضرت یہ مناجات درگاہ قاضی الحاجات میں فرماتے ہیں:۔

ترجمہ: ''اے ربّ اے ربّ! تُو میرا آقا و مولا ہے پس رحم کر اس بندہ پر جو تجھ سے پناہ مانگتا ہے اور تجھ سے التجا کرتا ہے اے صاحب بزرگواری و شرف تُو ہی میرا محل اعتماد ہے، خوشا حال اس بندے کا جس کا تُو مولا ہو، خوشا حال اس کا جو خادم اور بندہ ہو تیرا اور تمام شب تیرے خوف سے بیدار رہے اور شکایت اپنی سختی و بلا کی تجھ سے کرے کسی طرح کی بیماری اور کوئی مرض اس بندے کو سوا تیری محبت کے نہ ہو اور جس وقت وہ بندہ شکایت اپنے رنج والم کی کرے تو اس کو قبول کرے اور اس کے جواب میں فرمائے کہ لبیک اے بندہ میرے اور جس وقت وہ بندہ ظلمت و تاریکی میں بہ تضرع و اخلاص دُعا کرے تو اس کو اپنے لطف و کرم سے عزت اور بزرگی عطا فرمائے اور اپنے قرب میں اسے جگہ دے۔''

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت نے یہ اشعار مناجات میں فرمائے تو اس کے جواب میں یہ آواز آئی:۔

ترجمہ: لبیک اے میرے بندہ! تُو ہم سے نزدیک ہے اور جو کچھ تُو نے کہا سب ہم نے سنا۔ اور تیری آواز سننے کو ہمارے ملائکہ مشتاق ہیں پس کافی ہے تجھے کہ ہم نے پردے تیرے روبرو سے اُٹھا دیے۔ اور اگر شمائم روائح عزت و جلال اس دُعا کے اطراف و جوانب پر چلیں تو کسی شخص کو تاب استقامت اس کی تجلی کی نہ رہے پس جس چیز کو تُو چاہے بے طمع اور بے خوف اور بے حساب ہم سے طلب کر۔ کیونکہ مَیں خُدائے عزّ و جل ہوں۔

(کتاب عیون المجالس بحوالہ بحار الانوار جلد ا صفحہ ۳۴،۳۳ باب ۳)

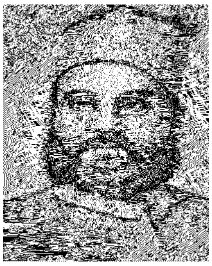

استاد نظام دکن نواب مرزا خاں داغ دہلوی

داغ ۲۵ مئی ۱۸۳۱ء کو چہار شنبہ کے روز دن کے ۲ بجے چاندنی چوک دہلی میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد شمس الدین خاں ،فیروز پور جھرکہ کے رئیس احمد بخش خاں کے بیٹے تھے۔جب داغ چار برس چار مہینے اور نو روز کے تھے آپ کے والد کو ایک انگریز عہدہ دار ولیم فریزر کے قتل کے جرم میں پھانسی دے دی گئی۔اس حادثے کے کچھ عرصہ بعد داغ کی والدہ نے مرزا فخرو ولی عہد دہلی سے نکاح کر لیا۔قلعہ معلی میں منتقل ہونے کے بعد داغ کی با قاعدہ تعلیم و تربیت کا آغاز ہوا۔گھوڑے کی سواری، بندوق لگانی، تیر لگانا، چورنگ لگانا اور سینا کاٹنا وغیرہ قلعہ ہی میں سیکھا۔

قلعہ میں شعر و شاعری کا ان دنوں بے حد چرچا تھا۔مرزا فخرو نے جب داغ کی موزوں طبعی دیکھی تو استاد ذوق سے رجوع کرا دیا۔ اور داغ نے با قاعدہ شاعری کا آغاز کر دیا۔استاد ذوق داغ کو مشاعروں میں لے جانے لگے۔سب سے پہلا مشاعرہ جس میں داغ نے شرکت کی نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ کا مشاعرہ تھا جس میں داغ نے پہلی غزل پڑھی۔اس غزل کا مطلع تھا

شرر و برق نہیں شعلہ و سیماب نہیں
کس لیے پھر یہ ٹھہرتا دل بیتاب نہیں

دوسرا مشاعرہ جس میں داغ نے شرکت کی وہ محلّہ زینت باڑی میں ہوا تھا۔"گیسو اپنا جادو اپنا" اسی ردیف و قافیہ میں مصرع طرح دیا گیا۔مرزا صاحب نے بھی غزل کہی، جب انہوں نے مقطع پڑھا

لگ گئی چپ تجھے اے داغ حزیں کیوں ایسی
مجھ کو کچھ حال تو کم بخت بتا تو اپنا

اس کے سنتے ہی آفرین صد آفرین کہتے ہوئے مولوی امام بخش صہبائی اُٹھے اور داغ کو گلے لگا لیا۔ایک مشاعرے میں عین مشاعرے کے وقت داغ نے غزل کہی اور مشاعرے میں پڑھی جب اس شعر پر پہنچے

ہوئے مغرور جب آہ میری بے اثر دیکھی
کسی کا اس طرح یاربّ نہ دنیا میں بھر نکلے

شاہ ظفر نے داغ کو پاس بلایا اور پیشانی چوم لی۔

۱۸۴۵ء میں جبکہ داغ ۱۵ برس کے تھے ان کی شادی خالہ زاد بہن سے ہوگئی۔قلعہ میں داغ کی زندگی کی شادمانیاں اس وقت ختم ہو گئیں جب ۱۸۵۶ء میں مرزا فخرو کو زہر دیا گیا یا ہیضہ ہوا بہر حال مرزا فخرو اللہ کو پیارے ہو گئے اور داغ کو قلعہ سے نکلنا پڑا۔قلعہ سے نکل کر داغ چند دن دہلی میں گزار کر رام پور چلے گئے جہاں ایک نواب کلب علی خاں کے ہاں آٹھ برس تک جاں فشانی سے ملازمت کرتے رہے اور ساتھ ساتھ شاعری بھی جاری رکھی۔

۱۸۷۹ء میں داغ نے رام پور میں قیام کے دوران مُنّی بائی حجاب نامی خاتون جو کلکتہ سے رام پور بے نظیر باغ کے میلے میں آئی تھی سے عشق بھی فرمایا تھا۔اس خاتون کے جانے کے بعد ایک برس داغ نے بڑی اذیت میں گزارا۔آخر داغ نے حجاب کو واپس بلا لیا۔حجاب کے دوبارہ ملنے پر فریاد داغ میں داغ کہتے ہیں

جا کے عہد شباب کا آنا تھا دوبارہ حجاب کا آنا
پھر وہی ساعت عید آئی کہ برس دن کے بعد عید آئی

بہت لمبا عرصہ ملنے بچھڑنے کا یہ سلسلہ جاری رہا۔نواب کلب علی خاں کی وفات کے بعد داغ رام پور سے حیدر آباد چلے گئے اور نواب محبوب علی خاں کی ملازمت اختیار کر لی۔انہیں ایک ہزار روپیہ ماہوار ملتے تھے۔مرزا داغ مرتے دم تک نواب صاحب کی مصاحبت میں رہے۔۱۸۹۷ء میں داغ کی اہلیہ محترمہ وفات پا گئیں۔جب رفیقہ حیات کی جدائی نے تڑپایا تو حجاب کی یاد ہو

گئی، حجاب آئی لیکن دونوں کے نظریات بدل چکے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ لاڈلی بیگم (ان کی آغوشی بیٹی) کے اختلاف کی وجہ سے ملن نہ ہوسکا اور حجاب واپس کلکتہ چلی گئی۔ اس کے بعد زیادہ عرصہ جی نہ سکے۔ متعلقین نے زندگی جہنم بنادی تھی۔ جوڑوں کا درد اور دوران سر کی تکلیف تھی۔ آخر انہیں فالج کا دورہ پڑا اور داغؔ ۱۴ فروری ۱۹۰۵ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ داغؔ کہہ چکے تھے

آج راہی جہاں سے داغؔ ہوا
خانہ عشق بے چراغ ہو
داغؔ تجھ کو باغ جنت ہو نصیب

داغؔ نماز روزہ کے پابند تھے۔ داغؔ نے حج بھی کیا۔ سفر حج کے موقع پر داغؔ نے اپنی مشہور ترین غزل کہی۔ چند شعر یہ ہیں

سبق ایسا پڑھا دیا تُو نے
دل سے سب کچھ بھلادیا تُو نے
لاکھ دینے کا ایک دینا ہے
دل بے مدعا دیا تُو نے
بے طلب جو ملا ملا مجھ کو
بے غرض جو دیادیا تُو نے

داغؔ نے چار دیوان یادگار چھوڑے ہیں۔ یعنی گلزار داغ، آفتاب داغ، مہتاب داغ اور یادگار داغ۔

نمونہ کلام مرزا داغؔ دہلوی۔ انتخاب ادارہ پیشوا

لائے گا کعبے سے تُو مفت ثواب اے زاہد
لیے تو چلتے ہیں حضرت دل تمہیں بھی اس انجمن میں لیکن
کریں کیا بات تجھ سے فتنہ گر اک کھیل ہے تجھ کو
مرا دشمن بظاہر چار دن کو دوست ہے تیر
خدا جب دوست ہے اے داغؔ کیا دشمن سے اندیشہ
اے شیخ فیض پیر خرابات دیکھنا
تھی نہ تاب ستم تو حضرت دِل
کم ہو گا داغؔ سا بھی مکّار اب جہاں میں
غضب کیا تیرے وعدے پر اعتبار کیا
طور کیوں خاک ہوا نور ترا ناز نہ تھا
اگر چہ بادہ کشی تھی گناہ اے زاہد!
خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
ہوا ہے جب سے شہرہ اس عدوئے دین و ایماں کا
بجا اے حضرت واعظ! کہاں دنیا کہاں جنّت!
حُور سے پوچھتا ہوں جنّت میں
پوچھے کوئی تو حضرت واعظ سے اتنی بات

حصہ پہلے سے ٹھہر جائے یہیں یاروں کا
ہمارے پہلو میں بیٹھ کر تم ہمیں سے پہلو تہی نہ کرنا
اُلجھ پڑنا بگڑنا رنج کرنا غصہ ہو جانا
کسی کا ہورہے یہ ہر کسی سے ہو نہیں سکتا
ہمارا کچھ کسی کی دشمنی سے ہو نہیں سکتا
جو حال پیر کا ہے وہی ہے مرید کا
عاشق کو سلام کرنا تھا
اس بت پہ شیفتہ ہو اور نام لے خدا کا
تمام رات قیامت کا انتظار کیا
نار تھا حضرت موسیٰ سے وہ دیدار نہ تھا
جو تجھ سے چھین کے پیتا تو کچھ عذاب نہ تھا
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں
خدا حافظ نہیں ہوتا کسی مرد مسلماں کا
نرالی آن، بانکی وضع جب نکلی یہیں نکلی
اس جگہ کیا بتوں کا راج نہیں
ایسے ہی تھے جناب بھی عہدِ شباب میں

شعروشاعری

دین اسلام ہمہ مہر ، ہمہ شیرینی — شہد میں ہم نے مگر زہر ملا رکھا ہے
اک پل بھی نہیں آرام ٹیلی ویژن کو — پاپ موسیقی نے کچھ ایسا نچا رکھا ہے
امامت کے تھے مدعی خشک و تر میں — سیاست میں ، دانش میں ، فکر و نظر میں
مقام ان کا اونچا ہے نوع بشر میں — کہ رہتا ہے کہ اکثرفساد ان کے گھر میں

سید ضمیر جعفری

ہم کو مٹا سکے یہ زمانے میں دم نہیں — ہم سے زمانہ خود ہے ، زمانے سے ہم نہیں
بے فائدہ الم نہیں ، بیکار غم نہیں — توفیق دے خدا تو یہ نعمت بھی کم نہیں
میری زباں پہ شکوہ اہل ستم نہیں — مجھ کو جگا دیا ، یہی احسان کم نہیں
یا ربّ! ہجوم درد کو دے اور وسعتیں — دامن تو کیا ابھی مری آنکھیں بھی نم نہیں
شکوہ تو اک چھیڑ ہے ، لیکن حقیقتاً — تیرا ستم بھی تیری عنایت سے کم نہیں
اب عشق اس مقام پہ ہے جستجو نورد — سایہ نہیں جہاں، کوئی نقش قدم نہیں
ملتا ہے کیوں مزہ ستم روزگار میں! — تیرا کرم بھی خود جو شریک ستم نہیں
زاہد کچھ اور ہو نہ ہو میخانے میں ، مگر — کیا کم یہ ہے کہ فتنہ دیر و حرم نہیں
مرگ جگر پہ کیوں تری آنکھیں ہیں اشک ریز؟ — اک سانحہ سہی ، مگر اتنا اہم نہیں

جگرمرادآبادی

نہیں سنتا دِل ناشاد میری — ہوئی ہے زندگی برباد میری
رہائی کی اُمّیدیں مجھ کو معلوم — تسلّی کر نہ اے صیاد میری!
نہیں ہے بزم میں ان کی رہائی — یہ کیا فریاد ہے فریاد میری
مَیں تم سے عرض کرتا ہوں بہ صد شوق — سنو گر سن سکو روداد میری
مجھے ہر لمحہ آئے یاد تیری — کبھی آئی تجھے بھی یاد میری

میراجی (محمد ثناءاللہ ڈار)

عجب اپنا حال ہوتا جو وصال یار ہوتا — کبھی جان صدقے ہوتی کبھی دِل نثار ہوتا
کوئی فتنہ تا قیامت نہ پھر آشکار ہوتا — ترے دِل پہ کاش ظالم مجھے اختیار ہوتا

جو تمہاری طرح تم سے کوئی جھوٹے وعدے کرتا
غمِ عشق میں مزا تھا جو اسے سمجھ کے کھاتے
یہ مزا تھا دِل لگی کا کہ برابر آگ لگتی
نہ مزا ہے دشمنی میں نہ ہے لطف دوستی میں
تیرے وعدے پر ستم گر ابھی اور صبر کرتے
یہ وہ دردِ دِل نہیں ہے کہ ہو چارہ ساز کوئی
گئے ہوش تیرے زاہد جو وہ چشم مست دیکھی
تمہیں ناز ہو نہ کیونکر کہ لیا ہے داغؔ کا دِل

تمہیں منصفی سے کہہ دو تمہیں اعتبار ہوتا
یہ وہ زہر ہے کہ آخر مئے خوشگوار ہوتا
نہ تجھے قرار ہوتا نہ مجھے قرار ہوتا
کوئی غیر ، غیر ہوتا کوئی یار یار ہوتا
اگر اپنی زندگی کا ہمیں اعتبار ہوتا
اگر ایک بار مٹتا تو ہزار بار ہوتا
مجھے کیا اُلٹ نہ دیتی جو نہ بادہ خوار ہوتا
یہ رقم نہ ہاتھ لگتی نہ یہ اختیار ہوتا

نواب مرزا خاں داغؔ دہلوی

ننگی سوسائٹی

لدھیانہ میں پیدا ہونے والے مشہور افسانہ نگار سعادت حسن منٹو (۱۱ مئی ۱۹۱۲ء تا ۱۸ فروری ۱۹۵۵ء) لکھتے ہیں کہ ”مجھ میں جو برائیاں ہیں وہ اس عہد کی برائیاں ہیں ۔۔ میں تہذیب وتمدن کی اور سوسائٹی کی چولی کیا اتاروں گا جو ہے ہی ننگی۔ میں اسے کپڑے پہنانے کی کوشش بھی نہیں کرتا کہ یہ میرا کام نہیں، درزیوں کا ہے۔لوگ مجھے سیاہ قلم کہتے ہیں لیکن میں تختہ سیاہ پر کالی چاک سے نہیں لکھتا، سفید چاک استعمال کرتا ہوں کہ تختہ سیاہ کی سیاہی اور بھی نمایاں ہو جائے۔“

ایک ہی مژدہ صبح لاتی ہے
دھوپ آنگن میں پھیل جاتی ہے
فرش پر کاغذ اُڑتے پھرتے ہیں
میز پر گرد جمتی جاتی ہے
سوچتا ہوں کہ اس کی یاد آخر
اب کسے رات بھر جگاتی ہے
سو گئے پیڑ جاگ اُٹھی خوشبو
زندگی خواب کیوں دکھاتی ہے
آپ اپنے سے ہم سخن رہنا
ہمنشیں! سانس پھول جاتی ہے
کیا ستم ہے کہ اب تیری صورت
غور کرنے پہ یاد آتی ہے
کون اس گھر کی دیکھ بھال کرے
روز ایک چیز ٹوٹ جاتی ہے

جون ایلیا

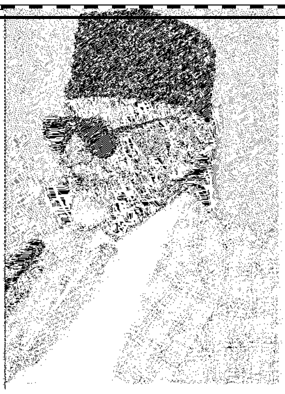

پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب مُضطرؔ

مشہور و معروف شاعر پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب بروز جمعہ المبارک ۱۴ اگست ۲۰۱۵ء کو ۹۸ برس کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چوہدری محمد علی صاحب اردو اور پنجابی کے زبردست شاعر تھے۔ مرحوم کی کتاب اشکوں کے چراغ اعلیٰ پائے کی شاعری سے مزین ہے۔ آپ نے کئی کتابوں کا انگلش میں ترجمہ بھی کیا ہے۔ آپ پنجاب یونیورسٹی میں پڑھاتے رہے، ایف سی کالج لاہور میں شعبہ فلاسفی کے صدر رہے، تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بحثیت پروفیسر خدمات سرانجام دیتے ہے اور جامعہ ربوہ میں انگریزی بھی پڑھاتے رہے۔ مرحوم ہر دلعزیز شخصیت تھے۔ آپ کی شاعری پڑھنے کے بعد خود بخود دل میں ان کے لیے بے پناہ محبت کے جذبات گھر بنا لیتے ہیں۔ ادارہ پیشوا کے منتظمین چوہدری صاحب کے اہل خانہ، دوستوں اور مداحوں کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرتا چلا جائے، جنّت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ اور ان کے چاہنے والوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

ایڈیٹر پیشوا

اکھاں دی رکھوالی رکھ عینک بھانویں کالی رکھ
جیویں رات ہنیری اے دل دا دِیوا بالی رکھ
اُتوں راون نچّن دے وِچوں رام دِوالی رکھ
غصہ ، گِلہ کم کرودھ اپنے سپ نہ پالی رکھ
اِکو یار نال یاری لا دشمن پینتی چالی رکھ
چناں دل دیاں گلاں نُوں گلیں باتیں ٹالی رکھ
مُضطرؔ! منزل آ پُہنچی جوڑی کھول پنجالی رکھ

چوہدری محمد علی صاحب مُضطرؔ

ہے سارا سوز ، سارا ساز تیرا پسِ پردہ ہے سب اعجاز تیرا
اگرچہ تُو ہی اوّل ، تُو ہی آخر کوئی انجام نہ آغاز تیرا
تُو ہر اِک کا ہے محرم اور ہمراز نہیں کوئی مگر ہم راز تیرا
کروں تو مَیں کروں تجھ سے محبت اُٹھاؤں تو اُٹھاؤں ناز تیرا

نہیں مظہر نہیں ہے میرے غم کا
یہ آنسو ہے فقط غماز تیرا

نہیں ہے یہ صدا مجھ بے صدا کی
ہے سب پیش و پسِ آواز تیرا

مری پرواز بھی پرواز تیری
کہ مَیں تیرا ، پرِ پرواز تیرا

نہ اِتراؤں مَیں کیوں سولی پہ چڑھ کر
عطا کردہ ہے یہ اعزاز تیرا

سمجھتا کیوں نہیں ہے میرا قاتل
غضب کتنا ہے بے آواز تیرا

کہاں جائے گا آدھی رات مُضطّر!
اگر ہو گا نہیں در باز تیرا

چوہدری محمد علی صاحب مُضطّر

اثر اس پر ذرا نہیں ہوتا
رنج ، راحت فزا نہیں ہوتا

تم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے
ورنہ دنیا میں کیا نہیں ہوتا

تم میرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

حالِ دِل یار کو لکھوں کیونکر
ہاتھ دِل سے جدا نہیں ہوتا

چارہءِ دِل سوائے صبر نہیں
سو تمہارے سِوا نہیں ہوتا

کیوں سُنتے عرضِ مُضطّر اے مومؔن
صنم آخر خُدا نہیں ہوتا

مومن خان مومؔن

اَن گِنت فسانوں کا اک یہی فسانہ تھا
ہر کمال پہ آخر اک زوال آنا تھا

یاد بھی نہیں اب تو اُس کا بے نشاں چہرہ
جس سے چھپ کے ملنے کا سلسلہ پرانا تھا

پھر خودی کا مندر تھا ، اور اَنا کی دیوی پر
کانپتی محبت کو بھینٹ بھی چڑھانا تھا

دَور ہی کُچھ ایسا تھا ، میں کسی سے کیا کہتا
ذہن کی چِتا میں ہی سوچ کو جلانا تھا

جنگلی درندوں پہ رحم کھانے والوں کا
اپنے گھر کی چڑیوں پہ کیا غضب نشانہ تھا

بند کر دیا لیکن یہ تو سوچ لینا تھا
زاہدوں کا ہی اب تو میکدہ ٹھکانہ تھا

کہنے کو تو ''نامسلم'' کہہ دیا فقیہوں نے
مُجھ کو میرے مذہب کا نام بھی بتانا تھا

کیا کٹھن مراحل تھے مصلحت کے کیکر پہ
صدق کے انگوروں کی بیل کو چڑھانا تھا

زہر نے بڑی جلدی جسم میں سرایت کی
ورنہ میں نے تھوڑا سچ اور بول جانا تھا

ابن انشاء کہتے ہیں مجھ میں اور میری بیوی میں بڑا عجیب سا اتفاق ہے نیند کی گولیاں وہ کھاتی ہے اور سکون مجھے ملتا ہے۔

شاعری سے گو طارق نسبتیں نہ تھیں لیکن
مستعار لمحوں کا قرض بھی چکانا تھا
طارق احمد مرزا۔آسٹریلیا

تھک گئے ہیں بدلتے موسموں سے وفا کر کے
جی رہے ہیں زندگی کو آہ و بکا کر کے
زخمِ دِل اب رفو کے قابل ہی کہاں ہے
پھٹا ہے یہ ٹکڑا کئی بار صدا کر کے
مُسکرا رہے ہیں کس ادا سے دیکھیئے
ہمارے دوست ہمارا دِل صحرا کر کے
بے قراری ء دِل کو ملے کچھ تو قرار
پھُونک دو کوئی ہمارے سینے پر دُعا کر کے
زندگی میں سمجھ نہ سکے حسنؔ کا روگ
اب کیا حاصل دوستو آنکھیں دریا کر کے
محمد حسنؔ خاں

کیوں خرابات میں لافِ ہمہ دانی واعظ
کون سنتا ہے تری ہرزہ بیانی واعظ
دفترِ واعظ کے نقطے بھی نہ ہوں گے اتنے
جتنے ہیں دِل میں مِرے داغِ نہانی واعظ
سچ سہی جنت و دوزخ کا فسانہ لیکن
کس طرح مان لوں میں تیری زبانی واعظ
بے وضو پائے خمِ بادہ کو چھو لیتا ہے
خاک آتی ہے تجھے مرتبہ دانی واعظ
نرم بھی دِل سخنِ گرم سے اب تک نہ ہو
دیکھ لی ہم نے تِری شعلہ بیانی واعظ
نیک و بد خُوب سمجھتا ہوں کروں کیا کہ ابھی
سننے دیتا نہیں آشوبِ جوانی واعظ
رندی و زہدِ ریائی میں ہیں دونوں یکتا
مثل میرا ہے نہ تیرا کوئی ثانی واعظ
یہ خرابات ہے جا خیر سے اپنے گھر کو
منہ کی کھلوائے نہ پھر تیز زبانی واعظ
آج سمجھا گئی کیا عبادت تجھ کو تیری
نہ رہا مشغلہ اشک فشانی واعظ
اس قدر ہے جو دمِ نزع ہوس دنیا کی
ساتھ لے جائے گا کیا عالمِ فانی واعظ
رند ہوں دے مجھے جامِ مے اطہر کی خبر
تجھ کو کوثر کا مبارک رہے پانی واعظ
زرد ہو جاتا ہے سن کر رُخِ گلگوں میرا
تِری تقریر ہے یا بادِ خزانی واعظ
نقشہ فردوس کا باتوں میں دِکھا دیتا ہے
یہ زباں ہے تِری یا خامہ ء مانی واعظ
چلتے پھرتے نہیں بے وجہ یہ رونا میر
ساتھ پھرتا ہوں لیے غم کی نشانی واعظ
کیا رکے خامہ ء تسلیم دمِ فکرِ سخن
طبع میں آج ہے دریا کی روانی واعظ
امیر اللہ تسلیم لکھنوی

کیا آپ جانتے ہیں؟

موتی کیسے بنتے ہیں؟

قدیم زمانے میں لوگوں کا خیال تھا کہ ابرنیساں کا ایک قطرہ اس کے دھن میں جاتا ہے پھر سیپی کا منہ بند ہو جاتا ہے اور قطرہ رفتہ رفتہ موتی بن جاتا ہے۔ یونہی کسی نے تُک لگایا تھا لیکن صدیوں تک خاص وعام سب نے اس کو ایک مسلّم حقیقت سمجھ لیا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ سیپی کے اندر خارج سے ریت وغیرہ کا کوئی ذرہ داخل ہو جاتا ہے اور سیپی کو اپنے اندر خلش اور خارش محسوس ہوتی ہے۔ فطرت اس ذرے پر لعاب کا ایک غلاف چڑھا دیتی ہے تا کہ خارش محسوس نہ ہو۔ یہی لعاب خشک ہو کر موتی بن جاتا ہے۔ لیکن شاعری میں ابرنیساں کے قطرے سے موتی بننا اب تک جاری ہے۔ تشبیہات رومی دفتر اول صفحہ ۱۶

ایمبر گرس کیا ہے؟

وھیل کی قے کے خشک ٹکڑے کو ''ایمبر گرس'' کہتے ہیں۔ عموماً اسپرم وھیل غیر ہضم شدہ اجزاء کو باہر نکال دیتی ہے۔ شروع میں یہ مادہ سرمئی رنگ کا اور بدبودار ہوتا ہے، خشک ہونے پر بو کم ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھار یہ تیرتے ہوئے ساحلوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ سائنسدان اسے پانی پر تیرتا سونا بھی کہتے ہیں۔ وھیل کی خشک قے خوشبو کی تیاری کے علاوہ بہت ساری دواؤں کی تیاری میں استعمال ہوتی ہے۔ تقریباً آدھ کلو وزنی ٹکڑے کی قیمت ہزاروں پونڈ ہوتی ہے۔

ننھی بوٹ مکھی:

ننھی منھی بوٹ مکھی جسے ٹینسی کہتے ہیں ۸۱۸ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑتی ہے۔ یہ مکھی افریقہ میں پائی جاتی ہے۔ عقاب ۱۱۰ میل فی گھنٹہ اور ابابیل ۱۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑتے ہیں۔ باز، بعض کبوتر ۶۵ میل فی گھنٹہ اور جنگلی ہنس ۶۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑتے ہیں۔

کبوتر اور فاختہ:

کبوتر اور فاختہ میں سورج کی کرنوں کو دیکھ کر راستہ پہچاننے کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے۔ اس لیے ان دونوں کا استعمال خبریں پہنچانے کے لیے کیا جاتا ہے۔ ۲۹۸ قسم کے کبوتر اور فاختہ لمبی اُڑان بھر سکتے ہیں اور پیغام پہنچانے کے بعد پھر اپنی منزل پر واپس لوٹ سکتے ہیں۔

مذہبی تقدیس:

جنوبی کوریا میں سالانہ امتحانات کو مذہبی تقدیس کا درجہ حاصل ہے۔ کمرشل ہوائی جہاز تک اپنا راستہ تبدیل کر لیتے ہیں تا کہ وہ اُن مقامات کے اوپر سے پرواز نہ کریں جہاں طلباء امتحانات دے رہے ہوتے ہیں۔ طلباء کو پولیس بھی سہولت مہیا کرتی ہے مبادا وہ امتحان سے لیٹ ہو جائیں۔

ایک سیب کھانے کا فائدہ:

روزانہ ایک سیب کھانا قبل از وقت موت کا خطرہ بیس فیصد کم کر دیتا ہے۔ اگر ایک کیلے اور ایک سنترے کا اضافہ بھی کر لیا جائے تو قبل از وقت موت کا خطرہ آدھا رہ جاتا ہے۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ جو لوگ پھل اور سبزیاں خوب کھاتے ہیں، ان کے کسی مرض سے جلد مرنے کا امکان ان لوگوں کی بہ نسبت آدھا رہ جاتا ہے جو بہت ہی کم پھل اور سبزیاں کھاتے ہیں۔

کرہ ارض پر زندگی:

برصغیر کی موجودہ شکل کوئی دو سے چار کروڑ سال قبل ہی معرضِ وجود میں آئی ہے ۔اگر چہ سولہ کروڑ سال قبل ہندوستان کے خدوخال کسی حد تک برصغیر کے طور پر متشکل ہو چکے تھے۔لیکن اس کا ایشیا کے ساتھ ادغام نہیں ہوا تھا،جس کے نتیجہ میں ہمالیہ،دیگر سلسلہ ہائے کوہ،سطح مرتفع تبت اور اس کے گردونوح کے علاقے وجود میں آئے۔متحجرات (Fossils) کے مطالعہ سے ملنے والی شہادت کے مطابق بلاشک وشبہ کرہ ارض پر زندگی کا ظہور برصغیر کا خطہ وجود میں آنے سے تقریباً آٹھ کروڑ سال پہلے ہو چکا تھا۔

(الہام،عقل،علم اور سچائی صفحہ ۱۱۱ باب ہندومت)

والدین کو سزا:

برطانیہ میں بچوں کو اسکول بھیجنے کو یقینی بنانے میں ناکام رہنے پر ۲۰۱۴ء کے دوران ۱۶ ہزار چار سوتیس والدین کو سزا کے طور پر جرمانہ کیا گیا جبکہ بعض کو اس الزام میں جیل بھی بھیجا گیا۔یعنی تعلیمی سال کے دوران ہر روز ایسے ۸۶ مقدمات عدالت میں پیش کیے گئے ۲۰۱۳ء کے دوران ۱۳ ہزار ایک سو اٹھائیس والدین کو عدالت میں پیش کیا گیا تھا۔

قبر کی قیمت:

برطانیہ میں قبر کی اوسطاً قیمت دو ہزار پونڈ ہے۔تاہم ملک بھر میں مقامات کے حوالے سے یہ ایک ہزار پونڈ سے زائد ہوسکتی ہے۔ پوسٹ آفس منی فنرل پلاننگ سروے کے مطابق اخراجات میں اضافہ جاری رہے گا،کیونکہ زمین کی قیمت میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ٹریفک والا شہر اور بگ بین:

لندن یورپ بھر میں سب سے زیادہ ٹریفک والا شہر ہے۔

لندن میں نصب بگ بین کے نام سے جانے والی مشہور گھڑی ۱۵۶ برس پرانی ہے۔

سچ کا سفر:

مشہور کاروباری شخصیت،ہاشو گروپ کے سربراہ صدر الدین ہاشوانی اپنی کتاب سچ کا سفر میں لکھتے ہیں:۔

پاکستان میں کاروباری ہونا سرنگ کھودنے کے مترادف ہے۔بدعنوانی اور اقربا پروری ہمارے سیاستدانوں اور سرکاری ملازمین کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے۔افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ چند سینیئر فوجی جرنیل بھی اسی فطرت کے حامل ہیں۔وہ نئے نظریات یا تخلیقی عمل کو کچل دینے کے علاوہ اسے ابھرنے کا موقع بھی نہیں دیتے۔

سرکاری گاڑیاں:

نواز شریف،شہباز شریف اور ان کے اہل خانہ کی سیکیورٹی پر ۱۶۷ اہلکار اور ۵۴ سرکاری گاڑیاں مامور ہیں۔ (جیو نیوز)

قوم نے جشن منایا:

احمدیوں کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر غیر مسلم قرار دیا تھا اور اس پر ساری قوم نے جشن منایا تھا۔احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینا بھٹو کا عظیم کارنامہ تھا اور یہی ان کی مغفرت کا باعث بنے گا۔پیر عتیق الرحمان۔

میری قوم کے لوگ عجیب ہیں
جشن مناتے ہیں عذابوں پر
جو مذہب کو بیچ کھاتے ہیں
صد حیف ایسے خانہ خرابوں پر

ملکہ برطانیہ:

ملکہ برطانیہ ۹ ستمبر ۲۰۱۵ء کو طویل ترین ملکہ برطانیہ رہنے والی خاتون بن گئی ہیں۔انہیں تخت شاہی پر بیٹھے ۶۳ برس بیت چکے ہیں۔

بس یونیورسٹی

آج اچانک ماضی کے اوراق کھنگالتے ہوئے ایک شعر نے متذکرہ مضمون لکھنے کا جواز پیدا کر دیا۔ یہ شعر میں نے ایک بس میں پڑھا تھا۔ یہ بس ربوہ اور سرگودھا کے درمیان ایک چھوٹے سے قصبے ۴۶ اڈے سے چلا کرتی تھی۔ وہ بس کیا تھی کسی کباڑیئے کی دکان معلوم ہوتی تھی۔ نہایت بدوضع اور ٹوٹی پھوٹی بس آثارِ قدیمہ کی کوئی سوغات ہی لگتی تھی۔ اس میں سوار ہونا مجبوری تھی کیونکہ اس روڈ پر اس طرح کی بھوت نما بسیں ہی چلتی ہیں۔ جب اپنا بدن اور لباس سمیٹتے ہوئے ٹوٹی پھوٹی سیٹ پر اطمینان سے بیٹھ گیا اور اوسان بحال ہوگئے تو بس کے اندرون کا جائزہ لینے لگا۔ جائزہ لینے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا کہ اس بس کا مالک ناکام عاشق ہے۔ اس بات کی گواہی بس کا بیرون اور اندرون دے رہا تھا۔ بس کا حال بھی دہلی اجڑ جانے کے بعد غالب جیسا تھا۔ ظاہری طور پر مفلوک الحال اور پھٹا پرانا اور اندرونی طور پر عاشق مزاج اور نکتہ داں شاعر۔ بہت خوبصورتی سے خوشخط شعر بس کی دیواروں پر مسافروں کو دعوتِ نظارہ دے رہے تھے۔ بہت سے شعر نما اشعار میں ایک شعر یہ تھا جو مجھے یاد رہا۔

نگاہوں سے قتل کر دے نہ ہو تکلیف دونوں کو
تجھے خنجر اٹھانے کی مجھے گردن جھکانے کی

پاکستان کی بسیں بھی یونیورسٹی کی مانند ہوتی ہیں۔ اگر آپ شاعری سیکھنے یا پڑھنے کے شوقین ہیں تو بسوں ویگنوں میں سفر کریں۔ اسلام سیکھنا چاہتے ہیں تب بھی ایسا ہی کریں۔ قرآنی آیات اور احادیث بھی آپ آسانی سے یاد کر سکتے ہیں۔ خاکسار نے بھی بہت سی دعائیں انھیں بسوں سے پڑھ کر یاد کی تھیں۔ ہمارے ایک جاننے والے جو بالکل بھی کسی سکول وغیرہ میں نہیں گئے۔ چند سال بس ہیلپر رہے پھر اس قدر حساب کتاب سیکھ گئے کہ انھیں ترقی دے کر باقاعدہ کنڈکٹر بنا دیا گیا۔ پھر وقت نے ان کے علم کے زور پر جرمنی پہنچا دیا۔ جرمنی میں آ کر اس قدر جرمن زبان سیکھ گئے کہ اب باقاعدہ وہ جرمن ہیں۔ بتایا کرتے ہیں کہ مجھ میں اس قدر علم کی دولت ہے جس کو چاہے لڑوا دوں اور جسے چاہوں پیار کی پینگیں جھلا دوں۔ ایک نادان کے اس اعتراض پر کہ آپ نہ سکول گئے نہ کالج پھر آپ نے یہ سب بغیر علم کے کیسے حاصل کر لیا فرمانے لگے۔ جس بس پر میں نے ہیلپری کی ہے وہ دنیا کی سب سے بڑی یونیورسٹی ہے۔ یہ جو کالج وغیرہ ہیں ان میں صرف کتابی باتیں سکھائی جاتی ہیں عملی نہیں۔ مثال کے طور پر طالب علموں کو پڑھایا جاتا ہے کہ جھوٹ بولنا گناہ ہے حالانکہ آج کے دور میں جھوٹ سب سے بڑی حقیقت ہے اور جو سب سے بڑا جھوٹا ہو وہ بُش اور ٹونی بن سکتا ہے۔ بس یونیورسٹی میں سب سے پہلے جھوٹ سکھایا جاتا ہے بس بھری ہوتی ہے پھر بھی ہیلپر مسافروں کے استفسار پر کہے جاتا ہے بس میں بہت سیٹیں خالی ہیں۔ پھر یہ بھی طالب علموں کو سکھایا جاتا ہے کہ غصہ حرام ہے مگر ان کی عملی زندگی غصہ ہی کی بدولت خراب ہوتی ہے۔ اور بس یونیورسٹی میں سکھایا جاتا ہے غصہ نہیں کرنا۔ بس کنڈکٹر جھوٹ کی طرح اس بداخلاقی پر بھی مکمل کنٹرول رکھتا ہے چنانچہ یہی وجہ ہے لوگ بددعائیں دیں یا کوسنے بس ہیلپر مسکراتا رہتا ہے۔ سیاست دانوں کو دیکھ لیں کبھی غصہ نہیں کرتے اسی لیے ان کے چہرے گلاب رہتے ہیں۔ ہماری آدھی سے زیادہ پارلیمنٹ تقریباً ان پڑھ ہے لیکن متذکرہ بالا دو خصوصیات کی وجہ سے لوگ ووٹ انھیں ہی دیتے ہیں۔ لڑائی جھگڑا بری بات ہے اس پر عمل بھی بس ہیلپر کرتے ہیں اور سکھی رہتے ہیں۔ اسی وجہ سے بعض اوقات بعض اناڑی ڈرائیور طالب علموں کو بس میں نہیں بٹھاتے کہ یہ

اسکولوں اور کالجوں وغیرہ کے پڑھے لکھے لونڈے لڑائی جھگڑا کریں گے۔ایک مرتبہ جب کنڈکٹر موصوف کی بس کے ڈرائیور نے طالب علموں کو بس میں نہ بٹھایا، اگلے دن پڑھے لکھوں لونڈوں نے بس روک لی اور ڈرائیور کی نادانی کی خوب سزا دی۔ یہ جھگڑالو لونڈے کنڈکٹر کو بھی ڈھونڈتے رہے لیکن وہ نہیں ملے۔ مل بھی نہیں سکتے تھے کیونکہ وہ سب سے پچھلی سیٹ پر ایک خاتون کا برقع اوڑھ کر بیٹھے تھے۔ پیسے کمانے کے طریقے اور سنبھالنے کے طریقے بھی جس طرح بس یونیورسٹی میں سکھائے جاتے ہیں وہ طریقے نہ شوکت عزیز بتا سکتے ہیں نہ ڈاکٹر شاہد۔میں نے جب کنڈکٹر صاحب سے پوچھا آپ بتائیں آپ کیسے پیسے بنایا کرتے تھے۔آپ تو ہیلپر تھے پھر کس طرح جرمنی آنے کا کرایہ وغیرہ بنایا۔ تو فرمانے لگے اپنا ایک اصول تھا کہ مالک کو کچھ نہ کچھ ضرور دو آخر اس نے لاکھوں روپے خرچ کر کے ہمیں بس دلوائی ہے۔ڈرائیور کو بھی خوش رکھو۔میں دو تین سو تک کما لیتا تھا،اور آتے جاتے چوری چھپے اوپر کی کمائی ایک سائیکلوں کی دکان کے مالک کو پکڑا دیتا تھا،بعد میں اسے بھی کچھ رقم دے کر واپس لے لیتا تھا۔مالک تلاشی بھی لیتے تھے مگر کچھ بھی برآمد نہ ہوتا۔خوش ہو کر مالک بھی کچھ نہ کچھ دے دیتا۔ سچی بات یہ ہے کہ ان کی یہ بات سن کر سیاسی اور مذہبی تیمیوں کا طریقہ واردات کنڈکٹر صاحب کے طریقہ کار سے ذرا بھی مختلف نہ لگا۔ جب کبھی مال و دولت کی بات ہو تو کنڈکٹر صاحب فرمایا کرتے ہیں کہ سکندر اعظم نے مرنے سے پہلے وصیت کی کہ میرے دونوں ہاتھ قبر سے باہر رکھے جائیں۔جس طرح مولوی لوگ جنّت کی حوروں کا حال اور فردوس کے مزوں کو نہایت جذباتی رنگ میں پیش کرتے ہیں یا سیاست دان وطن عزیز کو جنّت نما بنانے کا دعویٰ بڑے زور سے کرتے ہیں اسی طرح کنڈکٹر صاحب نہایت پُر اثر انداز میں تاریخی حقیقت کو واضع کرتے ہیں۔جس کے نتیجے میں لوگ مال و دولت سے متنفر ہو

جاتے ہیں۔خود اپنی دولت میں اضافہ ہوتا دیکھ کر بہت خوش ہوتے ہیں۔ ہمارے حکمرانوں کو سکندر اعظم کی وصیت کو منظّم طریقے سے مشتہر کرنا چاہیے۔تا کہ لوگ دولت سے متنفر ہو کر لوٹ گھسوٹ اور کرپشن سے بعض آ جائیں اور سیاست دان لوگ آرام سے اپنے اکاؤنٹ بڑھا سکیں۔ایک دن ان صاحب سے پوچھا کہ اگر ان سے کوئی کام کہے کہ کر دیجئیے اور آپ کا دل نہ چاہے تو کیا انکار کر دیں گے۔فرمانے لگے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ میں انکار کر دوں بس یونیورسٹی میں نہ کا لفظ استعمال ہی نہیں ہوتا۔سکھایا جاتا ہے صرف ہاں۔(مولوی اور سیاست دان کبھی بھی ناں نہیں کہتے چاہے پوچھی گئی بات کا جواب آتا ہو یا نہ آتا ہو) پھر انھوں نے مثالیں دے کر اس بات کی تشریح کی۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہمارے ایک عزیز نے میرے والد سے کہا کہ کھیتوں میں کام کرنا ہے کچھ دنوں کے لیے اپنے لڑکے کو بھیج دیں میں چلا گیا انھوں نے مجھے کہا کہ کھیت سے جڑی بوٹیاں نکالو لیکن مکئی کے ننھے پودوں کو بچا کر۔اب یہ کام کرنے کو میرا دل نہیں کر رہا تھا لیکن نہ کہنا میری سرشت میں نہیں۔ جب میرے عزیز دو تین گھنٹے بعد آئے فصل کی حالت دیکھ کر سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔ کیونکہ میں نے جڑی بوٹیوں کی بجائے مکئی کے ننھے پودے نکال دیئے تھے۔اب یہ ان کی غلطی ہے کہ دوبارہ انھوں نے کبھی مجھے کوئی کام کرنے کو نہیں کہا۔میں تو ہر وقت خدمت کے لیے حاضر ہوں۔ ان صاحب کی نیکی کی باتیں سن کر اور دولت سے بیزاری دیکھ کر کچھ عقلمند لوگ ان سے ادھار مانگ بیٹھتے ہیں۔اور یہ صاحب فوراً ہاں کے ساتھ اپنا ہینڈی نمبر عنائت فرماتے ہیں۔آپ شام کو فون کریں۔فون آنے پر خوب باتیں کرتے ہیں آدھا گھنٹہ تو معمولی بات ہے۔اسی طرح دس پندرہ دن کے بعد حاجت مند اپنا وقت ضائع کر کے اور کچھ رقم فون کی مد میں خرچ کرنے کے بعد آرام سے بیٹھ جاتا ہے اور خود کو کوستا ہے۔

کھانے پینے کا کسے شوق نہیں ہوتا۔لوگ مختلف طریقوں سے کھانا تناول کرتے کوئی چھری کانٹے کے ساتھ اور کوئی چھوٹے نوالے لیتا ہے۔ یہ سب چونچلے زیادہ پڑھے لکھے حضرات کے ہوا کرتے ہیں۔بس یونیورسٹی میں سکھایا جاتا ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے معدہ بھر لینا چاہیے ورنہ ہو سکتا ہے بھوکا کہیں بھوکا ہی نہ رہ جائے۔(مولوی اور سیاستدان بھی کسی بھی قسم کے موقع سے جلداز فائدہ اُٹھا لینے کی صلاحیت سے مال مال ہوتے ہیں) بس سے متعلقہ حضرات بس مسافروں کی کھال اتروانے کے لیے اسی ہوٹل پر رکتے ہیں جہاں ان کے لیے اچھا کھانا، پان اور سگریٹ وغیرہ مُفت اور خوش دلی سے پیش کیے جائیں۔ہمارے بس ہیلپر صاحب بیان کرتے ہیں ایک دفعہ ہوٹل والے نے ہیلپر سمجھ کر بوٹی کی بجائے چھچھڑا دے دیا۔جب میں نے ہوٹل والے کو اس کی بیوقوفی کی طرف توجہ دلائی اور ساتھ دھمکی بھی دی کہ اب کوئی گاڑی یہاں نہیں رکے گی تو یہ دھمکی کارگر ثابت ہوئی اور فوراً بھنے گوشت کی پلیٹ پیش کر دی گئی۔کھانا کھانے کا انداز اس طرح کا ہونا چاہیے بس یونیورسٹی میں سکھایا جاتا ہے جیسے آخری دفعہ کھایا جا رہا ہو اور اتنی تیزی سے کھاؤ کہ تمام لوگ متوجہ ہو جائیں اور کھانا نہ کھا سکیں اگر لوگ پھر بھی کھاتے چلے جائیں تو زور سے ڈکار لیں یا زور سے ناک سڑکیں اور رومال کھانے کے ٹیبل یا کھانے کے برتنوں کے بالکل قریب رکھ دیں۔(نواز شریف کے خاندان کے کھانے کی کہانی سناتے ہوئے ان کے سیکرٹری نے کہا تھا کہ انہیں کھاتا دیکھ کر مجھے کھانے سے نفرت ہو گئی) ایک دفعہ ہیلپر صاحبنے اپنے ایک دوست کے معزز دوست جو پاکستان سے تشریف لائے تھے کی دعوت کی۔بڑی محنت سے تیار کی گئی مچھلی اور دوسرے عمدہ پکوان دسترخوان پر موجود تھے مہمانوں نے کھانا شروع کیا تھوڑی دیر بعد جس مچھلی کی تعریف کی جا رہی تھی اسی ٹرے میں میزبان نے ناک صاف کر کے کاغذی رومال رکھ دیا۔اب مہمان کھانے کی تعریف کر رہے تھے اور میزبان اپنے بچوں کے ہمراہ کھانے سے انصاف کر رہے تھے۔ بالکل اس طرح جیسے مولوی اور سیاستدان اپنے معتقدین اور اپنی غریب عوام کو حلال حرام اور کافر مسلم کے جھگڑوں میں الجھا کر اپنا اُلو سیدھا کرتے ہیں۔بھوکی ننگی عوام کو صبر کی تلقین کرتے ہیں اور خود جبہ و دستار اور قیمتی پوشاک کے علاوہ ہزاروں اقسام کے کھانے تناول کرتے ہیں۔اور یہ تمام نعمتیں غریب بھوکی عوام کے خون پسینے کی کمائی کی بدولت ہی ہیں۔میرے خیال میں وطن عزیز میں آج کل سیاست دان، نام نہاد مولوی اور بس ہیلپر میں کوئی فرق نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ عوام کو سمجھ بوجھ اور عقل عطا کرے تاکہ وہ کھرے اور کھوٹے کی پہچان کر سکیں۔آمین

اقبالؔ کے شاہین

گدھے کی کھال بیچنے پر اس لیے پابندی لگنے والی ہے کہ اقبالؔ کے شاہین کھال کے ساتھ ساتھ گدھے کا گوشت بھی بیچ دیتے ہیں۔اب اگلے مرحلے میں ماہ رمضان پر اس لیے پابندی لگا دی جائے گی کہ اس مہینے میں مہنگائی ڈبل ہو جاتی ہے اور مسجدوں کی تعمیر اس لیے روک دی جائے گی کہ بیواؤں اور یتیموں کے پلاٹ محفوظ رہ سکیں۔

(کالم نگار ارشاد بھٹی۔اعمال نامہ۔جنگ لندن ۱۳ اگست ۲۰۱۵ء)

باتبصرہ خبریں

فنڈنگ اور رابطے: برطانیہ دہشت گردوں کی فنڈنگ اور رابطے رکوائے۔ جنرل راحیل شریف محترم جنرل صاحب کا آج کل وطن عزیز میں طوطی بول رہا ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ جنرل صاحب دانائی سے کام لیتے ہوئے جلد پاکستان کے حالات کو جنت نظیر بنا دیں گے۔ ہم عوام کے جذبات کا احترام کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ جنرل صاحب عوام کی توقعات پر پورا اتریں۔ لیکن زمینی حقائق کچھ اور ہی کہانی سنا رہے ہیں۔ گزشتہ دو برس میں فوجی کیمپوں پر چھ بڑے حملوں میں سینکڑوں معصوم لوگ مر چکے ہیں۔ حال ہی میں ۱۸ ستمبر کو بڈھ بیر پشاور کیمپ پر حملے میں دہشت گردوں نے نمازیوں کو دیوار کے ساتھ کھڑا کر کے گولیوں سے بھون ڈالا ہے۔ ملٹری کورٹس کا حال اس پھول جیسا ہوا ہے جو بن کھلے ہی مرجھا گیا ہو۔ بڑے مجرم فوج کے ہاتھوں گرفتار ہوتے ہیں اور عدالتوں سے رہائی کے پروانے حاصل کر لیتے ہیں۔ کرپشن آسمان کو چھو رہی ہے۔ جہاں تک فوج کی پیشہ ورانہ صلاحیت کا تعلق ہے اس پر شک نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ فوج تمام سیاستدانوں اور مذہبی لیڈروں اور جماعتوں کے علاوہ مدرسوں کی حقیقت سے باخبر بھی ہے اور انکے کس کس سے رابطے ہیں یہ بھی جانتے ہیں۔ اب سمجھ میں نہیں آتا جنرل صاحب برطانیہ سے دہشت گردوں کی فنڈنگ اور رابطے رکوانے کی اپیل کیوں کر رہے ہیں؟ دوسری طرف جناب پرویز رشید صاحب فرما رہے ہیں کہ آج پاکستان میں یہ ضروری ہو چکا ہے کہ زکوٰۃ، صدقات اور فطرانہ دیتے وقت اس بات کی مکمل طور پر جانچ پڑتال کی جائے کہ اللہ کی خاطر دی جانے والی رقم اللہ کی راہ میں خرچ ہو رہی ہے یا انتہا پسندی کے فروغ کے لیے۔ ڈاکٹر اویس فاروقی نے بتایا ہے کہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ اندرون ملک اور بیرون ملک سے ہر سال کم و بیش تیس ارب ڈالر کی خطیر رقم خیرات کی مد میں دی جاتی ہے۔ لیکن مناسب راہنمائی اور منظم طریقہ کار نہ ہونے کے باعث سالانہ تیس ارب ڈالر کی رقم ملک میں صرف نئے بھوکے پیدا کرتی ہے یا ان لوگوں کی تجوریاں بھرتی ہیں جو اس کو کاروبار بنا چکے ہیں۔ جنرل صاحب اگر تیس ارب ڈالر کا اگر حساب لے لیں تو بہت سے مسائل خود بخود دم توڑ جائیں۔ اگر سعودی عرب اور کویت وغیرہ کی طرف سے ملنے والی رقوم کا بھی حساب کر لیا جائے تو بھیڑ اور بھیڑیے کا فرق واضح ہو جائے گا۔

بڑا خطرہ: ۱۳ اکتوبر کو صدر اوباما نے کہا ہے کہ ”روس کی شام میں مداخلت بڑا خطرہ بن سکتی ہے۔“ صدر اوباما صاحب ٹھیک فرما رہے ہیں کہ روس کی مداخلت بڑے خطرہ کا سبب بن سکتی ہے۔ امریکہ، سعودی عرب اور دوسرے ممالک کی شامی حکومت کے باغیوں کی مدد کے ذریعے مداخلت ہزاروں شامیوں کی موت کا باعث بن چکی ہے اور لاکھوں افراد کو بے گھر کر چکی ہے۔ اب اگر روس ان ممالک کے مقابل آتا ہے تو لاکھوں افراد مر سکتے ہیں اور کروڑوں افراد یورپ اور دوسرے ممالک کا رخ کر سکتے ہیں۔ کاش مداخلت کا لفظ دنیا سے حرف غلط کی طرح مٹ جائے۔ یہ مداخلت ہی ہے جو انسانوں کے سیاسی، معاشی، مذہبی اور معاشرتی قتل عام کا باعث بنتی ہے۔

1۔ وزن میں کمی سے انکار کرنے والے بینیفٹس سے محروم ہو سکتے ہیں۔ وزیر اعظم کیمرون۔ ۹۰ ہزار افراد بیماری کے بینیفٹس لے رہے ہیں۔ 2۔ ۲۰۰۱ کے بعد جنسی ابیوز پر کیتھولک چرچ ۵۵ پادریوں کو فارغ کر چکا ہے۔ 3۔ سن ۲۰۵۰ء میں دنیا کی آبادی ۷ اعشاریہ ۹ بلین ہو جائے گی۔ یو این رپورٹ۔ 4۔ اپنے پالتو کتے کو گلا گھونٹ کر ہلاک کر کے گارڈن میں دفن کرنے پر مانچسٹر کی ۲۲ سالہ ہیلے کو وان کو مجسٹریٹ کورٹ نے ۴ ماہ قید سنا دی۔

اہل اسلام اور اہل ایران: اہل اسلام رمضان میں شیطان سے دور بھاگتے ہیں لیکن اہل ایران نے رمضان المبارک کے آخری اور مبارک ترین عشرے میں بڑے شیطان کے ساتھ نئے عہد و پیمان کر لیے۔ حامد میر حامد میر صاحب اسی طرح کی باتیں کر کے خاص و عام کے مذاق کا نشانہ بنتے ہیں۔ موصوف اپنے آپ کو اہل اسلام اور ایرانیوں کو اہل ایران فرما رہے ہیں گویا ایرانی اہل اسلام سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ پاکستان میں بسنے والے اہل اسلام کس طرح رمضان مناتے ہیں وہ بعد میں بیان کرتا ہوں پہلے ایران امریکہ معاہدے کا ذکر ہو جائے۔ یہ بات درست ہے کہ امام خمینی نے امریکہ کو بزرگ شیطان کہا تھا اور ایرانی قوم نے گزشتہ ۳۵ برس اس کا

تن تنہا مقابلہ کیا ہے اس کے لیے ایرانی قوم کو داد دینا چاہیے۔تب تک امریکہ کو گھاس نہیں ڈالی گئی جب تک امریکہ نے ایرانیوں کے متعلق اپنی رائے کو تبدیل نہیں کیا۔یہ معاہدہ تو عظیم قوموں کے درمیان برابری کی بنیاد پر ہوا ہے۔وہ مسلمان ریاستیں جو امریکہ کے کندھوں پر سوار ہو کر ایران کو آنکھیں دکھاتی تھیں ان کی حالت اس معاہدے کے بعد دیدنی ہے۔یہ معاہدہ ایران کی عظیم فتح ہے اور ان کا ۳۵ سال کی عظیم کوششوں کے بعد جشن منانا بالکل سمجھ میں آتا ہے۔گزشتہ ۳۵ برسوں میں اسلامی کہلانے والے ملکوں نے ایران کی ٹانگیں کھینچنے کے سوا کچھ نہیں کیا۔حامد میر صاحب پاکستان میں رمضان کس طرح منایا جاتا ہے آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔کوئی ایک برائی بھی ایسی نہیں جو رمضان میں نہ ہوتی ہو۔رمضان کے چاند پر جھگڑا عید کے چاند تک چلتا ہے۔اس مرتبہ ہزاروں افراد کو قومی برائیوں کی وجہ سے جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔رمضان میں ناجائز منافع خوری عروج پر ہوتی ہے۔مذہبی گھٹن،سیاسی گھٹن،معاشرتی گھٹن اور جنسی گھٹن وغیرہ نے پاکستانی قوم کو بے حال کر دیا ہے۔مذہبی شاطروں نے قوم کو انگلیوں پر نچا رکھا ہے،سیاستدانوں نے عوام کو بندر بنا رکھا ہے،جبس زدہ گھروں میں چھوٹے بڑے خاص طور پر خواتین کرب میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔جنسی بیماروں نے عورتوں،بچوں اور جانوروں تک کا جینا حرام کر رکھا ہے۔جناب عطاالحق قاسمی جنسی طور پر ہراساں کرنے والے درندوں کے متعلق فرماتے ہیں:۔

''قصور میں ہونے والے جن جنسی جرائم کا ذکر کیا جا رہا ہے وہ تو ہمارے کالجوں ،اسکولوں اور دینی مدارس کے ہوسٹلوں میں آئے روز ہوتے ہیں۔یہاں تو معصوم بچوں کو زیادتی کا نشانہ بنایا گیا مگر ہمارے ہاں تو جانوروں کی عصمتیں بھی محفوظ نہیں خصوصاً ہمارے مضافاتی علاقوں میں تو یہ کام زور شور سے ہوتا ہے۔رنگین مزاج لوگوں نے تو ان مادہ جانوروں کے نام بھی انڈیا اور پاکستان کی اداکاراؤں کے نام پر رکھے ہوئے ہیں۔ہمارے ہاں تو سڑکوں پر در بدر پھرنے والی مظلوم خواتین جو کسی صدمہ سے دماغی توازن کھو بیٹھتی ہیں انہیں حاملہ کرنے والے درندے بھی موجود ہیں۔ہم تو کسی مشین کا پسٹن چلتے دیکھ کر وہاں کھڑے ہو جاتے ہیں اور جنسی لذت حاصل کرتے ہیں۔آپ کسی جھاڑی پر دوپٹہ ڈال دیں،اس جھاڑی کے عشاق بھی آپ کو مل جائیں گے۔آپ کبھی اعداد و شمار تو اکٹھا کریں آپ کو خود سے شرمندگی محسوس ہونے لگے گی۔کئی سیاسی راہنما اور بعض دینی شخصیتیں بھی اس علت کا شکار ہیں۔''

شہباز شریف کا دعویٰ: شہباز شریف نے کہا ہے کہ''ملاوٹ شدہ اشیاء کی فروخت کو ناقابل ضمانت جرم قرار دیا جائے گا۔'' جناب شہباز شریف صاحب یا تو نہایت بھولے ہیں یا بہت بڑے بے وقوف۔اتنا بڑا دعویٰ تو جناب نے پہلے کبھی نہیں کیا صرف بجلی کا بحران ختم کرنے جیسا معمولی دعویٰ کیا تھا۔ایک مرتبہ جعلی دوائیوں کا دھندا ختم کروانے جیسا شریر دعویٰ کیا تھا۔ہم بڑے ادب سے جناب کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ پاکستانی قوم ہر قسم کی ملاوٹ سے چھٹکارا چاہتی ہے مثلاً سیاسی ملاوٹ،مذہبی ملاوٹ اور اشیاء خوردنی میں ملاوٹ وغیرہ۔متذکرہ ملاوٹوں کے علاوہ ہزاروں اقسام کی ملاوٹوں سے بھی پیچھا چھوڑانا چاہتی ہے۔ملاوٹ کو ناقابل ضمانت جرم قرار دینے سے جیلیوں کی تعداد میں لاکھوں گنا اضافہ کرنا پڑے گا کیونکہ سیاسی اور مذہبی لوگوں کے علاوہ کروڑوں پاکستانیوں کو جیل جانا پڑے گا۔اگر جناب نے صرف دل پشوری کے لیے شوشہ چھوڑا ہے تو یقین کریں بہت مزہ آیا۔یقیناً یہ مزا دوبالا ہو جائے اگر کسی دن آپ چسکا لینے کے لیے سیاست سے علیحدگی کا اعلان فرمادیں۔

کافر کہنے والے: چوہدری نثار نے وزیر اعظم کی زیر صدارت علماء سے ہونے والی میٹنگ کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا ''ایک دوسرے کو کافر کہنے،قتل پر اکسانے اور نفرت انگیز تقاریر پر حکومت کارروائی کرے گی۔مدارس کا تمام لین دین بنکوں کے ذریعے ہوگا۔ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے اس میں مسلم اور غیر مسلم کی کوئی تفریق نہیں ہے۔''

چوہدری صاحب نے نہایت اہم بات کی ہے۔اگر وہ اپنے کہے کو یقینی بنا دیں تو یقیناً بھائی چارے کو فروغ ملے گا۔ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے جیسے انمول الفاظ دن رات مولوی بھی دہراتے رہتے ہیں اور عقائد کے اختلاف پر قتل و غارت کو بھی عین ثواب بتاتے ہیں۔باتیں کرنے سے مسائل حل نہیں ہو سکتے۔اگر چوہدری صاحب نے بہت بڑی بیماری کا علاج کرنا ہے تو انہیں اس برائی کی جڑوں کو کاٹنا ہوگا۔اس برائی کی جڑیں آئین میں موجود ہیں۔۱۹۷۴ء میں بھٹو حکومت نے اس برائی کے بیج احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے کر بوئے تھے۔پھر ضیاء الحق نے اس بیج کو پروان چڑھانے کے لیے آرڈیننس ۱۹۸۴ء کو کھاد کے طور پر استعمال کیا۔

اب یہ خونی درخت پوری قوم کو اپنی منحوس شاخوں کی لپیٹ میں لے کر ہلاک کرنے کے درپے ہے۔اللہ چوہدری صاحب کو توفیق دے کہ وہ اس خونی درخت کی جڑیں کاٹنے والے راہنما بن جائیں۔آمین۔

مسجد راحیل شریف: ضیاء الحق کے زمانے سے ذاتی مقاصد، مذہبی یا سیاسی مقاصد، کسی کو سراہنے اور خوشنودی حاصل کرنے جیسے دنیاوی فوائد حاصل کرنے کے لیے بدنام زمانہ افراد کے نام سے مساجد کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے۔ضیاء الحق نے سعودیوں کو خوش کرنے کے لیے فیصل مسجد بنائی۔اس مسجد کی تعمیر کے لیے زیادہ تر رقم سعودی حکومت نے مہیا کی تھی۔اسلام آباد میں شکریال کے قریب گرین بیلٹ پر ضیاء مسجد برسوں سے قائم ہے۔کہا جاتا ہے ایک مرتبہ ضیاء نے یہاں نماز پڑھی تھی۔ان کے چاہنے والوں نے فوراً ہی وہاں ان کے نام سے مسجد بنا دی۔ضیاء کے جل مرنے کے بعد سری نگر کے علاقے نوا کدل میں واقع غنی مسجد کا نام بدل کر حزب المجاہدین کی انتظامیہ نے جنرل محمد ضیاء الحق شہید مسجد رکھ دیا ہے۔ایک خبر یہ بھی ہے کہ راولپنڈی کے علاقے صدر کے نزدیک قائم مسجد غوثیہ کا نام اب غازی حمید گل غوثیہ مسجد ہو چکا ہے۔لال مسجد اسلام آباد کو مولانا عزیز برقع پوش اسامہ بن لادن کے نام معنون کر چکے ہیں۔گزشتہ سال اسلام آباد ایکسپریس ہائی وے پر قائم غوری ٹاؤن رہائشی سکیم میں دس مرلے کے پلاٹ پر سلمان تاثیر گورنر پنجاب کے قاتل ممتاز قادری کے نام پر مسجد بنائی گئی ہے۔اس مسجد کے امام محمد اشفاق صابری کے مطابق یہ پلاٹ علاقے کے معروف لینڈ ڈویلپر تاجی کھوکھر نے عطا کیا تھا اور اس کا مقصد ممتاز کو خراج تحسین پیش کرنا تھا۔غوری ٹاؤن سے متصل علاقے میں گزشتہ ہفتے تحریک نجاتِ قبضہ مافیا نامی مقامی تنظیم کے سربراہ صفدر کھوکھر نے اپنے خاندانی دو کنال کے پلاٹ پر جامع مسجد راحیل شریف اور مدرسہ بنانے کا اعلان کیا ہے۔فوری طور پر ایک کمرے میں نماز باجماعت شروع کر دی گئی ہے۔صفدر کھوکر گروپ، تاجی کھوکھر گروپ کا مخالف ہے۔تاجی کھوکھر گروپ جس نے ممتاز قادری مسجد بنائی ہے کے ایک راہنما نے کہا ہے کہ مسجد جیسے مقام کو سیاسی و ذاتی مقاصد کے لیے استعمال کرنا قابل مذمت ہے۔

جنرل صاحب کی اللہ حفاظت فرمائے۔پاکستان میں جسے زیرو ہونا ہوتا ہے اسے پہلے ہیرو بنایا جاتا ہے۔بھٹو، ضیاء، ممتاز قادری اور ڈاکٹر قدیر وغیرہ اس کی زندہ مثالیں ہیں۔اور جسے زیرو کہا جاتا ہے وہ عالمی ہیرو ہوتا ہے۔مثال کے طور پر چوہدری سر ظفر اللہ خان عالمی عدالت کے چیف جسٹس، کشمیر کی آزادی کے لیے اقوام متحدہ سے دو قراردادیں منظور کرانے والے جس کی بنیاد پر پاکستان اپنا کس آج تک لڑ رہا ہے اور عرب ممالک کی آزادی کے لیے بے انتہا کام کرنے والے۔اور ڈاکٹر عبدالسلام جن کی طبیعات دانی کی تمام دنیا معترف ہے۔

دو مرتبہ پھانسی: سپریم کورٹ آف پاکستان میں جسٹس آصف سعید کھوسہ کی سربراہی میں قائم تین رکنی بنچ نے فیصلہ سناتے ہوئے بدنام زمانہ قاتل ممتاز قادری کو دو مرتبہ پھانسی دینے کا حکم دیا ہے۔ہائی کورٹ نے دہشت گردی کی دفعات کے تحت دی گئی سزائے موت معطل کر دی تھی۔عدالت نے ریمارکس دیے کہ ذاتی حیثیت میں سزائیں دینے سے افراتفری پھیل جائے گی۔جسٹس آصف سعید کھوسہ نے کہا کہ اگر ہر شخص اپنے عمل کو جائز قرار دیتا ہے تو پھر بہتر ہوگا کہ تعزیرات پاکستان کو ختم کر دیا جائے۔

مجرم کے وکلاء نے دینی غیرت اور مذہبی اجتماع سن کر جذباتی ہونے جیسے پھپھسے دلائل دیے۔مجرم کے وکیل سابق چیف جسٹس خواجہ محمد شریف نے کہا ہے کہ وہ فیصلے کے خلاف اپیل نہیں کریں گے۔اگر تیس روز میں اپیل نہ کی گئی تو صرف صدر پاکستان کو رحم کی اپیل کی جا سکتی ہے۔فیصلے کے بعد مجرم کے وکیل ایک دوسرے کے گلے لگ کر روتے رہے۔

مبنی بر انصاف فیصلے پر ہم عدالت عالیہ کے جج صاحبان کو مبارکباد کا تحفہ دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اس طرح کے فیصلے آئندہ بھی عدالت عالیہ کرتی رہے گی۔عدالت عالیہ نے درست کہا ہے کہ حقیقی دین سکھانے کے لیے علماء کو کردار ادا کرنا چاہیے۔بدقسمتی سے نام نہاد علماء جو خود بھٹکے ہوئے ہیں وہ حکومت اور عوام کے لیے سوہان روح بن چکے ہیں۔اگر پاکستان میں کچھ اچھے علماء ہیں تو انہیں چاہیے کہ پہلے نام نہاد علماء کی تربیت کریں۔

شریف جیولرز
مورڈن، سرے میں آر ایچ ایکسیڈنٹ لمیٹڈ کے قریب دیدہ زیب زیورات کا مرکز

its mosques across the UK for those fleeing persecution. It is engaged in a charitable and humanitarian response work to ease the suffering of the tide of humanity that is seeking sanctuary.

They will call on all governments to act quickly to ease the suffering of refugees, stressing the need for greater international action to end ISIS's barbaric reign, noting that the quicker that this pernicious evil is destroyed, the quicker people can return to their homelands and rebuild their lives.

Sounding a note of caution in the handling of the refugee crisis, the Amir said:

"Proper control measures should be in place to make sure that the refugees are genuine and not extremists or terrorists posing as refugees."The world should also seek an enduring resolution to the crisis so that in 6-12 months from now we are not faced with another migrant crisis."

Mecca tragedy: condolences

(Press Release-Abid Ahmad)All members of the Ahmadiyya Muslim Community have been left deeply shocked and grieved to hear of today's tragic stampede in Mecca, Saudi Arabia, where hundreds of worshippers lost their lives and many others were injured. We offer our sincerest condolences and sympathies to all those who have been affected by this devastating tragedy and pray that may God Almighty grant a full recovery to all of those who have been injured.

PESHWALTD.

Peshwa is a non.profit organisation seeking
to deliver a wheelchair to every child,teen
and adult who needs one.

refugee crisis in Europe

Rafiq Hayat, the Amir (National President) of the Ahmadiyya Muslim Community in UK has called for a global solution for the refugee crisis in Europe, saying Arab countries should 'first and foremost' provide refuge for migrants.And, he warned the world to be ever vigilant to the threat of terror saying proper checks should be in place to ensure extremists did not pose as refugees.

He said:

"The sympathies of the Ahmadiyya Muslim Community are with all genuine asylum seekers and refugees."

"Genuine refugees are facing great difficultiesThey have been forced to leave their countries due to the intolerable conditions and so should be treated with love, compassion and kindness. The entire world will have to show compassion and open hearts for this crisis to be handled. Rather than looking at their own interests only, nations will have to consider their moral responsibilities to those who are suffering."

The Ahmadiyya Muslim community is calling upon international organisations such as the UN and Governments to treat this as a global issue and not just as a European issue, saying that a proper co-ordinated plan is urgently needed to distribute the refugees globally, rather than only focusing on Europe.

The Amir added:

"First and foremost, the Arab countries, who are neighbours, should fulfil their roles and so countries like Saudi Arabia, Qatar, Kuwait and others like Iran should give refuge to the refugees as much as possible. Thereafter, refugees should be sent across the world, based on a co-ordinated international plan. In addition to the Arab countries, Europe, USA, Canada, Far East, Indonesia and other parts of the world should take their fair share.

"Taking a global response will be just and fair. No one country or continent should have to bear the entire responsibility or burden."

The Ahmadiyya Muslim Community UK is offering special prayers in all

to suit the modern age and the latest cultural trends.

Hazrat Mirza Masroor Ahmad responded:

"Religion is there to lead and guide humanity, not to follow people's worldly desires. And so we believe in that book (the Holy Quran) which has been preserved for more than 1400 years and whose teaching is in every way perfect and complete. It is a teaching for the people of every age and every land!"

Speaking about the desperate state of much of the world, Hazrat Mirza Masroor Ahmad said: "Today we are clearly seeing the fulfilment of the prophecy of the Holy Prophet Muhammad (peace be on him) in which he said a time would come when the Muslim clerics would not spread anything but ignorance, injustice and disorder and their words would be at complete odds with their deeds."

Hazrat Mirza Masroor Ahmad said that anti-Islamic powers were taking advantage of the widespread conflict within the Muslim world and were fanning the flames of fear and mistrust of Islam.

Hazrat Mirza Masroor Ahmad said:

"We see that the opponents of Islam are levelling false allegations against Islam as a matter of routine. They are declaring Islam to be a religion of disorder and extremism whereas others are portrayed as the flag bearers of world peace and harmony."

Hazrat Mirza Masroor Ahmad continued:"On the one hand we see that certain leaders or commentators say that Islam is not a violent religion, yet on the other hand they are also claiming that there is a link between Islam and extremism. Their remarks are contradictory and an attempt to placate all sides. Thus let me make it clear that no other teaching promotes peace and tolerance to the extent that Islam has championed."

Later in his address, His Holiness said that Islam teaches one to favour others and to prioritise their rights over one's own rights. However, the major powers rarely sought to favour those who were vulnerable and any help or aid they gave was generally contingent on the fulfilment of certain conditions or criteria.

Hazrat Mirza Masroor Ahmad said that before objecting to Islamic teachings, those opposed to Islam should look to their own examples. His Holiness said that those who had dropped atomic bombs on Japan continued to feel no sorrow or shame. They continued to claim that the use of nuclear weapons at Hiroshima and Nagasaki were acts of bravery and honour, even though hundreds of thousands of innocent men, women and children were killed and generation and after generation had suffered the ill effects of those devastating attacks.

His Holiness concluded his address by praying for world peace and for mankind to exhibit a spirit of true compassion and love for one other.

Hazrat Mirza Masroor Ahmad said:"May Allah implant the sympathy and compassion that the Holy Prophet Muhammad (peace be on him) had for humankind in all of our hearts."

The Jalsa Salana concluded with a silent prayer led by Hazrat Mirza Masroor Ahmad.

49th Jalsa Salana UK

The World Head of the Ahmadiyya Muslim Community, the Fifth Khalifa (Caliph), His Holiness, Hazrat Mirza Masroor Ahmad, has delivered a powerful and authoritative response to critics of Islam who blame the world's problems on the religion.

His Holiness made the comments during his concluding address at the 49th Jalsa Salana (Annual Convention) of the Ahmadiyya Muslim Community in the United Kingdom on Sunday, 23 August 2015.

Whilst delivering a comprehensive defence of Islam's true teachings before an audience of over 35,000 gathered at Hadeeqatul Mahdi in Hampshire, His Holiness condemned all forms of terrorism and extremism as completely against the teachings of Islam.

This year delegates from 96 countries attended the Jalsa Salana. Apart from the thousands of Ahmadi Muslims, many non-Ahmadi and non-Muslim guests and dignitaries attended the three-day convention.

One of the highlights of the Jalsa Salana was the pledge of allegiance, known as the Bai'at that took place on Sunday afternoon, where the participants pledged allegiance to Hazrat Mirza Masroor Ahmad as the Fifth Khalifa (Caliph) of the Promised Messiah (peace be upon him). The participants formed a human chain leading to the Khalifa as they repeated the words of the pledge in unison.

In his concluding address, Hazrat Mirza Masroor Ahmad rejected the notion that religion was the cause of violence or warfare.

His Holiness also said that amongst those who claimed Islam to be a religion of violence were people who continued to justify the deployment of nuclear weapons against Japan during the Second World War and those who had supported the failed military interventions in Libya in 2011 and Iraq in 2003 in which hundreds of thousands of innocent lives had been lost.

Hazrat Mirza Masroor Ahmad said:

"Many people in the developed world consider religion to be the primary cause of world disorder, however this is due to a misunderstanding of religion itself. The disorder and injustice we see around the world is not as a result of religion, rather it is being perpetrated by self-interest and greed. It is a result of people misusing the name of God to fulfil their vested interests, and it is also a result of the denial of the very existence of God."

His Holiness recounted how recently an academic he met had stated that religion should evolve and adapt to suit the modern age and the latest cultural trends.

"Many people in the developed world consider religion to be the primary cause of world disorder, however this is due to a misunderstanding of religion itself. The disorder and injustice we see around the world is not as a result of religion, rather it is being perpetrated by self-interest and greed. It is a result of people misusing the name of God to fulfil their vested interests, and it is also a result of the denial of the very existence of God."

His Holiness recounted how recently an academic he met had stated that religion should evolve and adapt

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

Give us a call on 020 3674 7909

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

free professional, friendly and confidential advice

24 Hours Phone Service - 7 Days a Week DIAL 07792998973

Have you been injured in an accident that wasn't your fault?

If so, we're here to help

REPLACEMENT CAR WITHIN 24 HOURS

Loss of earnings - Protection of no claim - storage and recovery - personal injury - replacement car

Road Accident

Personal Injury

Accident at Work

Fall, Slip & Trip

Personal Injury Specialist

No win No fee

2 London Road, SM4 5BQ Morden - Surrey

Opening Hours: Mon-Fri 10:00 - 17:00

Tel. 020 3674 7909 Mob. 077 9299 8973

Email: info@rhacs.co.uk